

یامینار یساز

تتمیز حیشین سلور جوئی علی حضرت خضو پر نور سلطان العلوم و شریک کن حله الله

از تصنیف

جانشان و مونی غلام حسین خاصه مدقی آصفجانی نیازی نظامی محمی

التخلص بسین نیازی تلید حضرت سر مرصه ادا الله

کلام یسین نیازی



اسم تاریخ

اظهار حال یسین نیازی

شعب فرمایش

نواب لاهوتی خان و نواب لاهوتی خان صدیقی آصفجانی

آلِ عَقَدَةِ اللَّهِ

بیت پریشان جو ملی علمت قدرت حضور نظام الملک نظام الدولہ

نواب عثمان علی خان بہادر نگر اللہیدہ بانی سلطان العلوم المتخلص عثمان خلد سلطنتہ

یہ وہ دن کہ جیسے ازہرے ہر منشاں کو  
یہ وہ دن بنایا شب چادر کی احساں کو

یہ وہ دن کہ جیسے قدرت کی شکوہی نازش  
یہ وہ دن کہ جیسے شک و زبید قرباں کو

یہ وہ دن بگل فرجہ مقصود کھل کھل کر  
یہ وہ دن کہ لا منصب را می رخ بتاں کو

چنگ کی بوس صدیقی میں کلیا صحن گلشن میں  
مہاگ ہر سطور جو ملی عثمان علیاں کو

وہ عثمان جیسے بام رفعت اقبال کا رینہ  
سمجھتا ہے زمانہ گنبد گردوں گزراں کو

ہوئی اس طرح جیسے عہد میں ملنگی آرائش  
اگر سے شرمندہ جسکی ہر گلی صحن گلستاں کو

بہار حیدر آباد دن گرد کیح لے آکر  
نہ جا کے راجہ اندھ کچھ کہی ہے پستاناں کو

الہی آفتاب شوکت و جنت پر روشن  
صیائے شمس بخشے توجہ تک آباں کو

چنانچہ صفیہ کی بھی ایسی جگہ ہے  
 خدادادی تھی جیسی ملکیت حقہ سیمان کی  
 جو نہیں اور گانہ کی چشم سر کا رعالی کے  
 رکھہ انکو دہستے تازہ سنیائی گلستان کے

جدا ہوئے وفا پسین نیازی سے نہ ہر گز  
 اگر مٹی بھی کھا جائیگی اس کے جسم جاناں کو

## قطعہ تاریخی

پانچ سو ورنہ غلامی پر گھر جو بی آئی  
 پیام عشق و عشرت خوب کمر جو بی آئی  
 اگر پسین نیازی و ارادہ سال جری کا  
 دیکھ کر نہ شہ عثمان کی لود جو بی آئی  
 ۱۲ جری

# حَامِدٌ وَمُصَلِّیٌّ

يَدَامُ الْخَطُ فِي الرِّطَامِ هَلْ لَكَ كَاتِبُهُ مِثْرٌ فِي التُّرَابِ

ناظرین دیوان پر واضح ہو کہ یہ احقر الاقر غلام سیر خان نیازی

نظامی محی الدینی المتخلص بلیسین نیازی کان اللہ نہ ختم بالصالحات عملہ

اپنی مختصر سوانح حیات نثر و نظم میں اسلئے درج کرتا ہے کہ یہ عالم فانی

رفتنی و گذشتنی ہے کہ اس صفحہ ہستی سے ہر ایک نفس رفتہ رفتہ محو

ہونے والا ہے یہ دیوان او تذکرہ آئندہ نسلوں میں یادگار رہے

حضرت سیدنا ابو بکر الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ خلیفہ اول کے

تین<sup>۱</sup> فرزند تھے جنکا اسم مبارک حضرت عبداللہ حضرت عبدالرحمن

حضرت محمد<sup>۲</sup> ہے۔ احقر کے ہذا مجدد ناب غلام شہین خان بہاؤ شاہ منجاری



جاگیردار مملکت کلہر دولت مدار کا سلسلہ خاندان تیسرے فرزند  
حضرت محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملتا ہے کاتبِ محروف کے جدِ مرحوم  
کی تصویر انھیں کے آئینہ سوانح حیات میں اچھی طرح نظر آئیگی لیکن  
بصارت کے ساتھ چشمِ بصیرت کی بھی ضرورت ہے۔

حضرت شیخ الشوخ شہاب الدین سہروردی بغدادی قدس سرہ العزیز  
حضرت محمد رضی اللہ عنہ کے فرزند سوم حضرت خلیفہ اکبر کی اولاد ہیں  
جو (نواب غلام بلین خان بہادر مرحوم کی اجداد سے ہیں) آپ نے  
بمقام بغداد شریف ۳۲۲ ہجری المقدس وفات پائی۔ اس خاندان سے  
جو پہلے پھل ملک ہندوستان میں آئے وہ شیخ عبداللہ صدیقی فرزند  
حضرت شیخ الشوخ شہاب الدین سہروردی صدیقی رحمۃ اللہ علیہ ہیں

شیخ ملک کمال الدین المخاطب بہ کمال خان کمال الملک (جو  
 کثرت استعمال سے کالے خان شہور ہیں) وہ شیخ عبداللہ صدیقیؒ کے  
 فرزند ہیں۔ دہلی کے شہنشاہ سید محمد شاہ کے عہد ۸۴۱ھ وزارت کے  
 عہدہ جلیلہ سے نواز و ممتاز ہو آپ کی اولاد دہلی سے دکن میں وارد ہو کر  
 اقامت اختیار کی اس سکونت کے باعث آپ کی اولاد دکنی مشہور ہوئی  
 آپ کے دو فرزند شیخ کریم الدین کالے خانی و شیخ برہان الدین کالے خانی بنے  
 میں سکونت پذیر ہوئے شیخ کریم الدین کے فرزند شیخ شہاب الدین ہیں  
 جنھوں نے شیخ منہاج الدین صاحب کی دختر نکاح سے شادی کی۔  
 شیخ منہاج الدین امیر اعظم سلطنت بیجا پور شیخ علیخان بہادر جلیندی  
 المخاطب نجیب الدولہ کے چھوٹی زادہ ہنر کے شوہر تھے سکندر عادل شاہ

آخر سلطان بیجاپور کے عہد میں چند وجوہات کے باعث حیدر آباد  
فرخزہ بنیاد کر ابوالحسن تانا شاہ قطب شاہی امرار کے سلسلہ میں لگائے گئے  
اور بعد فتح حیدر آباد محمدی الدین اور نگ زیب عالمگیر شہنشاہ ملازم ہوئے  
شیخ شہاب الدین کے فرزند شیخ عبدالمصطفیٰ خان نواب غلام حسین خان حرم  
کے حقیقی دادا تھے جو سلطنت حالیہ آصفیہ میں منصب چار ہزاری میں ہزار  
سوار و علم و نقارہ و پاکلی جھاردار و جاگیرات بیش قوار آمدنی سے سرفراز  
ہوئے۔ ۲ ربیع الثانی ۳۳۱ھ جلوس والا پانچویں منصب ذات بعد  
سید احمد نظام الدولہ سرفرازی ہوئی۔ ۴ ربیع الثانی ۳۳۱ھ جلوس والا  
معلیٰ منصب ایک ہزاری ذات و دو سو سوار خطاب خانی بعد سید محمد بن محمد  
صلابت جنگ سرفرازی ہوئی۔ ۴ ذیقعدہ ۳۳۱ھ جلوس معلیٰ منصب اک ہزار

ذات پانچ سو سوار حملہ منصب دو ہزاری ذات وسات سو سوار بھید  
 امیر الممالک مدار الممالک آصف الدولہ سید محمد خان بہادر ظفر جنگ  
 سپہ سردار سرفرازی ہومی۔ ان کے چار فرزند کو حسبِ میل سرفرازی  
 عبدالرسول - عبدالمحمود - عبدالنبی - عبدالشکور  
 منصب ذات - ۵۰۰ ذات - ۵۰۰ ذات - ۲۰۰ ذات  
 شیخ عبدالمصطفیٰ خان ۲۸ رجب المرجب ۸۷۰ جلوسِ معلیٰ اصفافہ چار ہزاری  
 منصب و سہ ہزار سوار علم و تقارہ و پالکی جہاں دار بھید نواب ظفر جنگ سرفرازی  
 ہومی۔ عبدالمحمود خان کو ۲۲ جمادی الثانی ۸۷۰ جلوسِ معلیٰ بھید آصفافہ  
 نظام الملک نظام الدولہ میر نظام علیخان فتح جنگ سپہ سالار اصفافہ منصب  
 سہ صدی ذات و خطاب خانی و بہادری سے سرفرازی ہومی۔

نواب عبدالحمود خان کی صاحبزادی نواب مصمام الملک اولیٰ سے منعقد ہوئی  
 عبدالحمود خان رگڑاے عالم بقا ہوئے تو انکے دو فرزند نواب غلام حسین خان  
 آصف جاہی نواب محمد لطف اسد خان آصف جاہی کسب تھے اسلئے مصمام الملک  
 اولیٰ مرحوم نے اپنی پرورش و نگہداشت تعلیم و تربیت تاسن شعور اپوزدہ رکھی  
 اس کے بعد جاگیرات و مناصب وغیرہ انکے سپرد کر دے گئے اسی قربت  
 کیوجہ نواب مصمام الملک کے جب قدر صاحبزادگان و صاحبزادیان تھیں  
 وہ نواب غلام حسین خان آصف جاہی کو باموں اور غیرے نانا کھتے تھے  
 نواب معزز جنگ و نواب غیرت جنگ بہادر صاحبزادگان نواب مصمام الملک  
 اولیٰ مرحوم کے دو قطعہ رقعات مورخہ ۹ ذیحجہ ۱۲۹۳ھ و ۶ جمادی الثانی  
 ۱۲۹۴ھ سے ظاہر ہے۔ بعد انتقال نواب مصمام الملک مرحوم ان کے خاندان کا تقصیف

حکیم نواب مختار الملک مدارالمہام وقت نواب غلام سلیم خان بہادر  
بشمول نواب شہسوار جنگ ناظم محلات مبارک کیا گیا۔ بزمانہ وزارت  
نواب سرتاج الملک مرحوم و نواب مختار الملک اولی مرحوم ممالک محروسہ  
میں روہل و عرب و سکھوں نے فتنہ و فساد برپا کر دیا حسب الحکم نواب صاحب  
ان بد معاشوں کی شورش و فساد کو دفع کرنے کیلئے نواب غلام سلیم خان بہادر  
و محمد لطف اللہ خان بہادر ضلع دار مقرر فرمائے گئے۔

نوٹ۔ بعد نواب نظام علی خان غفران آباد ۹۱ سالہ ابو نواب عبد المصطفیٰ خان  
وغیرہ کو جاگیرات ذاتی و خطاب خانی و بہادر سرفراز ہوا۔  
نواب افضل الدولہ مغفرت مکان نواب میر محبوب علی خان فتح جنگ نظام الملک صفحہ ۱۵۰  
نے دار فانی سے عالم جاودانی کا سفر اختیار کیا تو اس وقت نواب مختار الملک مرحوم  
اولیٰ نے نواب غلام سلیم خان بہادر کے نام عنایت نامہ مورخہ ۱۳ ذی قعدہ ۱۲۰۴  
نشان ۴۷۲ شرف اظہار فرمایا کہ بفضلہ تعالیٰ شانہ حضرت  
جلوہ فرمائے منہ حشمت و اقبال و رونق افزائے شوکت و اجلال ہو یک دستور  
ریاست میں ہر فرد بشر اطمینان خاطر سے ہیں اور امن و امان اور آسائش میں

کوشش کرس اور مشغول دعائے سلطنت ہیں۔ آپ نے حب تحریک رعایت نامہ  
 معقول انتظام فرما کر اپنے آقا کو شاد اور بالادستوں کو خوشنود کیا۔ (ریاست کے  
 جان نثار و فادار خیر خواہ ایسے ہوتے ہیں) مخفی نہ رہے اللہ اب بعد  
 نواب سراج الملک و نواب مختار الملک مرحوم روالہ عروبہ و سکھ نے ممالک محروسہ کا  
 میں چاروں طرف غارتگری اور لوٹ مار شروع کر دی جس کے باعث سلطنت میں  
 ظلم اور بظلمی نے اپنا رنگ جمایا آپ نے حب فرمان انتظام فرما کر  
 سب امور کا سدباب کر دیا۔

نواب محمد لطف اللہ خان نے بھت سے مرحلے جنگ کے طے  
 کرنے کے بعد موضع اٹکیال تعلقہ قندہار شریف پر سرکشوں سے مقابلہ کیا  
 بتاریخ ۶ ارمہ جاوی الاول ۱۲۸۵ھ (حبوت آپ ہاتھ مار سوار تھے)  
 جام شہادت نوش جان فرمایا (اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُونَ) ۷  
 تھی شجاعاں میں لطف کی بالاتری ہر گھڑی زیب کمر تھی ذلف قاجادی  
 جان نثار کی ہوا اسطرح اسپر خاتمہ چون شجاعت پر علی بر مصطفیٰ پیمبری  
 جب یہ خبر سماع ہالیوں تک پہنچی تو اظہار تاسف فرمایا حسب فرمان مبارک



انکے برادر کے ہمراہ میت بلدہ لائی گئی اور ان کے خاندانی مقبرہ  
واقع اتناپور میں مدفون ہوئے۔ نواب غلام حسین خان بہادر نے  
جالانہ۔ پرتور۔ ملکپٹر۔ کڑکھپٹر۔ ناندپٹر۔ ولک۔ وروال۔ امبا جگائی  
ہنگنڈہ وغیرہ وغیرہ مقامات پر ان سرکشوں کا بطور خود مقابلہ  
کر کے ہمیشہ کیلئے فتنہ فساد کا قلع تمع فرمایا۔

ناطیرن پر مخفی نہ رہے کہ عبدالمصطفیٰ خان نواب اصفیاء معزز آباد کے  
ہمراہ دکن میں تشریف لائے اور نواب نظام علی خان غفران آباد کے  
ہمراہ شریک جنگ ہو کر کھڑلہ و پالنگل میں دشمنوں کے مقابلہ ایسے  
جاں نثاری کے جوہر دکھائے کہ آج تک وہاں کی زمین رزم گاہ  
سیخ اور تیج کے اوراقِ زرین کا زاموں سے جگمگ جگمگ کر رہے ہیں

نواب مختار الملک اولیٰ مرحوم نے نواب غلام حسین خان بہادر کو حکم  
 شرف اصدار فرمایا کہ ضلع نانڈیڑ کے راستہ میں دو رویہ درختان  
 معینان کی اس قدر کثرت ہے کہ ہمیشہ اس میں غارت گر مفسد رہن  
 پوشیدہ رہتے ہیں اور وار و وصاد و مسافر و کلوٹتے و خونریزی کرتے  
 ہیں اور وہاں کے نائب سے بھ بھی شکایت وصول ہوئی ہو کہ  
 نانڈیڑ کے گرد و ارسے میں جو بدروش سکھ ہیں وہ سرکاری جمعیت سے  
 بغاوت کر کے فتنہ و فساد برپا کر دیا ہے بوجہ ت ممکنہ وہاں جا کر ان  
 موزنیوں کا معقول انداد کیا جائے حسب الحکم نواب غلام حسین خان بہادر  
 وہاں جا کر درختوں کے قطع و برید میں مصروف ہو گئے بدعاش کھوں نے  
 ملکہ صاحبہ امپرس و کٹوریہ قیصر مند کی خدمتیں بہت زور و شور سے

شکایتی محضر نامہ پیش کیا اس شکایت کی بنا پر وہاں سے رزید  
 بہادر نام اس شکایت کی تحقیقات کی نسبت فرمان شرف صدور  
 لایا رزیدنٹ عالیشان بہادر اور کپٹن سنوین بہادر بغرض تحقیقات  
 نامذیروانہ ہوئے جب رزیدنٹ بہادر بوٹ پھنچے ہوئے گردوار  
 میں داخل ہوئے تو قوی میل پوجاری سکھ نے عالیشان بہادر کی  
 گردن میں ہاتھ ڈال کر روک دیا غلام سلین خان بہادر نے پوجاری  
 کی گردن پکڑ کر عالیشان بہادر کے قدموں پر چھکا دی کہ یہاں کے سکھ  
 اسی طرح سلام کرتے ہیں والا شان بہادر نے مطلب سمجھ لیا اور اظہار  
 مسرت فرمایا اور اس شکایت کی نسبت دریافت کیا گیا تو تمام  
 سکھوں نے اپنی رضامندی ظاہر کی اور شکایت واپس لے لی۔۔

نواب غلام حسین خان بہادر کا اس وقت عالیشان بہادر نے فوٹو  
 لیا جو قصر ملک معظم میں مہنوز آویزاں ہے۔ جاں نثاری فوج  
 عروب رواہل بر قنداز و سوار ہاتھی سانڈنی چوہدار بھالدار و آب خاصہ  
 چتر ڈھائے سرفراز فرمایا گیا ڈھائے کی نسبت یہ بھی معلوم ہوا کہ۔۔

نواب نظام علی خان غفران مکان نے خاص اپنا رومال مبارک عطا  
 فرمایا (ہذا من فضل ربی) نواب غلام حسین خان بہادر نے  
 ہمیشہ دوسروں کے فائدے کو اپنے فائدہ پر مقدم رکھا جسکی ادنیٰ مثال  
 یہ ہو کہ ساڑھے بارہ سو روپیہ کا منصب ایسی جاں نثاری کے صلہ میں  
 سرکار سے عطا ہوا تو آپ نے اسے اپنے لیے اور اپنی اولاد کیلئے  
 قبول نہ فرمایا بلکہ براوری میں تقسیم کر دیا تو تاحال جاری ہے ع  
 جوتے ہیں اسطرح کے اہل کرم دنیا میں کم

جو وقت جاگیرات کو قرابت دار نے مقروض کر دیا تھا آپ نے  
خاص اپنی ذاتی رقم سے انکو فک رہن فرمایا جب یہ کیفیت نواب  
مختار الملک بہادر اولیٰ کو معلوم ہوئی تو چوتھی ربیع الآخر ۱۲۸۶ء  
مراسلہ نشان (۲۷) کے ذریعہ تحریر فرمایا کہ فی الحقیقت نواب غلام حسین خان  
اپنے تمام بلوری کیلئے چادر ہیں (ملاحظہ ہو کہ اس چادر کے لفظ نے  
کس قدر وسعت پیدا کر دی) دفترِ معتمدی صدرِ المہام مال ۷ ذیقعدہ  
۱۲۸۹ء  
نشان (۱۲۷) مجاریہ (۱۰۰۰) نواب غلام حسین خان بہادر کے  
نام گیارہ روپیہ کی ہنڈوی (جو روگنگا ٹھپر ملا حوٹ کو دستیاب ہوئی تھی)  
روانہ کی گئی۔ مراسلہ میں آپ کو حیدر لکھا تھا نواب صاحب نے  
براہِ نگینہ خاطر ہو کر جواب میں تحریر فرمایا کہ ہنڈوی میری نہیں ہے

لیکن جعدار کا لفظ میرے نام کے ساتھ کیوں لکھا گیا۔ جواب یہ کہ  
دفتّر سے سہواً جعدار تحریر کیا گیا ہے۔ آپ خان بہادر ہیں جعدار  
نہ لکھنے کیلئے تاکید کر دی گئی۔ آپ کو حضرت شیخ نعیم الدین  
المعروف مسکین شاہ صاحب نقشبندی قدس اللہ سرہ العزیز  
بیعت کا بھی شرف حاصل تھا۔ و نیز آپ کے حقیقی نانا حضرت  
شیخہ حسن اللہ صاحب قادری رحمۃ اللہ علیہ عرف شاہ نواب  
ہیں۔ اگر حضرت نواب صاحب جدمرحوم و مغفور کا مکمل کارنامہ  
حوالہ قلم کیا جائے تو ایک ضخیم دفتر ہو۔  
مرحوم نے ۱۶ رمضان المبارک ۱۲۹۵ھ مدفات پائی اور اپنے  
خاندانی مقبرہ آتا پور میں آرام فرمایا۔۔

نواب مختار الملک مرحوم اولیٰ سے نواب غلام حسین خان بہادر مرحوم و نواب محمد لطیف اللہ خان بہادر مرحوم کے جعدار احکامات شرف اصنام تھیں اس کے بعد لفظ جعدار قوم بہمنی کے خاندان میں اور آکر بھوانی اور تورڈانا سے۔

میرے استاد حضرت ہرمن صاحب قبلہ نے

جو وفات نامہ تحریر فرمایا وہ ہر سال عرس شریف میں پڑھا جاتا ہے

جس کا انتخاب درج ذیل ہے۔ ملاحظہ ہو۔

## قصیدہ

وارثِ محمود ابنِ مصطفیٰ کا عرس

قبرِ یسین یا الہی نور سے پر نور ہو

دیکھنا آرام ہو کیا سور سے بیخاک میں

درو جو تھا لادوا تھا جو مرض تھا علاج

پڑھنے والا کون ہے دنیا میں اس تحریر کا

آج تسلی کے غلام با وفا کا عرس

آج جب کا عرس سب حزن الکا دور ہو

ہم کانیں اوہریں آقا مزارِ پاک میں

دیکھتے ہی دیکھتے کچھ اس طرح بگڑا مزاج

کس نے دیکھا ہر نوشتہ کا تب تقدیر کا



کیا مقامِ عالمِ قافی بھی عبرت خیز ہے  
 کس قدر دنیا کا ہر ذرہ فنا انگیز ہے  
 کیا ریاضِ زندگی میں آگئی باؤ خزاں  
 نعمہ بجانِ چین میں تغزیت میں فوہ خواں  
 ہر طرف آثارِ یوں ہی میں چھپا ہوئے  
 پھول مرجھا ہو کر غنچے میں کدائے ہوئے  
 روشنی تھی جس سے آثارِ روانہ ہو گیا  
 ہائے کیا تار یک آن کھنسنے مانہ ہو گیا  
 جگھڑی خوشنوا قارب کے جدائی ہو گئی  
 دفعتاً دریا سسلیں میں رسائی ہو گئی  
 سو لھویں ماہِ صیام اور آبا پیامِ وفات  
 ایک جھوٹوں میں فنا کے مچھلی شمعِ حیات  
 مل گیا کیا خوب بہرِ سرِ گلزارِ نعیم  
 ہو در چراغِ امن ابھی حیرت کی تاریخِ قدیم  
 دی جگہ بغیرِ فنا حق نے مقامِ نور میں  
 گو بظاہر مقبرہ ہوا کھاتا پور میں  
 دیکھئے ساتھ آپ کے عقیقی کا لیہ بھی ہے  
 اور تربت پر درختِ سبز کا سایہ بھی ہے  
 خوبصورت مل گئی دنیا کے ہر اک کام سے  
 لیکے اپنی خاندان کو سب کو ہمیں آرام سے

<p>سلسلہ ملتا ہوا کا حضرت صدیق یون شمع و نامور مخلوق میں تھے ہر کم پیاس لکھی آبِ خنجر سے بھجائی آپ نے لوحِ دل پر نقش ہر وہ نام میں کیا ہو گیا جامِ شہادتِ آخرت ان کو نصیب</p>	<p>اسیں شک ہرگز نہیں کھاتیں تھو سے جناں ملک و مالک صاحبِ سیف و قلم سرکش و مغرور کی گردن جھکائی آپ نے وجہ ہر تاجِ نین جو کام میں کیا چھوٹے بھائی نے بھی وہ جوہر دکھائیں</p>
<p>ہیں فنا کے بعد بھی حسین زندہ خوش خصال لکھدے اکھڑے چراغِ زندگی اہلِ صال ۹۵ ہجری ۱۲</p>	
<p>نواب غلام حسین خان بہادر کے تین فرزند حضرت غلام محمود خان حضرت نواب غلام امام خان بہادر۔ راقم الحروف کے والدِ بزرگوار</p>	

حضرت نواب غلام مصطفیٰ خان بہادر دام اقبالہم  
 نواب غلام حسین خان بہادر کی وفات کے بعد فرزند کلاں نواب  
 غلام محمود خان مرحوم نے تمام جاگیرات و کارخانہ وغیرہ پر قابض  
 متصرف رہے لیکن اپنی بد نظمی کی وجہ اپنی زندگی میں سرکار نے  
 ان کے دونوں براور نواب غلام امام خان بہادر و نواب غلام مصطفیٰ خان  
 کو ۱۸۳۸ء میں جاگیر کا قبضہ دیدیا۔

جو تاحال قابض و متصرف رہ کر معقول انتظام فرما رہے  
 ہیں۔ اور انہیں کے حین حیات ۱۸۳۸ء حب فرماں اقدس  
 ان سے قبضہ لیکر دو بھائیوں کو دے دیا گیا اور تاحال قابض و  
 متصرف ہیں۔ بڑا نہ سرکار غفران مکاں نواب غلام محمود خان بہادر کی

شادی نبیری نواب ذوالفقار الدولہ مرحوم سے حاصل حضرت حضور پور  
 کے قصر مبارک میں ہوئی اور وہ لا ولد فوت ہوئیں۔ دوسری سگم صاحبہ  
 بطن سے نواب غلام شہاب الدین خان بہادر حلی القایم ہیں۔  
 حضرت نواب غلام امام خان بہادر کی شادی اپنے حقیقی  
 ماموں کی دختر سے ہوئی جنکے بطن سے نواب غلام سعد خان بہادر  
 ہیں اور دوسری شادی نواب مصصام الملک کی نبیری سے ہوئی  
 جن کے بطن سے نواب غلام معین الدین خان سب جبرار ہیں۔  
 کاتب الحروف کے والد حضرت نواب غلام مصطفیٰ خان بہادر سے  
 نواب مصصام الملک کی نبیری (میر کرم علی بادشاہ کی دختر جو بہادر  
 حاجی نواب تھے) ان سے شادی ہوئی جن کے بطن سے یہی اھتر العباد

اور برادر نواب لطف اللہ خان بہادر منتظم پولیس اضلاع ہیں -  
 میری والدہ مرحومہ و منثورہ کی وفات کے بعد والد صاحب نے  
 نواب مصداق الدولہ مرحوم کی نبیری سے شادی کی اور ان سے  
 دو فرزند نواب غلام مرتضیٰ خان بہادر و نواب غلام محبتی خان بہادر

ہیں فقط المرقوم ۲۴ ربیعہ ۱۳۵۳ھ  
 نیاز سی نظامی محی الدینی

فقیر غلام محبتی

ہم نے اس مختصر سوانح عمری کو ابتداء سے انتہا تک جستہ جستہ

دیکھا ہمارا جد علم تک درست ہے

عبد اللہ بن علی و غلام محبتی

جاگیر داران بالور و غیرہ

یَا نِیَازِ دِلِ نِیَازِ

اَظہارِ حالِ حسینِ نیازمی

گیا سوے اجیر میں جس گھر طی  
تھی مخلوق کی عرس میں ہوم و ہام  
ہوا ایک کوچ میں میرا گذر  
کسی کی کشش لگی خود بخود  
وہ تھی بزم مانندِ خلدِ بریں  
پس پیر و مرشد تھا میرا مقام  
تھے خنہ نمایاں سب میں جلوہ گر  
وہ جب اٹھکے حیرے میں جانے لگے

نورِ پارِ خواجہ میں قسمتِ لڑائی  
تھا امتیازِ امیر و عسکرام  
عجائبِ سماں مجھ کو آ یا نظر  
کہ داغِ جگر دگھی خود بخود  
کہ اک صاحبِ دل تھو منڈ نشیں  
مگر تھی عیاں اُن پہ حالتِ تمام  
ستار و کُچِ حلقے میں جیسے قسم  
قدِ مبہوسی کو لوگ آنے لگے

<p>بتا پیڑوں میں ارادہ ہر کسیا  کہ بخشا عنایت کا مالا مجھے  نیاز آئے میں ہو گیا بے نیاز  کہ جب انہی حلت کی آئی گھڑی  چراغِ علیؑ شہ کی درگاہ میں</p>		<p>بھی میری طرف خاص ارشاد تھا  اس ارشاد نے کھنچ ڈالا مجھے  کھلا میرا دل پر حقیقت کا راز  بیع المنور کی چھبیں تھی  تھے رونقِ فرزا آپ اسی ماہ میں</p>
<p>اس کتاب کراماتِ نظامیہ میں تمام خاندان کی حالت اور کراماتِ اربع ہیں۔ مولفہ و مرتبہ مولوی محمد رفیق نظامی نیاز جی</p>		
<p>ہوئی حالتِ وجد ہی میں وفات  کہ تاریخِ حلتِ خیر البشیر  ہیں جکے ثنا خواں سب اہل یقیں  دکن میں ہو جلوہ افروز تب</p>		<p>پیدا دستِ ساتی سو جامِ حیات  سُدا کے کوئی سال پوچھو اگر  محمد تقی ہو گئے جانشین  ہوئے جانشینی کو دس سال جب</p>



یہ خوبی ہمارے قدر کی تھی  
 مجھی ملک میں جگر آئین کی دھوم  
 غلامی میں لوگ آکے داخل ہوئے  
 ستار و کنجی تھی یہ سعادت تمام  
 دوبارہ جو تشریف لے حضور  
 درخشاں یہ تاج ہر کس قدر  
 میر جب اسکی اجازت ہوئی  
 ہے ہر بہت و شتم کو مجلس یہاں  
 تقی نے کیا خوب ہی سرفراز

کہ تیرا ریح المنور کی تھی  
 ہوا ایک عالم کا در پر ہجوم  
 جو انساں تھو ناقص وہ کامل ہو  
 رہا اک مہینہ وہ ماہ تمام  
 وہ چوبیس ماہ رجب تھی ضرور  
 دکن میں تقی آگئے جلد تر  
 تو گا دی سے اس گھر کی زینت ہوئی <sup>۵۳</sup> <sup>۱۳</sup> ہج  
 میں اس کیفیت کو کروں کیا بیاں  
 ہے حسین نیازی غلام نیاز

۱۔ کتاب تذکرہ سراج السالکین صفحہ (۱۲۲) میں تحریر ہے مبطوعہ عزیزی پریس اگرہ  
 مولفہ و مرتبہ خلیفہ سراج السالکین مولانا مولوی قطب الدین صاحب چشتی نظامی متخلص بہ نیازی =





کتابخانه  
اسلاف شعبه مورد لطف شای  
ایچی حاج آگاهین ماه وادی  
کمپوز کردن قسمت بیادین نیاز  
تسلی نیازین بویین اصفهائی

نظم حیات جاودانی

۵۲  
کھانا پینا لیسائی نیازی نے بیجہ  
ہے یوں مختصر جیسے دریائے قحط

۵۳  
مگر اس سے کچھ حال معلوم ہو گا۔  
جو خادم بنے گداہ خادم ہو گا۔

۵۴  
جو اسلاف نے جاں نثاری کھائی  
تو میرے ایسی تو قریب پائی

۵۵  
گلتاں کے پھولوں کی پھول ہے  
کر آئینہ ندیوں میں مقبول ہے  
۵۶  
ابو بکر صدیق کی ہوں زب ہے  
بیان اسے اجداد ملک عرب ہے

## حَامِدٌ وَمَصْلِيٌّ هَامَةُ الْمَرْهُمَةُ الْمَرْهُمَةُ

جملہ مخلوق میں انسان سب سے افضل و برتر ہے اور تمام انسانوں میں وہی اکمل اور اعلیٰ ہے جو بادشاہ وقت کی خوشنودی و بہبودی اور حفاظت ملک و ملت کے لئے اپنی جان عزیز کو بڑے خطرناک مہموں میں ٹٹا کر دشمن کے مقابلہ میں کامیابی اور سرفرازی کا سہرا اپنے سر باندھ لے۔

تاریخ کی ورق گردانی اور فارسی فرامیں و مکاتیب و مراسلات کے مشاہدہ سے یہ صفات باہرہ اور القاب فاخرہ کے مستحق و خطابات شجیعانہ مراغی و فرزانی کے شایاں شان عالیجناب نواب غلام امام خان بہادر آصفیاجی جاگیردار و نواب غلام مصطفیٰ خاں بہادر آصفیاجی جاگیردار کے والد ماجد عالیجناب نواب غلام یسین خاں مرحوم و مغفور ہی نظر آتے ہیں۔

شیخ ابن شجاع و امیر ابن امیر : کہ جانتاروں میں ملتی نہیں تھی جنکی نظر یہی تھے آہنی زنجیر توڑنے والے : یہی تھے راہ سے ہاتھی کو موڑنے والے  
وراثتاً بے بہا جوہرات کا گنجینہ سلاسل انکی اولاد میں : بمصدق الاولاد سیر لا یریدہ  
منتقل ہوا ہے۔

کسی نے مرحوم کی جانتاری و تہوری کی اس مختصر نظم میں خوب تصویر کشی ہے  
فتنہ گر جتنے تھے افغانی و سکھ اور عورت : ٹوٹ پڑتے تھے ہر اک شے یہ یہ بعد غروب  
جان بلب جس کے ستم سے تھے زمانے والے : ہو گئے غلغلیت تاراج خزانے والے  
سبب رہا اور موجب شد تھا ان سے : حاکم وقت کو بھی خوف و خطر تھا ان سے

صفحہ دہر سے یسین نے منا کر چھوڑا  
گوشہ قبر میں ادن سب سلا کر چھوڑا

ہاں اس دلا العزیز و علو ہمتی کی وجہ آقا کے نامدار شہر یار دکن نے خطاب خانی و بہادری کا رخانہ  
 و جمیعت سپاہ دہانہ، جملہ مراتب و مناصب اعزاز و غیرہ مورد ثنی سے سرفراز فرما کر نیکو کار کو اپنے  
 اعلیٰ جائزہ کے سلسلہ میں منسلک فرما کر آب و نوحشی لیکن اس وقت اون کی اولاد نامراد حقوق آبادی سے  
 محروم و ناشاد۔ معرود کیوں نہ حیرت ہو مجھے دیکھ کے حالت ادن کی

درخشاں تھا یسین کا جب تک چراغ	نہ ہرگز ہوا ان کے گھوڑوں پر داغ
جو گل ہو گئی ہائے شمع حیا ست	تو فوشا کے گھر سے نکلی برات
دیاداغ جب حکم صادر ہوا	دلوں پر یہاں داغ ناد ر ہوا

### نظم

حیض پہلے قصر یسین کم نہ تھا گلزار سے	آج کیوں حسرت برستی ہے درود یوار سے
اب وہ رونق ہو نہ شوکت بزم عرواق و افتخار	ہیں کہاں وہ اس پانقی اور پیدل سوار
چرخ نے جہدم کہا اس گردش دوران کی دیکھ	یوں خدا آئی کہ لطف حضرت غماں کو دیکھ
خوش سمن سے صبا پیغام حشرت لائے گی	ان کے مقصد کے چمن میں پھر بہار آجائے گی

### نظم و غایت سحر منر

ہر منر کی التجا ہے خدا کی جناب میں	جب تک صبا چمن بے خوشبو گلاب میں
باغ جہاں میں شاد کا دل باغ باغ ہو۔	ہوئے گل طرب سے معطر دماغ ہو،
زینت ہوا انقدر نشہ گرد و نشاہ کی۔	پنھائے چرخ میر گلہ ہر و ماہ کی،
رکھے نیا لہقت جو میرے بادشاہ سے،	روزی نصیب ہو اسے روز سیاہ سے
سلطان شجست ہو الہی نشہ دکن	حامی ہوں شانزادوں کے ہر وقت بخت

صنعد رخاں ڈاکو جب کا تذکرہ کتب و تواریخ میں موجود اور سلسلہ تعلیم نصاب میں بھی شریک ہے  
 سب فرمان اقدس و اعلیٰ اس کو گرفتار کرنے کے لیے حضرت نواب غلام یسین خاں طالب شراب



جاگیردار بلد سے تشریف لے گئے اس زمانے کے ایک بڑے دکنی شاعر نے اپنے چشم دید مختصر واقعات کو اس طرح نظم کیا ہے۔ خوب لکھا ہے۔

<p>             بڑا سرکش بڑا مغرور ڈاکو۔              بہت لوگوں کو پھانسی دے گا مارا              کہ زرداروں کے گھر کو لوٹ ڈالا              ستم کی فوج کو ہمراہ لایا              کہ اس کے سامنے کوئی نہ آیا              ہزاروں پر تھا ایک انسان غالب              جو آیا ہو گیا فوراً نظر بند              کہ نفع کے عوض تھی نوحہ خانی              تجارت کا ہوا سب سرد بازار              ذرا خوف خدا دل میں نہ آیا              تو بچے ڈر سے رونا پھوڑ دیتے              ہوائیں کو یوں فرمان شاہی              تو اسکو کیجئے چل کر گرفتار              کہ نکلے فوج لے کر گھر سے یسین              لکھا بہت سے میری موت آئی              سر اپنا ان کے قدموں پر ملو لگا              گیا اسکے ذریعہ بن کے خادم              تو پوچھا نام کیا آئے ہو کیونکر              فقط اب بندگی ہے کام میرا              کہ حلقوں میں غلاموں کے ملا لو           </p>	<p>             جو صفدر خاں تھا اک مشہور ڈاکو              جیسے پایا اہل کے گھاٹ اوتارا              دوالہ اچھے اچھوں کا نکالا              وہ انگریزی علاتے جب سے آیا              جو اندروں نے منہ اپنا چھپایا              تھے سب من و اماں کس سے طالب              ہوئے سب استے وہاں کی بند              ہوئی تھی تلخ سب کی زندگانی              کیا یوں تاجروں کو اُسے بنزار              دلہن کو بھی یہ دولہا سے چھڑایا              جو شب کو نام اس ظالم کا لیتے۔              یونہی جب چھا گئی برسوں تباہی              اگر سچے ہو تم شہ کے نمک خوار              بعد فخر و بعد اعزاز و تمکین۔              خبر آنے کی جب صفدر نے پائی              میرے آقا سے اب جا کر ملو لگا              قرابتدار تھا کوئی ملازم              ہوئی منتظر جسم نہ در صفدر              کہا صفدر ہے ڈاکو نام میرا              مجھے امن آماں دیکر سنبھالو           </p>
--	--

تو جو ہر جانثاری کے دکھاؤں

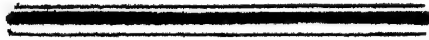
نہ جاؤں چھوڑ کر یہ آستانہ

کبھی سرکار سے جو حکم پاؤں

بد بجائے بھی گرسارا زمانہ

صرف یہیں تک اشعار دستیاب ہوئے اگر کسی کے یہاں اپنے کتبخانہ یا پرانے کاغذات کے ذخیرہ میں دستیاب ہو تو روانہ فرمائیں معقول معاوضہ دیا جائے گا

## احقر الافقر شیخ ہر عن سابق کتبش ز فاسر



مطلع

ہم ہیں شہر گاہ پر غذا اور ابوئے غم دار پہ  
جان و دل کرتے ہیں قربان تیرا و تلووار پہ

الہامی نیاز ہے بنار

قامتِ دلدار پہ پائین چڑھ گیا دار پہ  
صورتِ منصورہ اکدن چڑھ گیا دار پہ

## فہرست مطالع دیوان حسین نیازی

مطلع

ردیف الف

صفحہ نمبر

- |    |   |  |
|----|---|--|
| ۱  | ابتدا دیوان میں ہو تحریر نام اللہ کا      | سب مقاموں کے بالائے مقام اللہ کا             |
| ۲  | عشق احمد جسے پیدا ہو گیا                  | میں خدا کا خاص بندہ ہو گیا                   |
| ۳  | دل عشق محمد میں جو دیوانے کا              | مشہور عرب میں مرا افسانے کا                  |
| ۴  | الفت فخر میں کیا خوب تمنا دکھیا           | قطرہ دریا میں کبھی قطرے میں دریا دکھیا       |
| ۵  | نظر جب آگیا نقشہ معین اللہ جنتی کا        | میں دل سے ہو گیا شیدا معین الدین جنتی کا     |
| ۶  | فخر پر دل مبتلا ہے غیر مجھ سے کیا         | میں ہوں رہا محبت میرا انانے سے کیا           |
| ۷  | لینے کو محی نے نیازی بنا دیا              | تکبر خدا کہ خلق میں رتبہ بڑھا دیا            |
| ۸  | دونوں عالم سے جدا تھا مجھ معلوم نہ تھا    | مری آنکھوں میں چھپا تھا مجھ معلوم نہ تھا     |
| ۹  | مصطفیٰ کا پتہ دے باد صبا                  | وہ کہاں ہیں تبادے باد صبا                    |
| ۱۰ | یا شاہ ام مجبور غلبہ اپنا مجھ دکھلا دینا  | بلو اکے کن سے بہر خلد روضہ میں جگہ تولا دینا |
| ۱۱ | نیاز آپ کو میں رکھا رکروں کا              | قصود میں ہر دم نظارہ کروں کا                 |
| ۱۲ | تراویحی نہ کبھی وصل سے شاداں ہوتا         | جس گستاں میں وہ جاتا وہ بیاباں ہوتا          |
| ۱۳ | میں تراویحی نہ والا تو بسنا               | تو مجھے عاشق والا تو بسنا                    |
| ۱۴ | جسے صبح ازل تمام ابد کھتو میں اکھٹا       | پھر در آمد کا در ہو اور وہ در بر آمد کا      |
| ۱۵ | صابیہ میر جا کے سالار انبیا کو سلام پہنچا | بصد دل بعد کے سب آل مصطفیٰ کو سلام پہنچا     |

۱۳	دل کے آئینہ میں ہر جلوہ تری تصویر کا مطلع	جسین نقشہ ہر معین و غوث اعظم پیر کا۔
۱۴	پیر کو حق کی شان میں دیکھا	جلوہ گر لامکان میں دیکھا
۱۵	لاؤ لاؤ ڈولی کھروا میں تیر چلو گئی سحر و	دیکھ لوں مصطفیٰ اکو بخروا
۱۶	حال چھپیں جو شاہِ مدینہ مرا	خود بخود چاک ہو جا سیدہ مرا
۱۸	ترے کوچے میں یس نیازی بھر اکی بر اتنی تمنا	اسکی برائے اتنی تمنا۔
۱۹	کوسلے ایسی بخیری یا سدا یا سدا	دکھلا دو زرا طیبہ نگری یا سدا یا سدا
۲۰	ارٹاں دل سوزاں کفل جاک تو اچھا	پردانہ صفت شمع پہ جل جا تو اچھا
۲۱	عرض ہر دم سے اتنی سلوریا	رنگ دو آج موری چندریا۔
۲۳	مبارک ہو جہانیں آج ختم الملوک یا	حبیب کبریا آیا شفیع المذنبین آیا۔
۲۴	خون میں دلغ ہے دلیر مر انا قبا کا	جسے کھتے ہیں ہالہ چاکر ہر مہر گریباں کا
۲۵	کتبت کروں میں ہندیں نیرا ویا ب	فرمائیں کب بزل فدا یا دیا نصیب
۲۶	جبے ب میں ہو میدا مر سلطان عجب	بڑھ گئی آپ کے قدموں بہت شانِ عرب
۲۷	سوئے طیبہ مجھ پر بلا میں آپ	یا کبھی خواب میں ہی آئیں آپ
۲۸	رخ اپکا قرآن ہر اسد کی قدرت	محبوب کیا شان ہر اسد کی قدرت

۲۹	کیوں ہو نور سو پر نور کمالِ جی رات آنکھوں میں آ رہی ہو خواجہ کی پیاری	مطلع (قطعہ) مجلسِ خُرد نیاز ہے یہاں آج کی رات دل میں سمار ہے خواجہ کی پیاری صورت
		رویف (ط)
۳۱	دکا چشمِ سگر چوٹ پر چوٹ	مرے دل پر جگر پر چوٹ پر چوٹ
		رویف (ث)
۳۱	عقلِ جی میں پھر کو سمجھا عبت	سچ نسلِ ہر آئینہ اندھے کو دکھانا عبت
		رویف (ج)
۳۲	ایسی تھی محمد کی عنایت شبِ معراج	اللہ کی بخشش است شبِ معراج
		رویف (ج)
۳۳	بک گو کیا حضرتِ سبزارِ سچ	" " "
		رویف (ح)
۳۴ ۳۵	مجدور کر کے یونہی پھرایا کٹھن دکھلایا وہ اپنا کرشمہ کسی طرح	دیرِ حرم میں تجھ کو نہ پایا کسی طرح قہرے میں تو مایا گیا دریا کسی طرح
		رویف (خ)

	مرطوع	
۳۶	نظر نہ کیوں ہر سہ پہلے تھا شیخ اپنا حال مجھ کو ہمیشہ دکھا شیخ	۳۷
۳۸	۳۹	
۳۸	۳۹	
۴۰	۴۱	
۴۱	۴۲	
۴۲	۴۳	
۴۳	۴۴	
۴۴	۴۵	
۴۵	۴۶	
۴۶	۴۷	
۴۷	۴۸	
۴۸	۴۹	

ردیف (ط) مطلع		
۴۷	طالب حق ہو جہاں منہ کو موڑ	دل سے غافل الفتِ دنیا کو چھوڑ
ردیف (ز)		
۴۸	خدا رسول کے ہیں آشنا غریبِ نیاز	ہمارے شہی کئے ہیں ناغہ غریبِ نیاز
۴۹	کیوں نہ پھر لیں نیازِ مژگی کو نواز	ملکیا آقا نیازِ بے نیاز
ردیف (ش)		
۵۰	زاد کو ہی جو خد کے گلاز کی تلاش	ہے رحمتِ خدا کو گندگار کی تلاش
ردیف (ص)		
۵۱	ہو گو غم سے دل جگر ناقص	روتے روتے ہوئی نظر ناقص
ردیف (ض)		
۵۲	ہے مجھ پر تہ مولا سے غرض	رہتی ہی خادم کو آقا سے غرض
ردیف (ط)		
۵۳	عالم فانی کا ہو جھکڑا غلط	اس کی ہی بنیاد ستر یا غلط
ردیف (ظ)		
۵۴	ہو گئے جس کے مصطفیٰ حافظ	کیوں نہ ہو اس کا پھر خدا حافظ

			مطلع		
			رویف (ر ع)		
۵۵	الفت کیسو میریں کردیا سوا شروع	رات آتی ہو تو ہوتا ہے مجھے رونا شروع			
			رویف (ر ع)		
۵۶	ہے سینہ میں داغ تنہا چراغ	ہوا مجھ کو تہمت اچھا چراغ			
			رویف (ف)		
۵۷	کیونکر میں جاؤں خد کے گلزار کھیرف	میری نظر ہے کوہ دلدار کھیرف			
			رویف (ق)		
۵۹	کیا سادیں دستاں فراق	لاؤں کھٹے سے زبان فراق			
			رویف (ک)		
۶۰	پھونچوں کیونکر سہنجی تک	یہاں گون اُس گلی تک			
۶۱	نہیں نکلی سڑک کوئی حیرت اب تک	تمنے بے پردہ دکھائی نہیں صورت اب تک			
			رویف (ل)		
۶۲	گر قدم قمت دکھائی سڑک	آرزو میری باسے یا سڑک			
			رویف (م)		
۶۳	سہر کے بل سڑک کے دیبا میں سجا ہوں	تذکرہ دیکھ کر انعام میں پاتے ہیں ہم			



مطلع		
۶۳	ٹھہرے فوہکی کی بہار میں ہم	آج چھو بیچے ہیں کوئے یار میں ہم
۶۴	لبتک یونہی فراق کے صدمہ اٹھائیں ہم	سطحِ بیکاری دل کو مٹائیں ہم
۶۵	حالِ دل کو سناؤں اللہ اللہ و غوثِ اعظم	راز پوشیدہ کیونکر بتاؤں اللہ اللہ و غوثِ اعظم
۶۶	بخیرِ تجمہ سے لاگئی میں تو ہوی بدنام	ٹھہری
۶۷	عرفِ نینسِ نیاززی کی ہر تہمتے ہر دم	ٹھہری
		ہو سہر تمنا کی ڈالی و سیدنا
رویف (ن)		
۶۸	ہر داغِ ہجر اور ہر دل کی کچھ نہیں	اس عین کے سوا یہ کامل میں کچھ نہیں
۶۹	تبی کا دربار دربارِ جہاں	ٹھہری
۷۰	گیموئے تنگیوں کا دیوانہ ہو نہیں	شمع رخ ہے اور پروانہ ہو نہیں
۷۱	ہندو راہِ مدینہ کی لیا جاپتا ہوں	دلِ محمدیہ میں تران کیا جاپتا ہوں
۷۲	تصویرِ محمد صلی علی کیا خوب سمائی نہیں میں	محبوبِ خدا کے جلوہ سے ساری خدائی نہیں میں
۷۳	ضبط کا بھی نہیں تاشاں دل میں	کون لیتا ہے چکیاں دل میں
۷۴	وہ ہر دم مجھے دیکھے دم دیکھتے ہیں	جالِ خدا روزِ ہم دیکھتے ہیں
۷۵	دل ان بتوں کو بھیڑیٹھائے نگاہوں	سرِ خدائی بھر کی مذمت اٹھائے کون
۷۶	سینہ میں ہو دل مضطرب ہر معین الدین	دکھائے کبھی اپنا دیدار معین الدین
۷۷	تسلی جگ تو بن جاؤ لی دربارِ خوب ہیں	برہنِ قسمت بھی ہوتی ہے صلی دربارِ خوب ہیں
۷۸	اپنا دیدار کی طرح دکھاتے بھی نہیں	بھول کر بھی مجھے درپردہ ہلاتے بھی نہیں
۷۹	وہ زیب لاسکاں ہی میں نہیں ہوں	نشانِ بے تاشاں ہے میں نہیں ہوں
۸۰	فقرِ محبت میں کیا مانگتے ہیں	فقط گوہرِ مدعا مانگتے ہیں

۸۰	اب اسکو بس دل اور جگر گرٹے ہیں (مطلع)	کہ برسات میں دونوں گھر گرٹے ہیں
۸۲	جن تو حی عشق محمد میں جو مٹتے ہیں	خضر کی عمر کو شرمندہ دہ کر جاتے ہیں
۸۳	یا الہی مری آہ نہیں اترے کہ نہیں	بیخبر کو مرے رونکی خبر ہے کہ نہیں
۸۴	محبت کا ہم بھی مزا جانتے ہیں	اُسے زامہ خشک کیا جانتے ہیں
۸۵	کچھ رنگ اعتبار پیدا کر لیں	رباعی عجولوں سے تمیز خارج پیدا کر لیں
۸۶	بغداد والے بالما	ٹھہری تھا دو موری بیاں
۸۷	سن درو دل ہمارا	نیدا لونی خدا را
۸۸	داستانِ الم لیس کو سناؤں	ر
<b>ردیف (و)</b>		
۸۹	جام و صد پلا دیا مجھ کو	مرست و بخود بنا دیا مجھ کو
۹۰	شفیع الام فاتم الانبیا ہو	حبیب خدا سرور دوسرا ہو
۹۱	ہر جہ صریح مرا ادھر سے تو	آنکھ میں صورتِ نظر ہے تو
۹۲	یا نبی کہ امن رحمت میں جیسا بامعصو	ہند سے رشتہ اقدس میں بلانا مجھ کو
۹۳	حضرتِ نظامِ خلق کے پیار تہذیب ہو	کچھ شکر کی آنکھ کے تارے نہیں تو ہو
۹۴	دل سینہ میں بجھ چکے ولداری کھدو	خادم کی جو حالت ہے وہ سرکار سے کھدو
۹۵	رد برد رشتہ اقدس کے محل کر دیکھو	ر
۹۶	تجھ سے بڑھکر نہیں ہو کوئی خبر د	ر
<b>ردیف (دھ)</b>		
۹۷	ہر دم میرے دلیں تمنا دینے	آہ نگہ بونی ہوئی کہ نظر آئے مدینے

۹۷ میں تو خادم ہوں آپ کا خواجہ (مطلع) کیا کہوں اپنا اجرا خواجہ

### رہیف (دی)

- ۹۸ شام و حبیبنا کھتے کھتے  
جیوں نعمت خیر اور کھتے کھتے
- ۹۹ شایق دولت نہ ہم طالب ہیغ و جاہ  
سچ اگر پوچھو عاقبتی ہیں رسول اللہ کے
- ۱۰۱ لاکھ وعدہ کیا کرے کوئی  
تب یقین ہو دنا کرے کوئی
- ۱۰۲ کیا مقدر میں ہے خدا جانے  
پیش کیا آئے کوئی کیا جانے
- ۱۰۳ تشریف نبی لائے ہیں کیا دہوم جی ہے  
محبوب خدا آئے ہیں کیا دہوم جی ہے
- ۱۰۴ تو غیرت یوسف ہے میں ہوں ترانہ  
مانند زلیخا کے پھر کیوں ہو رسوائی
- ۱۰۵ عبت پھر تارے کیوں دور آناؤں میں  
ملے کیا غیر کے در پر آناؤں پر دیسی
- ۱۰۶ سر مختر شفع سر زعفر کا وسیلہ ہے  
گنہ گاران امت کو پیر کا وسیلہ ہے
- ۱۰۷ یوسف کا حسن یوں رخ نسکے سامنے  
قطرہ ہو حیطہ کوئی دریا شمس سامنے
- ۱۰۸ نگاہ کرم کہیا دھر جا ہیے  
کہ طیب میں رہنے کو گھر جا ہیے
- ۱۰۹ یہ لحاظ مد نظر رہے کہ نظر سے مجھ کو گرانہ  
یہ دل زار کی ہر تجھے قسم مجھ اپنے دل بھلا نہ دے
- ۱۱۱ خدا نے چمکایا محمد کو خلق میں آفتاب کر کے  
پکارا شمس الفی کو اپنے حبیب کا خود خطاب کر کے
- ۱۱۲ آئی ہر بہار آمد ہے ابریا ہونکی  
پھر ٹوٹ گئی توبہ توبہ گناہوں کی
- ۱۱۳ رجب و عیدینا زال عباس فاتحہ پہونچو  
الہی بارگاہ مصطفیٰ میں فاتحہ پھونچو
- ۱۱۴ مرے دیدہ دل کی کیا جستجو ہے  
مصور میں شکل نبی رد و برد ہے
- ۱۱۵ صابر علی سیال توری زلفوں کی بدیا  
۷۱ لوں تو مزا ہے
- ۱۱۶ دل میں مجزوف خدا کوئی نہیں ہے  
اس گھر میں محمد کے سوا کوئی نہیں ہے
- ۱۱۶ مدت سے سر دلیں تمنا کو خوش تر  
اور سر میں اک زمانے سے سودا کو خوش ہے

۱۱۸	دیکھو دیکھا سر آستانہ سرور کے سامنے	مطلع	آئے پیام موت پیر کے سامنے
۱۱۹	لنگیا حکم تھی دولت سرور آئی		شکرا اللہ کا گھر میں مر مسند آئی
۱۲۰	کہاں سے دیکھو تالا مکان تہذیب آئی		یہاں اللہ ہی اللہ ہے وہاں اللہ ہی اللہ ہے
۱۲۱	فدا کی محبت بڑی چیز ہے		سمجھو بوجہ دولت بڑی چیز ہے
۱۲۲	کہاں جا ہو ہم سے دل لگا کے		کہہ دھری جیتے ہو تم آہنیں لڑا کے
۱۲۳	ایں لیسین نیازی را اگر نڈو لازی ہو جا		سرفراز آج دو عالم میں نیازی ہو جائے
۱۲۴	محتاج کو کیا نہیں ملتا تر و دربار		آفات سے دربار سے مولارت و دربار سے
۱۲۵	چلتے تھماؤ قریب بڑے کام کر گئے		رخت حیات کو مری آخر کتر کئے۔
۱۲۶	ہے پیش نظر دم دھری محمد کی		ہے ہر رنگ و ریشہ پر تحریر محمد کی
۱۲۷	نادید کو ہر آئینہ صفت حیرانی		دکھلاؤ جب تک آغوشِ قطب صمدانی
۱۲۸	زہیق تھی کیلئے ہے نہ ہماری کیلئے		دولت دیں ہی یہ لیسین نیازی کے لئے
۱۲۹	بست خوش بے دل خوشی کو ہی سیریا باکی		الہی نیر کر اب ہمارا حبیب و دامان کی
۱۳۰	خوشامع محرم سے مختار ہمارا ہے		دانی وہ ہمارا ہے مختار ہمارا ہے
۱۳۱	گنہ سے بھر کیا سروکار ہے		بخت گرم حمت کا بازار ہے
۱۳۲	اب کوئی نہیں تیرے سوا یا تو بھول چکی		گردا بے بلا جھک بچایا عواج معین الدین چشتی
۱۳۳	جو دلیہ گذرتی ہو کسی سے نہ کھینکے		ارشاد بت آقا کا تو پاندر رہے
۱۳۴	بالا ہر اک طرح سے شانِ محمدی		امت کے ہاتھ میں ہی نشانِ محمدی
۱۳۵	جستہ ہی ستایا پیرا یا مجھے		وطن سے بھی آخر چھڑا یا مجھے
۱۳۶	دہو بی دہو من کا چولہ	خمسہ	دریاد لبائیں بھنے والے
۱۳۷	سب راز فرم کھینے والے	ٹھری	بعد مدت بلایا نی نے تجھے
۱۳۸	اول اب لپکوں گا مدینے تجھے		

۱۴۰	پیارے بنی تو رہے دیکھن کو کچھ مورا جیا لکھاوت ہے	مطلع (ٹھہری)
۱۴۱	تم بن کون لاج کچھ ہماری	تم بن کون لاج رکھے ہماری
۱۴۲	اپنے وعدے سے ہرگز نہ بل جاہنگی	.. ..
۱۴۳	لاج رکھو موری احساں پارے	.. ..
۱۴۴	مخفی بیباکی ملک و کن میں کوئی بکھر نہیں لاوت ہے	.. ..
۱۴۵	توری باغی نینت میں ناکی	ٹھہری
۱۴۶	خواجہ سے آج ملنے اجمیر جا رہی ہے	.. ..
۱۴۷	سبز گنبد کے میکس تیری جہان میں ہو گم	.. ..
۱۴۸	بغداد کو وہ دانا کچھ راہ خدا دیدے	صدقہ در دولت کا کچھ راہ خدا دیدے
۱۴۹	عجلت بھی نہ ملو بنی یاروں سے	خواجہ چپکے بھی یہ پاؤں جلا تاروں سے
۱۵۰	ریا عیاں	ریا عیاں
۱۵۱	خواجہ کا دریا یوری	کون اب کعبہ جا یوری
۱۵۲	شہد و نہیں سرواڑھ لاناو اسے	بڑی شان سے حشر میں آئینوالے
۱۵۳	جھلک کوئی پردے سے	.. ..
۱۵۴	جان دینا ہی پڑا مجھ کو تیرا سے بچے	خمنہ
۱۵۵	آکے رویا میں نیاز ہے نیشاز	قطرہ
۱۵۶	ایک شب کھڑی سے فرمانے لگے	.. ..
۱۵۷	تمنت	.. ..

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

## مخفی نہ رہے

کہ میں نے نواب صاحب یسین نیازی کا کلام (از ابتدا تا انتہا) جتہ جستہ  
دیکھا ہے اور کچھ درست بھی کیا ہے وہ میری حد تک لائق گرفت اور قابل اعتراض  
نہیں اور میری سیر کی اور خستہ حالت قدروانوں کی نظر سے مخفی نہیں بھجوائے

الْعَيْنُ دَعْنَدَ كَلِمَ النَّاسِ مَقْبُولُ

اور میری قطع نظر جن اشعار کو نواب صاحب کی مرضی خیال اور  
مذاق پر چھوڑ دیا ہے و کلام ناظرین کی خطا پوشی عطا پوشی کا ایک  
حد تک محتاج ہے بقول حضرت خلیل لکھنوی

ع کافی ہے ایک نکتہ سمجھ کر کیسے

الاحقر الافقر شیخ محمد ہر مزا ملکی المدنی القریشی من بنی عبد اللہ شیبی  
فاتح الکعبۃ زادہ اللہ شرفاً تعظیماً !!

سابق سب کتب سنڈرافتسمیعت نظام محبوب سب کا طالع



یٰ نِیَازِ بے نِیَازِ



رَوِیْفِ الْف

رزق دینا اپنے بندوں کو ہے کام اللہ کا

مستحکموں سے ہے مالا اثر مقام اللہ کا

رزق دینا اپنی بندوں کو ہے کام اللہ کا

خالی حکمت سے نہیں ہے کوئی کام اللہ کا

ابتداء دیوان میں ہو تجریر نام اللہ کا

پرورش اس کے سوا کوئی بھی کر کٹائیں

خیر و شر نیکی بدی باغِ جہاں نادر سقر

<p>صدقِ نیست جو ہوتا ہے غلامِ اللہ کا  پڑتے رہتے ہیں یہ کلمہ صبح و شام اللہ کا  واہ کیا محفل ہے یہ انتظام اللہ کا</p>		<p>اُسکی پاؤسی کو آتے ہیں سلاطینِ جہاں  جس قدر طائر ہیں فکر و شعل میں فروں میں  چال میں شمشیرِ قمر کی فرق آتا ہی نہیں</p>
	<p>کیونکر انکی نعت ہو لیسینِ نیازِ می سے رقم  جنیہ جبریل آ کے پھونچائیں سلام اللہ کا</p>	
	<p>عرصہ محشر تماشا ہو گیا</p>	
<p>میں خدا کا خاص بندہ ہو گیا  سارے عالم میں اُجالا ہو گیا  جو کوئی الفت میں رسوا ہو گیا  عرصہ محشر تماشا ہو گیا</p>		<p>عشقِ احمدِ جب سے پیدا ہو گیا  جلوہ فرما جب ہو شمشیرِ الضحی  نیک نامی ہو گئی حاصل اُسے  آئے جب دیوانگانِ مصطفیٰ</p>



<p>دل مرا آئینہ خانہ ہو گیا جس کا طیبہ میں ٹھکانا ہو گیا</p>	<p>اگیا جب رو کا نور کا خیال جیتے جی حامل ہوئی جنت اُسے</p>
<p>خوب ہے لیس نیازی کا سخن رنگ اب تو عاشقانہ ہو گیا</p>	
<p>مہتابِ فلک شوق میں پروانہ بنے گا</p>	
<p>مشہور عرب میں ہر افسانہ بنے گا ہر اشک کا قطرہ مرا اودانہ بنے گا مہتابِ فلک شوق میں پروانہ بنے گا گر روضہ محبوب میں کاشانہ بنے گا دلہانہ کسی زلف پری کا تہ بنے گا</p>	<p>دل عشق محمد میں جو دیوانہ بنے گا رونگا جو عشقِ دردندانِ نبی میں بے پردہ چرخِ رخسارِ جوشکو پھر گلشنِ فردوس کی خواہشِ نریگی دل رستہ محمد الفیت کی سورتی میں</p>

ساقی ہی کو سجدہ کرے سرِ یسین نیازی  
جس دم مئے وحدت کا وہ متانہ بنے گا

روئے احمد میں احد ہی کا تماشا دیکھا

قطرہ دریا میں کبھی قطر میں دریا دیکھا  
کبھی گھٹنا اسے دیکھا کبھی ٹہرتا دیکھا  
ہم نے ہر ذرہ میں اس مہر کا جلوہ دیکھا  
روئے احمد میں احد ہی کا تماشا دیکھا  
تیر دیکھا کبھی غم کبھی ہنس لادیکھا  
حاجوہم نے تو کعبہ کا بھی کعبہ دیکھا  
اے کعبہ میں ناچنے کی کیا کید دیکھا

الفتِ فخر میں کیا خوبیاں دیکھا  
ایک حالت پہ نہیں جوشِ محبت دلیں  
طور پر حضرت موسیٰ نے تجلی دیکھی  
کس طرح سے ہنوبے عینِ پرواز رسول  
آپ کے ابرو و مژگان کی صفت ہوگا  
جو شرف ہموں لا تم کو کہاں ہو نصیب  
غمِ یسین نیازی کو غلامی کا

ازل سے ہے مجھے سودا معین الدین چشتی کا

میں دل سو ہو گیا شیدامعین الدین چشتی کا

دکھا دیا خدا جلوه معین الدین چشتی کا

مری آنکھوں میں ہے جلوہ معین الدین چشتی کا

ازل سے ہے مجھے سودا معین الدین چشتی کا

ریاضِ خلد ہو کوچہ معین الدین چشتی کا

نظر جب آگیا نقشہ معین الدین چشتی کا

مرے دل میں بہت دن تنہا ہر یار کی

جدھر دیکھوں نظر آتی ہر صورت میرے خواجہ کی

منالِ قیس آوارہ ہوں سو دشتِ حشر میں

ہوں گلزارِ حشر کی محو ہو کیلئے ضیاء

رقمِ یسینِ نیازی تھی جہیں پر آیتِ رحمت

جہاں سے جب ہوا پردہ معین الدین چشتی کا

مجھ کو آبادی سے کیا اور تم کو ویرانے سے کیا

میں اس رسوا محبت میرا واسعے کیا

فخرِ رحلِ تنہا ہو غیر سہانے کیا

<p>عشق کا عالم جدا ہے حسن کی دنیا جدا چل بسا ابنِ زم سے ساقی اسی کا حیف صورتِ منصور اگر دعویٰ نامتقی کا کرو</p>	<p>جھکو آبادی کیا اور نکو ویرانے کیا۔ اگے کی آنیسے کیا ہر اکے کی جانے کیا دیجئے سولی تو پھر کام ایسے دیوانے کیا</p>
<p>محمیٰ و خواجہ نے ازل ہی میں بنا ڈالا ہر ہم کو اب حسین نیاز جی زم میں جانے کیا</p>	
<p>کتنا بڑا کرم ہے خدا سے ملا دیا</p>	
<p>لین کو محمیٰ نے نیاز جی بنا دیا اپنا ہوا گدڑ جو بھی کوئے بیار میں پیرِ معائنہ جامِ نیاز جی پکا آج آنکھوں سے ایک قطرہ نکلنا محال تھا</p>	<p>شکرِ خدا کہ خلق میں رتبہ برصا دیا مثلِ کلیمِ ہم کو بھی جلوہ دکھا دیا اب کتنا بڑا کرم ہے خدا سے ملا دیا لیکن ترے فراق نے دریا بھاڑ دیا</p>

<p>سرتار دست ایک نظر میں بنا دیا میں شش پر تھا شش جلوہ دکھایا</p>	<p>احسان بہت کیا مر ساقی نے بزم میں وزرے کو آفتاب کی رفعت ہوئی نصیب</p>
<p>لیسین خوب بلکے نھنے میاں ہم لیکن زباں کہہ نہیں سکتے کہ کیا دیا</p>	
<p>وہ مرے گھر میں چھپا تھا مجھے معلوم نہ تھا</p>	
<p>مری آنکھوں میں چھپا تھا مجھے معلوم نہ تھا کب خدا مجھے جدا تھا مجھے معلوم نہ تھا وہ مرے گھر میں چھپا تھا مجھ کو معلوم نہ تھا اور وہ مجھ پر خدا تھا مجھ کو معلوم نہ تھا وہ مگر اہل فاطما مجھ کو معلوم نہ تھا</p>	<p>دونوں عالم سے جدا تھا مجھے معلوم نہ تھا تھا وہ شبہ گ سے قریں تھی مجھ پر بیوجہ تلاش میں اُسے ڈھونڈنا پھرتا تھا گلی کو چو نہیں میں تو خود جان شماری کیلئے تھا تیار ہوفا جان کہ ہر وقت میں کرتا تھا گریز</p>

وہ بتی حشر میں اُس بتِ دہرایا مجھ کو	روزِ اوّل جو پڑھا تھا مجھ کو معلوم نہ تھا
ہوئی لیلیٰ نیاززی مجھے اس وقت خبر	
مرادِ قبلہ نما تھا مجھے معلوم نہ تھا	
دلربا سے ملا دے باوِ صبا	
مصطفیٰ آکاپتا دے باوِ صبا	وہ کہاں میں بتا دے باوِ صبا
خاکِ پایے نبی کا آنکھوں میں	آج سرمہ لگا دے باوِ صبا
جسپہ آتا تھا غشِ فرشتوں کو	وہ ترانہ سنا دے باوِ صبا
خاک ہو جاؤں چلکے سرتاپا	آگ ایسی لگا دے باوِ صبا
حسنِ یوسفِ نثارِ چمن پر	اسکی صورت دکھا دے باوِ صبا
دلِ لیلیٰ نیاززی ہے مضطر	
دلربا سے ملا دے باوِ صبا	

	اے بادِ صبا طیبہ جا کر حضرت کی خبر مجھے لا دینا	
<p>بلو اکدن سو بہرِ خدارو میں جگہ بتا دینا</p> <p>نتاہی نہیں قلبِ مضطرب شد آسمنا دینا</p> <p>اے بادِ صبا طیبہ جا کر حضرت کی خبر مجھے لا دینا</p> <p>بیمارِ الم ہوں مدتِ مرضی میری آدوا دینا</p> <p>بیدار ہو جا میرا اس وقت مجھے جگا دینا</p> <p>جو غلط آجا نظرِ لطافت اکو مٹا دینا</p>		<p>یا نشاہِ امم محبوبِ رخ اپنا مجھے دکھلا دینا</p> <p>اب جلد بلا لو غمتیں بچیں بہتے فرقتیں</p> <p>کس رنگ میں ہے کس روپ کی کس ڈھنگ میں ہوں میں</p> <p>تو فرخِ عجم تو فرخِ عرب رشکِ میرا تیرا لقب</p> <p>کھو صوبہ بچا والے سو آرام اتھو سونے</p> <p>شرمندہ ہوں روزِ محشر جب تیرا عیاں کاوت</p>
	<p>حسّانِ پہ کرمِ جہلج کیا نامِ سکارِ قم و فتیر میں ہوا</p> <p>لیلیٰ نیاز می کو بھی نورِ امحِ نبی لکھو ادینا</p>	
	دل و جاںِ مستمد پہ وارِ اکروٹنگ کا	

<p> نیاز آپ کو میں پکارا کروں گا  نہ سر کا و ابرو کبھی مسنے سے  جو ہر دیدہ عرشِ اعظم کا تارا  اگر کوئی پوچھو کہ جنت کہاں ہے  میں نھنے میاں کو تصویر میں کھسکے  اگر بھیجیں فخرِ تصویر اپنی! </p>	<p> تصویر میں ہر دم نظار کروں گا  اسی تیغ سے دل دوپارا کروں گا  وہی شکل دل میں اُتارا کروں گا  بریلی کھانیاں سارا کروں گا  ہر اک پل دل جان کنوارا کروں گا  تو مگر گالے اسکو سنوارا کروں گا </p>
<p> فلک کے جلانے کو یہ حسینِ نیاززی  بلند اپنے دل کا شرار کروں گا </p>	
<p> آئینہ شکلِ زری دیکھ کے حیراں ہوتا </p>	
<p> تیرا حشر کبھی دلِ شے داں ہوتا </p>	<p> جس گناہ میں جانا دہ بیا باں ہوتا </p>



<p>باغبانِ کین ترے گلشن میں قدم رکھتے ہم  ہوشِ پریوں کے بھی اڑتے ترے جلوئے سبب  جتنے اغیار میں تھے نقشِ بر آب</p>	<p>گلِ امید سے لبِ ریزہ و اماں بہتا  آئینہٴ شکل تری دیکھ کے حیران ہوتا  آنسوؤں سے جو بیابانِ کافوفاں ہوتا</p>
<p>بختِ لیسینِ نیازِ می میں سعادتی رقم  سرِ ہندو میں بھی ہوتا تو سُلمان ہوتا</p>	
<p>اب اسے پھول کا مالا تو بنا</p>	
<p>میں ترادیکھنے والا تو بنا  اپے قامتِ گلستاں میں کبھی  اے جنوں قسین مجھ کتھے ہیں سب  بزمِ ساتی میں اگر ہو جانا</p>	<p>تو مجھے عاشقِ والا تو بنا  سرِ شمشاد کو بالِ لا تو بنا  آگے اور اس سے زالا تو بنا  ساغرِ دل کا پیالا تو بنا</p>

دل ہے حسین نیازی پر داغ

اب اُسے پھولوں کا مالا تو بنا

کچھ اس انداز سے آئیکہ دیوانہ محنت کا

یہ درآمد کا درہو اور وہ درہو درآمد کا

فرشتوں کو طریقہ یاد ہو کیا کیا خوشامد کا

وہیں سے میں شاید رگیا سایہ ترقد کا

قلم نے نام لکھا عشقِ حیدم محمد کا

کہ دہو کا ہو گیا مجھ کو سول اشد کے قد کا

کچھ اس انداز سے آئیکہ دیوانہ محنت کا

جسے صبح از شام اب کہتے ہیں احمد کا

ہمیشہ صفا کرتے ہیں میں روضہ کی ملکوں سے

ہزاروں منزلیں طے کر کے تو اے ہنما آیا

ہزاروں سال اترتا رہا ناز و تجتر سے

گر اسید باز میں دیکھ کر میں سر و گلشن کو

قدم لینے کو دوڑینگے ملائک چاند کا

لبِ محبوبِ واحدِ مہر اور شاد کی خاطر

بیکشادہ درہو حسین نیازی میر مقصد کا

	<p>ہمیشہ در پرہوں میں حاضر رہی ہے عرضِ غلامِ پہونچا</p>	
<p>بصیدِ دل اسکے سب آلِ مصطفیٰ کو سلام پہونچا گزر ہوا جمیر میں تو خواجہ دوسرا کو سلام پہونچا قسم تجھے خضر کی ہر ایک ہنسا کو سلام پہونچا سلام ہر اک لی کو جا کر الف تا و سلام پہونچا</p>	<p>دیگر</p>	<p>صبا دینے میں جا کے سالارِ انبیا کو سلام پہونچا وہاں بغداد جا غوثِ اوری کو پہونچا سلام میرا کلمہ دھڑن لٹا مفر و نیاز و تلج و محی آدیں کو رہ نہ باقی کوئی جہا نہیں ہو ہر جگہ کوں ہر گنیا</p>
	<p>خدا ہر لیس تفتی آمیاں پر ہر روز نام آپ کا زبانی ہمیشہ حاضر رہوں میں در پر رہی ہے عرضِ غلامِ پہونچا</p>	
	<p>کیوں دکھاتے ہو مجھے تم آئینہ تصویر کا</p>	
<p>جس میں نقش ہے معنیِ آغوشِ اعظم پر کا مٹ نہیں سکتا کبھی لکھا ہوا تقدیر کا</p>		<p>دل کے آئینے میں یہی جلوہ تری تصویر کا سر جھکا لیجئے آقا یہ یوں آئی صدا</p>

<p>میں تو خواجہ اور محی الدینؒ پر قربان ہوں  کون سی اہل وہ تو میر گھر کی ہر اک خادمہ  کتنے بیدم کتنے بخود ہو گئے لک کو خبر  فی الحقیقت میری بخت بیعت اللہؐ</p>	<p>کیون کھاتے ہو مجھے تم آئینہ تصویر کا  تعمیر دوائی ہوں جنوں غنٹا عظم پیر کا  کچھ پتا چلتا نہیں سچ آہ بے تاثیر کا  ہاتھ کس کل ہاتھ ہے یہ غوث عظم پیر کا</p>
<p>کیا کہوں لیسین نیازیؒ دردِ دل کا ماجرا  میرا مضمون خود ہی شاہد ہے مری تحریر کا</p>	
<p>اُس کو دل کے مکان میں دیکھا</p>	
<p>پیر کو حق کی شان میں دیکھا  نظر آ یا نہ فخر کا ثانی  دلِ نداداں کو ہر طرح کا دل</p>	<p>جلوہ گر لا مکان میں دیکھا  ٹھونڈا کر سنجان میں دیکھا  عشق کے استکان میں دیکھا</p>

	دیر و کعبہ میں جب نہ پتا	اسکو دل کے مکان میں دیکھا	
	ذکرِ حسینِ نیاززی خستہ کا		
	ہم نے ہر داستان میں دیکھا		
	ٹھہری		
	لاؤ لاؤ ڈولی کہروا میں مینہ چلونگی سحرِ روا		
	دیکھ لوں مصطفیٰ کو بخیر روا۔		
	قافہ یاں سے چلنے لگا جب	سینہ میں ل چلنے لگا تب	
	لاؤ لاؤ ڈولی کہروا		
	دل میں یوں ہر محبت نبی کی	چلے کروں نہایت نبی کی	
	لاؤ لاؤ ڈولی کہروا		

جا کے مولو بھی میں پڑھاؤں	اور پھولوں کی چادر چڑھاؤں
لاؤ لاؤ ڈولی کہہ روا	
جو گیا بھیس اپنا بناؤں	خاکِ طیبہ کا چندن لگاؤں
لاؤ لاؤ ڈولی کہہ روا	
میں خودی کھو کر حقی کو پاؤں	تو اناجی کی باتیں سناؤں
لاؤ لاؤ ڈولی کہہ روا	
گھر سے جو تر جنوں جب نکالے	اس گٹھی آکے لپی اس بھاٹے
لاؤ لاؤ ڈولی کہہ روا	
مول ہر یسین زئی کا مضر	کچھ خیر ہے صبا لائے آکر
لاؤ لاؤ ڈولی کہہ روا	

حال پوچھیں جو شاہِ مدینہ مرا

حال پوچھیں جو شاہِ مدینہ مرا  
خود بخود چاک ہو جا سینہ مرا

قابلِ قدر ہو گا خزینہ مرا

جان کر عاشقِ زارِ تعلیم دیں  
سب شتوں کو ایسی ہی تعلیم دیں

دیکھیں روحِ الایں جو قرینہ مرا

مجتبیٰ آپ میں مصطفیٰ آپ ہیں  
ہے خدا کی قسم نا خدا آپ ہیں

پارِ جلدی لگا دو سفینہ مرا

نعتِ یسینِ نیازِ می لکھوں راہ میں

اور تڑپا کروں الفتِ شاہ میں

جب گذر ہو گا سوئے مدینہ مرا

تیرے کوچے میں لیلینِ نیا زنی پھرے اسکی برائے اتنی تمنا	
اسکی برائے اتنی تمنا	
حال زار اپنا تجھ سے وہ عرض کرے	
اسکی برائے اتنی تمنا	
شعر	
شمع کی طرح سے ہم عمر بسر کرتے ہیں	رات بھر روتے ہیں رو رو کچھ سحر کرتے ہیں
خواہشِ خلد نہ حور و نہ نظر کرتے ہیں	کوچہ یار میں دن اپنے بسر کرتے ہیں
اسکی برائے تمنا	
شعر	
ہے فروزانِ جگنو لالہ صحرائی کا	عرسِ جنگل میں شاید تیرے سودائی کا



کیوں نہیں لیتے ہو یسین بیگم کی خبر	حال ابتر ہے بہت ہجر شیدائی کا
	اسکی برائے تمنا
	دیکھو تو ذرا بچہ جامہ دری یاسدنا یاسدنا
کسو اسطے ایسی پیجری یاسدنا یاسدنا	دکھلا دو ذرا طینہ نگری یاسدنا یاسدنا
	یاسدنا یاسدنا یاسدنا یاسدنا
بہیچھی ہوں تو کل ڈولی میں	
	کچھ ڈال دو میری جھولی میں اسید کی ڈالی کر دو ہری
جب خلق اٹھے روز محشر	
	ہر ایک کی حالت ہو ابتر۔ یونہی صدمہ درد بھری
	یاسدنا یاسدنا یاسدنا یاسدنا

		بیلی کی مجھے الفت ہی نہیں	
مجنوں کوئی نسبت ہی نہیں۔ ہومیری بے شکریدہ سری			
	یا سیدنا یا سیدنا یا سیدنا یا سیدنا		
		ہے سب سے جدا اب یا حضرت	
سین نیازی کی حالت۔ دیکھو تو ذرا یہ جامہ دری			
	یا سیدنا یا سیدنا یا سیدنا یا سیدنا		
	کھڑا ہے یہ سکھیں چلجائے تو اچھا		
پروانہ صفت شمع پہ چلجائے تو اچھا قیمت کا نوشتہ ہی رہجائے تو اچھا اس بچہ قدم اپنا نبھلجائے تو اچھا		ارماں دلِ سوزاں کھل جائے تو اچھا پیشانی لہو لگا در سکر پہ چل کر پل سے ہو گذر خلق کا جس روز حشر	

منظورِ نظر ہو دلِ ناقص تو مرا ہے	کھوٹا ہے یہ سکہ کہیں چل جائے تو اچھا
اس فرقِ اطاعت کی کسی دن ہو بندی	کوچے میں ترس رہی کابل جائے تو اچھا
یادِ سرِ شرکاں کی کھٹک رہتی ہے دلیں	کانٹا مرے سینے سے لٹک جائے تو اچھا
یسین یا زحی کی ہوجب حشر میں پش	
چشمہ تری حشر کا ایل جائے تو اچھا	
<div style="border: 1px solid black; padding: 5px; text-align: center;">ٹھہری</div>	
عرض ہے تم سے اتنی سنوریا	
	رنگِ دو آج موری چندریا
اپنی خدمتیں جلدی بلا لو	
	کیفیت میں ہوگی بسریا
	رنگِ دو آج موری

		جاری آنکھوں سے بہیں ہو نہی آنسو
برے جہ طرح کاری بد ریا		
	رنگ دو آج موری	
		بیٹھ کر ختم تر میں ہماری
پتیاں کرتی ہیں سیر دریا		
	رنگ دو آج موری	
		خلد کو پھر نہ جانگی حوریں
دیکھ لیں گریبا کی نگہ ریا		
	رنگ دو آج موری	
		سہرہ کا ونگا سجدگی خاطر
گر طے آئی کی رہ گذر یا		

	رنگِ دو آج موڑی	
		سرخِ دہوگا لیسینِ نیازچی
		اگر ہولطف و کرم کی بھریا
	رنگِ دو آج	
انا اقربُ سنا کر خود وہ شہِ رگ کے قرین آیا		
<p>جیبِ کبریا آیا شفیع المذنبس آیا          کہ صورت میں بشر کی خود وہ صورتِ آفریں آیا          نبیؐ اولین آیا رسولِ آخریں آیا          نیا پیغام لیکر آج تک کی نہیں آیا          تصدقِ یوسفِ مصری ہو چہ چہیں آیا          جو دیکھا نہ تو اقدس تو جنتِ کالیں آیا</p>		<p>مبارک ہو جہاں میں آج ختمِ المریس آیا          یہ عقدہ کھل گیا بالکل شد منِ مرقی کا          ہوا اور نہ ہوگا جسکا ثانی و دونوں عالمیں          اگر عیسیٰ بھی آئینگے تو ہوں گے امتِ احمد          زلیخا تو نے دیکھا ہی نہیں محبوبِ میرے          کلامِ اللہ بھی پڑھ کر بہت تشویش تھی دلکو</p>

کیا جسم جدائی کا گلہ یسین نیاڑی نے  
 انا اقربُ سنا کر خود وہ شہِ رگ کے قتلِ آریا

### رُپائی

جنوں میں داغِ ہر دیکر مراکِ مافِ ناباکِ  
 گلے مل لوں تر شمی شیرِ سواتنی تمنا ہے  
 جسے کہتے ہیں ہالہ چاکِ ہر میرِ گریباں کا  
 مبارکبادِ قاتلِ آجِ دلِ عیدِ قریباں کا

کہیں ان چڑیوں کا آخر کو بسیرا ہوگا

سونیا لوں کو تو مرقد میں اندھیرا ہوگا  
 بھولکر صحنِ چین میں وہ نہ رکھینگے قدم  
 حشر کے روز اٹھینگے جو سویرا ہوگا  
 ترے دیوانوں کا جنگل ہی میں ڈیرا ہوگا  
 کر کے اقرار نہ ہمار گھر کیا معنی  
 راستے میں کوئی اُس شمع کو گھیرا ہوگا  
 باغِ نہستی سے جو اڑاڑ کو چلی جاتی ہیں  
 کہیں ان چڑیوں کا آخر کو بسیرا ہوگا

کھتے ہیں دیکھ کے لسنِ نیا زمی وہ مجھے  
مرے کوچے میں کہاں تک تیرا پھرا ہوگا

## رَدِیْبُ

کبِ شاد ہو گا یہ دلِ ناشادِ یانِصیب

فرمائیں کب رسولِ ظایا دیا نصیب

مٹی ہنوز غریب کی بربادِ یانِصیب

کب شاد ہو گا یہ دلِ ناشادِ یانِصیب

کس دن کرینگے وہ مری امدا دیا نصیب

ہوگا اسیرِ بھر یہ آزادِ یانِصیب

کبتک کروں میں ہند میں فریادِ یانِصیب

مدفن بے رسولِ خدا کے دیا میں

دل میں ہجومِ غم کا ہے ناتنا لگا ہوا

ہوشِ خردِ حواسِ ہو باختہ تمام

صلِ حبیبِ رب ہو تو برا سب مراد

یہ آسماں ہر برسرِ بیدارِ دیا نصیب		طیبہ کا ہر سفر تو ملیگی مجھے نجات
	یسین نیاز جمی عرض کرے اسکا غم نہیں جو ہو زبانِ پاک سے ارشادِ دیا نصیب	
	دم بخود ہو گئے بہیت سے شجاعِ عرب	
برنگی آپ کے قدموں سے بہت نشانِ عرب بنگیا روشِ گلزارِ بیابانِ عرب خز کرتے تھے فصاحتِ فصیحانِ عرب دم بخود ہو گئے بہیت سے شجاعِ عرب خوان پر بیٹھ گئے جبکہ مڑی مہاجِ عرب ساری دنیا پہنچ تیرے نشانِ عرب		جب عرب میں ہو پیدا کر سلطانِ عرب پھول بُتانِ رات میں گفتمہِ واجب اپنے کر دیا قرآنِ سنارِ عاجز نیجِ توحید کی جو قوت دکھائی جھلکی بلغِ فردوسِ جبریل نے لائی ڈالی عقیرِ بابِ زمانہ بھی ہو انیوالا



ابنِ حسینِ نیازگی کی مدینے میں ہو یاد  
آپؐ نے جان چکے حال مرا جانِ عرب

رویف اپنا دیدار بھی دکھائیں آپؐ

سو گلیبہ مجھے بلائیں آپؐ	یا کبھی خواب ہی میں آئیں آپؐ
بختِ خفہ کبھی جگائیں آپؐ	خواب میں رخِ مجھ دکھائیں آپؐ
یہ تمنا ہے ایک مدت سے	اپنے دربار میں بلائیں آپؐ
درِ دولت پہ آئے جب خادم	اپنا دیدار بھی دکھائیں آپؐ
نارِ دوزخِ حرامِ امت پر	آتشِ غم سے کیوں جلائیں آپؐ
جو سنی آپؐ نے شبِ معراج	وہی باتیں مجھے سنائیں آپؐ
جس کے جلو کا تھا خدائشاق	وہی جلوہ مجھے دکھائیں آپؐ

راز میں رکھ دیا جسے حق نے	پردہ راز کو اٹھائیں آپ
میر آنے میں سخت مجبوری	ہو جو فرصت کبھی آئیں آپ
میر لب پر بھی ہونا خواجہ	رنگ ایسا کبھی جائیں آپ
آئے یسین نیا زری حشر میں جب	
دائیں لطف میں چھپائیں آپ	
ردیف	آئینہ بھی حیران ہے اللہ کی قدرت
رخ آپ کا قرآن ہے اللہ کی قدرت	محبوب کی کیا شان ہے اللہ کی قدرت
امت کو میں لیجاؤں لگا فردوس میں	یہ عہد یہ پیمان ہے اللہ کی قدرت
لیجاتے ہیں جاں باز وہاں بھی تیرا ہی	کیا حشر کا میدان ہے اللہ کی قدرت
پریوں کے بھی ہوش اڑتے ہیں نہ کچھ ننگا	آئینہ بھی حیران ہے اللہ کی قدرت

<p>دنیا میں بھی مرقد میں بھی اور روزِ جزا بھی          آنکھوں سے رواں اشکِ ثنائے ہوا لبوں پہ          باطن میں وہ منظرِ انوارِ آہستی          مطلب نہیں پیدا کسی مذہب میں ہو کوئی</p>		<p>سکر کا احسانِ اللہ کی قدرت          عاشق کی بھپچانِ اللہ کی قدرت          ظاہر میں تو انسانِ اللہ کی قدرت          فطرت میں سلمانِ اللہ کی قدرت</p>
	<p>کیونٹا ہوں یہ لیسین نیازی گنہ ہو فخر؟          وہ فخر کا دربان ہے اللہ کی قدرت</p>	
	<p>قطع</p>	
<p>مجلسِ فخرِ دنیا زئی ہی رہا آجکی رات          کہ بریلی کا ہر محفل پہ گماں آجکی رات</p>		<p>کیوں ہوں فور پر نورِ مکانِ آجکی رات          سینے اشوقِ یکدینِ نیازی کا کلام</p>

جلوہ دکھا رہی ہے خواجہ کی پیاری صورت

آنکھوں میں آ رہی ہے خواجہ کی پیاری صورت

اجکیہ طیر میں جست میں کیوں نکلوں

سوزِ الم کا قصہ کس کو سناؤں جا کر

مثلِ کلیم مجھ پر کیوں بخودی نہ چھکے

ساغر میں دیت کے بھر کر شرابِ فناں

اس لطف اس کم پر قربان کیوں جاؤں

دل میں سہا رہی خواجہ کی پیاری صورت

مجنون بنا رہی ہے خواجہ کی پیاری صورت

دل کو جلا رہی ہے خواجہ کی پیاری صورت

جلوہ دکھا رہی ہے خواجہ کی پیاری صورت

ہر دم پلا رہی ہے خواجہ کی پیاری صورت

بگڑی بنا رہی ہے خواجہ کی پیاری صورت

لیسینِ نیازِ می آئے جو نختہ بخت در پر

اُن کو جگا رہی ہے خواجہ کی پیاری صورت

ط

مرے دل پر جگر پر چوٹ پر چوٹ

رولیف

لگا چشمِ شکر چوٹ پر چوٹ

مرصع یوں ہوں زخموں کے مرادل

عدو کا ہاتھ ہے ابرو پہ انکی

لگایا زخمِ دل پر اور خنجر

ہمیشہ تیغِ ابرو سے لگی ہے

دکھائی تھی جو ابرو کے کھانی

مرے دل پر جگر پر چوٹ پر چوٹ

ہو اندر اور باہر چوٹ پر چوٹ

میں کھاؤنگا مقرر چوٹ پر چوٹ

پڑی کیا خوب بہتر چوٹ پر چوٹ

مرے سینے کے اندر چوٹ پر چوٹ

ہوئی آخر مدد و رچوٹ پر چوٹ

جو لیجائے خطِ لیسین نیازی

تو کھا جائے کبوتر چوٹ پر چوٹ

رَدیف کامِ نادانوں کا ہے پھر کھو کے پتیا نبٹ

غفلِ جہی نہیں پھر اسکو سمجھنا نبٹ

پیشِ ہر آئینہ اندک دھکھانا نبٹ

خاکِ تپھر ہے وہاں نور کی تعمیر ہے	سو کعبہ کعبہ دل چھوڑ کر جانا عبث
باغ میں پھولوں کو کھلنا اور جھانا بھی	اپنی حسنِ عارضِ ظلموں پہ اترا نا عبث
اب قبضہ میں اسکو بھول کر ضائع نہ کر	کامِ انوار کا ہر پھر کھوپچا نا عبث
دشتِ اُستِ ویرانے سے الفت ہے	صحنِ گلشن میں تر و تندی کو ٹھلانا عبث
آبرو کھونی نہیں اچھی مقامِ عشق میں	قطرہ اشک کو آنکھوں سے پٹکانا عبث

جو تقدیر میں ہے ایسی نیازی ہو ضرور	خونِ دل پینا ہے بے سود اور غم کھانا عبث
<b>ردیف</b>	اللہ سے کی بخشش امتِ شبِ معراج
ایسی تھی محمد کی غایتِ شبِ معراج	اللہ سے کی بخشش امتِ شبِ معراج
جوت گورِ عرشِ حضرتِ شبِ معراج	ظاہر ہوئی کلمہ کی عظمتِ شبِ معراج

<p>کی پھلے رسولوں کی امامت شبِ معراج صدِ شکر کہ جاگی مری قسمت شبِ معراج اس طرح تھی رہوار کی عجلت شبِ معراج آراستہ کر گلشنِ جنت شبِ معراج</p>		<p>اقصیٰ میں حرم سے گئے سید والا کھتا تھا براقِ نبویٰ ناز سے ہر دم رکھتا تھا وہ ہر وقت قدمِ حدِ نظر پر اس طرح سے ضواں کو ہوا حکمِ آہسی</p>
	<p>دونوں میں عجب راز تھا لیسین نیاز مئی حضرت پہ کھلی حق کی حقیقت شبِ معراج</p>	
	<p><b>رَدِیْفُ بَیْج</b></p>	
	<p>بک گئے کیا حضرت یوسف سہرا رسیج</p>	
<p>ہے اسی صورت سے قولِ احمد مختار سیج کیونچہ نغمہ سنائیں طائر گلزار سیج</p>		<p>جس طرح ہے کلامِ خالقِ غفار سیج آگئی اب سخنِ گلشن میں صداقت کی بہا</p>

آگئی قسمت میں میری گردش کلاسیج  
 بک گئے کیا حضرت یوسف سرباز اسیج

برگیا ہے جب سودا سیرین لاف یا کوا  
 اذلینا گھٹ گئی کیوں اسطرح جنس حسن

ہیں غرض کے آشنا سیرین نیازنی خلق میں  
 مل نہیں سکتے جہاں میں دوست اور غمخوار سپح

## ردیف (ح)

آخر حیرت ال اپنا دکھایا کسی طرح

دیرو حرم میں تجھ کو نہ پایا کسی طرح  
 یہ راز فہم میں نہیں آیا کسی طرح  
 مجبور ہو کہ ہم نے اٹھایا کسی طرح  
 وہ میرے چشم میں سما یا کسی طرح

مجبور کر کے یو نہی پھرایا کسی طرح  
 معبود ہو کے بند نہیں شامل ہو تیری ذات  
 عاجز جہاں تھا بار امانت کی واسطے  
 آنکھیں جو بند کیس کبھی دیدار کیلئے



<p>آخر جال اپنا دکھایا کسی طرح</p>	<p>موسلی کا قہہ چھڑکے مجبور کر دیا</p>
	<p>یہیں نیاز بھی اُس سے یہی ہے فقط گلا ارماں نہ میرے دل کا مٹایا کسی طرح</p>
	<p>مجھ کو بھی تو دکھائیگا جولوہ کی طرح</p>
<p>قطرے میں تو سمائیگا دیا کسی طرح مجھ کو بھی تو دکھائیگا جولوہ کی طرح جائے گا میرے سر سے یہ سودا کسی طرح اٹھ جائے گا لگا ہوں پردہ کی طرح</p>	<p>دکھائیگا وہ اپنا کرشمہ کسی طرح میاوس جب ہو نہ کلیم اسکی دید سے خوشبوئے زلف مجھ کو نکھائیگی و ضرور جب نقاب ہونگے سرِ بزم آکے وہ</p>
	<p>یہیں نیاز بھی مجھ سے ملے گا وہ بے حجاب اسخر کو منکشف ہو چھ پردہ کی طرح</p>

# روایت (خ)

کچھ اسطرح سمائی ہے سر میں ہوا شیخ

وصلِ رسولِ پاک ہے روفنا شیخ

میرِ حرمِ دل میں جو تشریف لائے شیخ

محبوبِ ملا کے خدا ملائے شیخ

سو تھے ہوئے نصیبِ میرِ جگائے شیخ

یوں امتحان کی آگ میں محبِ جلا شیخ

کچھ اسطرح سمائی ہے سر میں ہوا شیخ

مد نظر نہ کیوں ہو ہمیشہ لقائے شیخ

سجد کے واسطے میں چہ کاؤ لگا سر ضرور

ایسا ہونے جو مری بگڑی سنوار دے

میں ایسے شیخ پہ ہوں تصدق نہ ارباب

آخر کو مجھ پہ آتشِ دوزخ حرام نہیں

حوروں کی آرزو نہ جنت کی طلب

یہ سر میں نیا زمی مصحفِ عارض ہے فدا

اعظم کا کلام ہمیشہ سناے شیخ

اللہ کی قسم کہ یہ سب عطاے شیخ

آئیں نظریٰ جو تصویریں آئے شیخ

خلوت میں از عشق کا قصہ سنا شیخ

پردہ کبھی جو دہنی سے اٹھا شیخ

جسم میں وٹھ جاؤں تو اگر مٹا شیخ

اللہ کی قسم کہ یہ سب عطاے شیخ

اپنا جمال مجھ کو ہمیشہ دکھائے شیخ

اسکے سوا نہیں ہو مجھے اور کچھ ہو س

سب کو خدا کے نور کا جلوہ دکھائے شیخ

اتنا اثر تو کچھ مری دیوانگی میں ہو

گھر بیٹھے مجھ کو دولتِ دارین مل گئی

فردوسِ غرض ہے نہ حور وں کا کام ہے

سیرِ نیازی ہے مر میں ہوا شیخ

رَدِ لَیْفِ د

مجھے تنہا نہ چھوڑو یا محمدؐ

ادھر اللہ دیکھو یا محمدؐ

ہمارا حال سن لو یا محمدؐ

<p>ہمارا ہاتھ تھا مویا محمد فسانہ یہ نہ پوچھو یا محمد مجھے ویسا ہی رنگ دیا محمد گرہ مقصد کی کھول دیا محمد مجھے تنہا نہ چھوڑ دیا محمد</p>	<p>مدد ہو دیکھ کر ہی ہے اب وقت گذرتی ہو غمِ فراق میں کیوں کر رنگا جیسے بلالِ شہید کو ہے میرا ناخنِ تدبیر مجبور بروز حشر رکھنا ساتھ اپنے</p>
<p>بہت بیتاب ہے سنین نیازی گذریش اس کی سُن لویا محمد</p>	
<p>بابا شرف الدین کے در پر جو کوئی لائے مراد</p>	
<p>ہے یقین نخلِ تمنا سبز ہو پائے مراد جس طرح نظر اس کو نظر آئے مراد</p>	<p>بابا شرف الدین کے در پر جو کوئی لائے مراد قوم و ملت سے غرض کیا صد دل درکار</p>

اٹھ کے ہم سرکار کے اب جانیں کس طرح کوئی جاتا ہی نہیں خالی قسم اللہ کی وہ گل امید پھر کیوں نہ مالا مال ہو پل میں ہوں سیراب حاضرِ قدر ہوں کلام جو چڑھائے پھول اسکا گلشن مقصد کھلے	ہے یہ تجا مراد اور بھی جائے مراد جتنے آتے ہیں درِ دولت پشید مراد گلشنِ عالم میں جگونگ دکھلا مراد شربت لیکم انھیں پھر کیوں پلو مراد کدو دامن میں گلزارِ مولا مراد
پہلے غسلِ پاک کی خدمت کا حاصل فخر ہے کس طرح الیس نیازی کی نہ برائے مراد	
<b>ٹھہری</b>	
خالق کے دلدار محمد عالم کے سردار محمد	امت کے سالار محمد جنت کے مختار محمد

	کھتاہوں ہر بار محمد محمد محمد محمد محمد	
ہائے اہل اب سر پہ کھڑی ہے لیکن یہ امتیہ بڑی ہے		رین اندھیری سخت کھڑی ہے آکے بھنور میں ناواڑی ہے
	کردینگے اب پار محمد محمد محمد محمد محمد	
بگڑی مری اب جلد بنادو منفلس کو خیرات دلا دو		پنجہ غم سے مجھ کو چھڑادو دریاد ستِ کرم سے بہادو
	کیسا تیں ہے نادار محمد محمد محمد محمد محمد	
نعتِ محمد کام ہے میرا		ساعز و حدتِ جامِ میرا

الہین نیازی نام ہے میرا

وردیو صبح و شام ہے میرا

اس کے ہیں سرکار محمد

محمد محمد محمد محمد

ردیف (د)

قطع

میں کو ہے اگر کل و کلا رہے گھنٹہ  
 ہے عاشقوں کو کوئی دلدار پہ گھنٹہ  
 الہین نیازی اور محمد محمد محمد

## رذیت (ف)

اس سے بڑھکر کونسی دولت لذیذ

ہے مجھے محبوب کی الفت لذیذ	لذتوں میں سے یہی لذت لذیذ
جس کا عاشق ہے خداوندِ کریم۔	آپ کی پھر کیوں نہ صورت لذیذ
میں ہوں طالبِ دولتِ دیدار کا	اس سے بڑھکر کونسی دولت لذیذ
لذتِ دیدار کافی ہے مجھے	زہدوں کے حق میں جو جنت لذیذ
جلوہ جاناں سے پیشِ نظر	اس سے بڑھکر کونسی نعمت لذیذ
راحتِ جاں زیب پھلو ہو دمام	راحتوں میں سے بھی راحت لذیذ

جلد ہو ایسی نیازگی کی طلب

ایسی دوری سے تو ہے قربت لذیذ

نامہ بر شاہ کے دربار میں پھونچا کاغذ



<p>نامہ بر شاہ کے دربار میں پھونچا کاغذ          ہو جو مدحِ رخِ احمد کی صفت کے قابل          جب لکھوں خط تو غرض کچھ بھی مقاصد سے          آپ کے دستِ منور کی جو لکھوں تعریف          ہے رقمِ نامہ اعمال میں نعتِ محبوب          صفحہٴ دل پہ نہ کیوں غم کی کھانی لکھوں</p>	<p>دستخط ہو تو وہاں سے میرا لانا کاغذ          خنوا مجھ سے تو اس طرح مٹھیا کاغذ          خود بخود اُڑ کے چلے جانبِ بطحی کاغذ          تو درختاں میں مثالِ یدِ میضا کاغذ          نہ اُڑا لے کوئی محشر میں ہمارا کاغذ          مل گیا خوبیِ تقدیر سے اچھا کاغذ</p>
<p>لبِ محبوب کی توصیف اگر ہو تحریر          کیونہ لیسینِ نیازِ می کا ہو گویا کاغذ</p>	
<p>روایت (۱)</p>	
<p>مسکن ہے ترا کلیرِ مخدوم علی صابر</p>	

<p>دکھیا ہوں کٹے کیونکر مخدوم علی صابر          کرپا کی نظر کرنا دامن کو مرے بھرنا          ہوش آئے ہیں جس سینہ شیدا ہوں اسے          کیا آج سے کل ہی ہوں گردش میں ازل سے          ہے تو تو مرے دلیں کھو کو تو ظاہر میں          شکوہ ہے مجھ پر بشکد پوچھا ہی نہیں تک</p>		<p>فرماؤ دیا مجھ پر مخدوم علی صابر          آتی ہوں تزدرد پر مخدوم علی صابر          ہوا ب تو کرم مجھ پر مخدوم علی صابر          جاتا ہی نہیں چکر مخدوم علی صابر          مسکن ہے ترا کلیہ مخدوم علی صابر          سکر مر ہو کر مخدوم علی صابر</p>
	<p>لیسین نیازی ہوں جاں سے گواہی لگا          دیکھو کبھی بلو اگر مخدوم علی صابر</p>	
	<p>کھیں ظاہر ہو تم سے عشق زلیخا ہو کر</p>	
<p>غیر کو دیکھے جو مشتاق تمہارا ہو کر</p>		<p>یا ابھی وہ اٹھے حشر میں اندھا ہو کر</p>

<p>ملک الموت بھی ملتے ہیں شیدہ ہو کر  تم بھی تو آئے تھے مشتاق تماشا ہو کر  کھین ظاہر ہو موم محبت زلیخا ہو کر</p>		<p>ترے کچھنے کی کوئی جہدِ دمِ آخر بھی  تم پہ آنحضرتِ موسیٰ کھو کیسی گذری  تم کھیں صورتِ یوسف میں جو جلوہ نما</p>
	<p>کس سے ہم پوچھیں کہ کیا گذری عدمِ اولیٰ پر  کوئی لیسینِ نیازِ جی نہیں آیا ہو کر۔</p>	
	رباعی	
	<p>یکجُو سُدِّ رحمت کی نظر  یا معین الدین چشتیٰ لوجبر</p>	<p>تا کجا پھرتا رہوں یوں دبدر  بہرِ غماں دیکھو میری مراد</p>
	ٹھمری	
	<p>ہاں ہاں محمدؐ تم پہ خدا کا ہے پیار</p>	

		گئے جو عرشِ معظم پہ سرورِ عالم		صدایِ اچھا پکواتی تھی غیب سے ہر دم	
		ہاں ہاں محمد تم یہ خدا کا ہے پیار			
		جب تم روپِ سیاں میں آئے		جلوہ اپنا سب کج دکھائے	
		ہاں ہاں محمد تم یہ خدا کا ہے پیار			
		جلمگ جلمگ ہو گیا عالم		آئے جب سرورِ دو عالم	
		ہاں ہاں محمد تم یہ خدا کا ہے پیار			
		دین و دنیا تم پہ نثار		تم دو جگ کے ہو سوار	
		ہاں ہاں محمد تم یہ خدا کا ہے پیار			
		یسین نیاز جی کو منت پالا		ادانکر ہو کیا ترا حق تعالیٰ	
		ہاں ہاں محمد تم یہ خدا کا ہے پیار			

## سربکاری

ہے نور سے اللہ کے عالم پر نور	دنیا میں ہوا سرورِ عالم کا ظہور
قرآن میں خالق ہے ثنا خواں الکا	یسین نیازی سے ہو کیا نوبتِ حضور

## ردیف (ٹ)

دامنِ سرکار کو ہرگز نہ چھوڑ

طالبِ حق ہو جہاں سے منہ کو توڑ	دل سے غافلِ الفتِ دنیا کو چھوڑ
دردِ سر کا تو اگر چاہے علاج	چلِ درِ دلیر پر اپنے سر کو چھوڑ
ترک کر دے دخترِ رز کا خیال	گردنِ مینا کو ہاتھوں سے مڑوڑ
ہو گا ان سے ایک دن دہو کا ضرور	اہلِ عالم سے کبھی رشتہ نہ جوڑ
جا کے ٹھہرے منزلِ مقصود پر	ابلقِ ایام کی یوں باگ موڑ
نوح کا طوفاں بپا ہو خلق میں	وقتِ گریہ دوں اگر دامنِ پنجوڑ

لاکھ ہو سیرِ نیازی انقلاب  
دامنِ سسکار کو ہرگز نہ چھوڑ

## رویت

ہو میرے دردِ جگر کی دوا غریب نواز

ہماری کشتی کے ہیں ناخدا غریب نواز

زمانہ برسرِ جنگ است یا غریب نواز

بس اپنے عشق میں کرو فنا غریب نواز

ہو میرے دردِ جگر کی دوا غریب نواز

خدا رسول کے ہیں آشنا غریب نواز

مدد کا وقت ہے تشریفِ لا جلدی

نہیں ہر شوق مجھے عمرِ جاودانی کا

پلا دو ثنبتِ دیدار اپنے حیدر

غریب ایس نیازی کی بھی خبر لی

کہ نام آپ نے جب رکھ لیا غریب نواز

کچھ سمجھ ہی میں نہ آیا اُس کا راز

ملگیا آفتابِ نیازِ بے نیاز

کافرانِ عشق کی ہے یہ منہ ساز

ہو نہ جب تک اقصائِ عشقِ محباز

کچھ سمجھ ہی میں نہ آیا اُس کا راز

ہے پسینہ تیرا عطیرِ شاہناز

اے غمِ دلِ عمر ہو تیری دراز

کیوں نہ پھر سیتِ نیاز جی کو ہونا ز -

سر جھکا دیتے ہیں پائے پار پر

کیا ملے اسکو حقیقی کامزا -

کیا بشر عاجز فرشتے ہیں یہاں

کیا مکھوں میں وہ گلِ خوبی ہو تو

زندگی سب گھٹ گئی تیرے سبب

دامنِ مقصود کو بھروسہ دیکھئے

السین نیاز جی سرفراز

ردیف سر

مجھے فیضِ نیاز جی کے ہے اشعارِ سوانح

<p>تو مرے دل میں بھی ہر کوچہ دلدار انس  چھوڑ کر ہو گئی مدتِ بیتِ عیارِ انس  ہو مجھے صورتِ منظور کیوں دارِ انس  موت کی ہر بھیتِ علا جو رکھے مارِ انس</p>		<p>ہے اگر بلبلِ نالال تجھ کو گلزارِ انس  اب نہیں کوئی بھی مشوقِ ستمگارِ انس  ہے مرے پیشِ نظر قامتِ دلدارِ ملام  زلفِ بیجاں کی محبتِ تنہا ہی کاسب</p>
	<p>پھلے دشنام جو دیتے تھے وہ بیکھڑ تیرا  مجھے... سیتن نیاز جی کے ہے اشعارِ انس</p>	
	<p><b>روایتِ شمس</b></p>	
	<p>اے دل ہے کس لیے تجھے تلوار کی تلاش</p>	
<p>ہے رحمتِ خدا کو گنہ گار کی تلاش  میتاق کے ہر روز سے دلدار کی تلاش</p>		<p>زاہد کو ہے جو خلد کے گلزار کی تلاش  پھرتا ہوں نذر دینے کو میں نقدِ دل</p>



<p>ماہِ صیام دیکھ کے ابرو یار دیکھ کیوں میرا تھا آدگے تم کوئے عشق میں</p>	<p>ایدل ہے کس لیے تجھ تو اُر کی تلاش اُدھر خضر ہے مجھے رہِ دشوار کی تلاش</p>
<p>دعوتِ خدا نے دی تھی جسے لامکانیں یسین نیازی ہے مجھے اُس یار کی تلاش</p>	
<p><b>رَوِیَتْ (حصہ ۱)</b></p>	
<p>جوہری کے ہوں سب گہر ناقص</p>	
<p>ہو گئے غم سے دل جگر ناقص قطرہ اشک بکھر دم میں - یاد ابتک نہیں ہوئی شاید کیوں نکلتا وہ عشق میں کامل</p>	<p>روتے روتے ہوئی نظر ناقص جوہری کے ہوں سب گہر ناقص مرے نالوں میں ہے اثر ناقص ہوتا انسان یہ اگر ناقص</p>

<p>ہیں ہمیر پیر۔ پسر ناقص کب ہو پانی میں نیلو فر ناقص</p>		<p>قصہ رنج دیکھ لو پڑھ کر وقت گریہ ہے مردک روشن</p>
	<p>ہے یہ یسین نیازی راز خدا دیکھنے کو تو ہے بشر ناقص</p>	
	<p><b>رکیت (رض)</b></p>	
	<p>ہے نہ دنیا سے نہ عجبی سے غرض</p>	
<p>رہتی ہے خادم کو آقا سے غرض ہے نہ سونگے نہ چنپا سے غرض اندلوں ہے سیر دیا سے غرض کیوں رکھوں عرشِ معلیٰ سے غرض</p>		<p>ہے مجھ کو وقت مولا سے غرض ہوں لبِ بیئی احمد نیشار اے طینو قلبِ سوزاں کو مرے ہے مری نظروں میں دیوانِ رسولؐ</p>

ہے فقط مجنوں کو لیلیٰ سے غرض

کام ہے دل کو مرے دلدار سے

ہے مجھے برقِ تجلی سے غرض

صورتِ موسیٰ میں دیکھو حسنِ یار

آپ کے لیسین نیازی کو دمام

ہے نہ دنیا سے نہ عقبیٰ سے غرض

## رذیفہ (ط)

جس کا ہوا ملا غلط انشا غلط

اسکی ہے بنیاد سترتا پا غلط

عالم فانی کا ہے جھگڑا ہے غلط

روزِ روشن اور شبِ یلدا غلط

عارض و زلفِ سیہ کے سامنے

بات وہ کہتے نہیں عجب غلط

ملکیا جگمگوزِ بحرِ ادب

ہو نہیں سکتا ہے یہ لکھا غلط

جو ہے پیشِ آنی میں پسِ ضرور

<p>چال وہ چلتا نہیں چلا غلط جس کا ہوا ملا غلط انشا غلط</p>		<p>ہو گیا سانچے گردِ پر جو نثار کیا قدم رکھے وہ بحرِ شعریں</p>
	<p>قول ہے کیسے نیازیؒ کا درست وہ کبھی کھتا نہیں اصلا غلط</p>	
	<p><b>روایت (ط)</b></p>	
	<p>ہے شفیق جزا مرا حافظ</p>	
<p>کیوں نہ ہو اس کا پھر خراب حافظ جس نے دیکھا وہ ہو گیا حافظ ساتھ رہتا ہے جب مرا حافظ سورہ شمس کو سنا حافظ</p>		<p>ہو گئے جس کے مصطفیٰ حافظ مصحفِ رخِ رسولِ اکرم کا خوفِ اعدا ہو کس طرح جھڑک روشنی ہے نبیؐ کی پیش نظر</p>

سُورہ وَّلَّیْلَ کَا سُنَا حَافِظ ہے شَفِیعِ جِزَا مِرَا حَافِظ کیوں نہو اُن کا کَبِیرِ حَافِظ دوسرا میں ہوں دوسرا حَافِظ	مجھ کو سودا ہے زلفِ اَحْمَد کا حشر اور نشر کا ہو خوف کے ہوں رسولِ خدا کی امت میں یہ تو ممکن نہیں تمہارے سوا
فکرِ لیسین نیازی کو ہو کیوں اُس کا ہر دم جب خدا حَافِظ	
رَوِیْتُ (ع)	
منزلِ الفت میں ہم نے جب قدم رکھا شروع	
رات آتی ہے تو ہوتا ہے چھوڑنا شروع یاس اور امید میں ہوں گنا جھگڑنا شروع	الفت گیسو نے سیریں کر دیا سونا شروع اُگیا جو وقتِ وصلِ یار کا دل میں خیال

<p>جبے محبوب پر ہوگا مرا جانا شروع جانیگے دربارِ مولا میں تین تہا شروع منزلِ الفت میں ہم قیدم رکھا شروع وقتِ گریہ دیدہ ترسی ہوا کہ دیا شروع</p>		<p>حسروا رال بھی اُس نہ ہو گزشتہ کھنا ہر قسم حق کی جدا ہو جائیگی ہم خودی بہرِ استقبالِ آفت و رنج و آلم رکنِ والا بحرِ عالم میں نہیں میری طرح</p>
	<p>سا مناجبِ عشق نے لیسین نیازی کا کیا آگیا اُس کی زباں پر نامِ خواجہ کا شروع</p>	
	<p><b>روایتِ غ</b></p>	
	<p>بنا قلب پر عشقِ مولا چراغ</p>	
<p>ملا مجھ کو قسمت سے اچھا چراغ بنا قلب پر عشقِ مولا چسراغ</p>		<p>ہے سینے میں داغِ تمنا چراغ بھت دن جو جلتے رہے ہم بھریں</p>

<p>جلاؤنگا مندر میں گھی کا چراغ اندھیری لحد میں بے گکا چراغ ترے حُسن پر یوں شیدا چراغ کہ لالہ کا روشن ہو ہر جہاں چراغ</p>		<p>اگر رات کو آئے گھر وہ صہنم فراقِ نبیؐ کا جودل پر ہے داغ ہے پروانہ جیسے فدا شمع پر ہے جھگل میں کیا عرسِ محبوں کا آج</p>
	<p>ہے بسینِ نیازی اندھیہاں کہ ہمہ راہ ہو زارِ عقبِ سی چراغ</p>	
	<p><b>رَدِیْف</b></p>	
	<p>میری نظر ہے کوچہٗ دلدار کی طرف</p>	
<p>میری نظر ہو کوچہٗ دلدار کی طرف دیکھنا نہ حیف طالبِ دیدار کی طرف</p>		<p>کیونکر میں جاؤں خلد کے گلزار کی طرف تھی کب سے آنکھ جلوہٗ رخسار کی طرف</p>

بخشنش ہو روزِ حشر ملکِ جہنم قدم

اس راہ میں ہر گز بھی کس طرح نہ نما

عیسیٰ بھی جا کے چرخِ چہام پہ گئے

دعویٰ اگر کرے وہ انا حق ہے فائدہ

کیا فائدہ ہے شیخ و برہمن کی یاد

منقل میں کس طرح نہ شہادت نصیب ہو

جب فیصلہ ہو روزِ قیامت میں خلق کا

دیکھیں وہ اک نظر جو گنہ گار کی طرف

میں چل رہا ہو واقفِ اسرار کی طرف

اُسے نہ بھول کر ترے بیمار کی طرف

منصورِ وصفِ ہی نہ ہو دار کی طرف

دونوں ہیں وقفِ سچے زنا کی طرف

سہرے جھک رہا ابروئے خمدار کی طرف

جائینگے ہم بھی اٹھ کے دربار کی طرف

بسین نیازی آپ کا حافظہ ہے کروگا

گھر سے چلے ہیں نزلِ دشوار کی طرف

رَدِیْف (ق)



## ہے میرے سر پہ آسمانِ فراق

کیا سناؤں میں داستانِ فراق	لاؤں کس طرح سے زبانِ فراق
ہونگے غمگین وہ پڑھ کے خطِ قاصد	کہ قسم آئیں ہے بیانِ فراق
طاہرِ دل اسیر ہے جس میں	میرا قالب ہے آشیانِ فراق
صد کب تک سہا کرے کوئی	ہے مے سر پہ آسمانِ فراق
زہے تقدیر گر قبول افتد	نذر لایا ہوں ارمغانِ فراق
داغِ دل پر ہیں اشرفی کی طرح	خوب ہے گنجِ شاکانِ فراق

نیکے لیسین نیاز می اب کیونکر

پڑ گیا ہے وہ درمیانِ فراق

## رہیت

ریخ و راحت ہے زندگی تک

<p>لیجائے کون اس گلی تک آتی نہیں بھول کر خوشی تک ریخ و راحت سچے زندگی تک قربان ہیں حورا و رپی تک</p>	<p>پھونچوں کیونکر مرے بنی تک دل میرے عجیب غمکدہ ہے کیا بعدِ فنا ہو کس کو معلوم انسان ہی نہیں نثارِ تمیر</p>
<p style="text-align: center;">﴿ قَطْع ﴾</p>	
<p>تشریف نہ لا کیوں ابھی تک ذوبت آئے کشاکشی تک</p>	<p>تنہا ہوں لوح میں یکاچھڈ جب لطف ہے تم سے اکبریں</p>
<p style="text-align: center;">لیسین نیازی قدرِ نعمت انسان کی ہر سلامتی تک</p>	
<p style="text-align: center;">مرنے سے جینے کی نہ نکلی کوئی صورتِ ابتک</p>	

نہیں نکلی مرے دل ہو کوئی حسرت تہک  
 واہ کیا خانہ تار یک میں نہاں ہے چراغ  
 بخدا آپ ہی اب اسکو نبھائیں آکر  
 جھکو حیرت ہو کہ دربارِ شہِ والا میں  
 وائے قسمت نہ ملا کوئی مخط کا جواب  
 آنے دیتا نہیں سرکارِ در پر افسوس

تنے بے پردہ دکھائی نہیں صورتِ انتک  
 دلیں روشن ہو مردِ غِ محبتِ انتک  
 بے کسی تو مری کی ہو رفقتِ انتک  
 نہ ملی کسلیے آئین کی اجازتِ انتک  
 مرنے جینے کی نہ نکلی کوئی صورتِ انتک  
 فلکِ پیر کو ہو مجھ سے عداوتِ انتک

آپ سے کچھ نہیں قسمتِ گلہ ہے سارا  
 پوچھی بسینِ نیازِ زی کی نہ حالتِ انتک

روایت (۱)

حشر کے دن کام آئے یا رسول

آرزو میری برآئے یارِ رسول	اگر قدمِ قیمت دکھائے یارِ رسول
میری آنکھوں میں سمائے یارِ رسول	آپ کے روضے کا نقشہ گھڑی
تارِ دوزخ کیوں جلائے یارِ رسول	آپ کا کلمہ جو پڑھتے ہیں مدام
کون پھر ساغرِ پلائے یارِ رسول	تم نہ دو تو شربتِ دیدار کا
جب ملکِ مرقد میں آئے یارِ رسول	آپ بھی تشریف لانا اُس گھڑی
نعتِ جو حسین بنیازی نے لکھی	
حشر کے دن کام آئے یارِ رسول	
ردیف (م)	
جائیں کیوں دوزخ میں جہنم کے کھلاتے ہیں ہم	
نذرِ سرِ دیکر تفرانِ عام میں پاتے ہیں ہم	سر کے بل سرکار کے دربار میں جاتے ہیں ہم

<p>دُشتِ وحشت میں ہمیشہ ٹھوکریں کھاتی تے نقدِ دل کر بھی لبر کو نہیں پاتے ہم دُشِ گس کی طرح ہر سو بچھتے جاہیں ہم صوَرِ نقشِ قدم ہر سو مٹتے جاہیں ہم منہ سو کھکتے نہیں مریج مزا پاتے ہم</p>	<p>عشق و الفت کا سبق محبوبوں پر کھواتے ہم کیسے پیچِ شِرخِ نختِ جھکوں ہوتا، نصیب آپکے تشریف لاکا ہوا ایسا انتظار تثوق ایسا بڑ گیا پابو سہی محبوب کا لب چمٹ جاتے ہیں کھو ہر محلِ جھگڑی</p>
<p>اس لیے یسین نیازی ہم کو ہے محشر میں ناز جاں کیوں دوزخ میں جب حضرت کے کھلاتے ہم</p>	
<p>آئینکے کون سے شمار میں ہم</p>	
<p>آج چھوٹے ہیں کو سے یا میں ہم سر کو پھوڑینگے کو ہمار میں ہم</p>	<p>ٹھرے فردوس کی بہار میں ہم لبِ شیریں کے غم میں افزا د</p>

<p>ہم سے گنتی نہ لے بروزِ شمار کیا کرینگے فراقِ یار میں ہم کیوں نہ دامن کو چاک چاک کریں انہیں اپنے اختیار میں ہم</p>	<p>ہم سے گنتی نہ لے بروزِ شمار گر خدا سے عطا بھی ہو جنت کیوں نہ دامن کو چاک چاک کریں انہیں اپنے اختیار میں ہم</p>
<p>جانِ لیسٹیں نیاز پر ہے نثار صاف کھدینگے یوں ہزار میں ہم</p>	<p>جانِ لیسٹیں نیاز پر ہے نثار صاف کھدینگے یوں ہزار میں ہم</p>
<p>رورو کے حالِ زار کسے اب سنا میں ہم</p>	<p>رورو کے حالِ زار کسے اب سنا میں ہم</p>
<p>کس طرح سیرِ رمیِ دل کو مٹائیں ہم اک کے آستانِ ترے درجائیں ہم رورو کے حالِ زار کسے اب سنا میں ہم کب تک تمہارے ہجر میں آنسو بھائیں ہم</p>	<p>کتنک یو نہیں فراق کے مدِ اٹھائیں ہم گذری تمام عمرِ تر در پہ یا نبیؐ۔ آتا نہیں نظر کوئی دل سوز آشنا بہر خدا دکھا دو جمالِ اپنا یا رسولؐ</p>

یہ سب بیاری کے ہیے ہی دلیں آرزو

بستر درِ رسولؐ پہ چل کر لگائیں ہسم

کس کو بہرید میں بلاؤں المدد المدد غوث اعظم

حال دل کس کو اپنا ساؤل المدد المدد غوث اعظم

راز پوشیدہ کیونکر بتاؤں المدد المدد غوث اعظم

پنجن پاک کی سچائی دامِ غم سے ملے اب رہائی ۔

کس کو بہرید میں بلاؤں المدد المدد غوث اعظم

لوگ ہر سال بغداد جائیں اپنی دل کی مراد کو پائیں

میں ترستا رہوں اور نہ آؤں المدد المدد غوث اعظم

کیا بیاں ہو مری آہ و زاری خون آنکھوں سے ہے اتوجہ

ہائے کب تک میں دریا بھاؤں المد المد وغوث اعظم

جب لحد میں یہ پوچھیں فرشتے کون تیرا پیڑ کھدے  
نام سیرِ نیازی تباؤں المد المد وغوث اعظم

ٹھمرنی سارنگ

بخریا تجھ سے لاگی میں تو ہوی بدنام

ایسی خطا کیا مجھ سے ہوئی ہے دیتے ہو جو دشنام -

بخریا تجھ سے لاگی میں تو ہوی بدنام

یاں کی رہی ناواں کی ہی ہیں جگ سے چلی نا کام

بخریا تجھ سے لاگی میں تو ہوی بدنام

کیا کھوں میں سیرِ نیازی من کو نہیں آرام



ٹھمری

بھول جانا نہ کھیں حشر میں یا شاہِ اُمم

تم دو جہاں کے ہو والی و سیدنا کوئی نہ گیا در سے خالی و سیدنا

اشعار

عرضِ لیسینِ نیازِ مژگی کی ہے تم سے ہر دم

بھول جانا نہ کھیں حشر میں یا شاہِ اُمم

دل کو ہے مہر قیامت سے بہت حزن و الم

اُس کے سر پر رہے سرکار کا بس سوتِ کرم

ہو سبز تمنا کی ڈالی و سیدنا

ردیف (ن)

ہنگامہ اب وہ کوچہ قاتل میں کچھ نہیں

اس عیب کے سوا سہِ کامل میں کچھ نہیں

یسی اسے کھد و اب تری محل میں کچھ نہیں

دل میرا صاف ہے کہ مرد لیس کچھ نہیں

قرآن ہر زبان پہ مگر دلیں کچھ نہیں

ہے داغِ ہجر اور مرے دلیں کچھ نہیں

مجنوں کے سر سے ہو گیا سودا زلف دور

رکھتے ہو مجھ سے آئینہ دل میں تم غبار

اس واسطے اثر نہیں واعظ کی باتیں

سینِ نیازؔی آپ کے دم تھی دھوم دھام

ہنگامہ اب وہ کوچہ قاتل میں کچھ نہیں

ٹھمری

بنی کا ہے دربار دربارِ جلیاں

لقب مجھ کو سیدِ نیازؔی کا بخشا

ادانکر کس منہ سے ہو کیریا کا

بنی کا ہے دربار دربارِ جلیاں

نہ پوچھو کہ اب حال کیا ہے ہمارا	ہوا خجر عشق سے دل دوپارا
نبیؐ کا ہے دربار دربار جیلاں	
جگہ شہرِ نباد میں مجھ کو دینا	بروزِ خزا اپنے دامن میں لینا
نبیؐ کا ہے دربار دربار جیلاں	
بختِ حال ابتر ہے بیمارِ غم کا	کہ پیشِ خیمہ ہر راہِ عدم کا
نبیؐ کا ہے دربار دربار جیلاں	
میں قرباںِ درخ سے پردہ اٹھا دو	کبھی اپنا یا غوثِ جلوہ دکھا دو
نبیؐ کا ہے دربار دربار جیلاں	
محبت میں مجنوں کیسی سیوا دے	کرے کیوں نہ پھر شوق کی دہلوا دے
نبیؐ کا ہے دربار دربار جیلاں	

## مرثوں کا ایک افسانہ ہوں میں

شمعِ رخ ہے اور پروانہ ہوں میں

بس اُسی ساغر کا مستانہ ہوں میں

سب سمجھتے ہیں کہ دیوانہ ہوں میں

بھول مت جانے کہ دیوانہ ہوں میں

مرثوں کا ایک افسانہ ہوں میں

تو بہمن کو صنم خانہ ہوں میں

گیسوئے شگوں کا دیوانہ ہوں میں

جو پلائی تھی ازل میں ساقیا

خوب اپنے کام میں شیا رہوں

کھول کر گیسو نہ آؤ حشر میں

روزِ محشر تک رہو نگا یادگار

شیخ کے حصے میں کعبہ ہوں اگر

پیرِ لیسین نیازی ہوں فدا

فی الحقیقت غافل و داندہ ہوں میں

قطع

ہے لقب آپ کا طہ لیسین

نعتِ حضرت کی لکھی کیا لیسین

<p>شوق دیدارِ نبی ہے جس کو</p>	<p>وہ ہر کھے وہ ہر شہ لیسین</p>
<p>میں خودی کہو کے خدا ہی ملا چاہتا ہوں</p>	
<p>ہند سے راہِ یمن کی لیا چاہتا ہوں جب یدِ گامِ سفر کوئی پا جاتا ہوں ز رو دینار کی خواہش ہی نہیں سمجھو مرے دلیں یہ تمنا ہو بعدِ غز و نیا فیض اسی کے بھی جن و بشر پاتے ہیں تشنگی دور نہ ہو دیکھو کوئی آبِ حیات</p>	<p>دلِ محمد یہ میری قربان کیا چاہتا ہوں اپنی محرومی کا حال اسکو سنا چاہتا ہوں اپنا خچہ ہفت قبلہ نما چاہتا ہوں حضرتِ فخر کی خدمت میں با چاہتا ہوں اپنی کارِ سوسن لطف و عطا چاہتا ہوں نفسِ شربت دیدارِ پیا چاہتا ہوں</p>
<p>ہیں لیسین نیازی کی ہوں کے سوا</p>	<p>میں خودی کہو کے خدا ہی ملا چاہتا ہوں</p>

ہے خاک کا پتلا حیرت میں تپلی وہ بنائی نین میں

تصویر محمد صلی علی کیا خوب سمائی نین میں ۔

محبوب خدا کے جلوے سے ہر ساری خدائی نین میں

کثرت سے ملا وحدت کا پتہ آئینہ دلیں آئی جلا

سرے کی طرح جب خاک ترقد ہو کنی لگائی نین میں

ہم ان کے جمال انور سے گھر بیٹھے شرف ہو ہی گئے

دیدار کے بھوکے لیکے پھرے کشکول گدا کی نین میں

ایسی کوئی نعمت ہی نہیں اس لعبت کی قیمت ہی نہیں

ہے خاک کا پتلا حیرت میں تپلی وہ بنائی نین میں ۔

جب دیدہ دلیں آئے اتر پھر جانے سکے وہ چھوڑ کے گھر

جب وصل ہوا تو پھر نہوی تا حشر جدا کی نین میں ۔

جب آیا خیالِ زلفِ نبیؐ بچپنی ہوئی دل کو ایسی

تڑپا کیے بسترِ شب بھر پھر نیند نہ آئی نینن میں

چسپینِ نیازیؐ می پھونچی خبر اُس غیرتِ گل کے آئینکی

قدرت کے چمن سے چادرِ زرخس لاکے پھاپائی نینن میں

فخرِ قبیلہ کا ہے مکانِ دل میں

کون لیتا ہے چٹکیاں دل میں

ہے غمِ ہجرِ میہماں دل میں

فخرِ قبیلہ کا ہے مکانِ دل میں

ہے زمین اور آسمانِ دل میں

جب ہو موجود جانِ جانِ دل میں

ضبط کا بھی نہیں نشانِ دل میں

لاکے تشریف کیجئے رخصت

کیوں نہو افتخارِ پھر تجھ کو

کسطح جاؤں اسے اب باہر

کعبہ و دیر سے ہے کیا مطلب

کیا بنایا ہے آشیانِ دل میں		طائرِ دل نے انکی الفت میں۔
	دیکھو لیس نیازی کی حالت دل کا ملتا نہیں نشاں دل میں	
	وہ ہر دم مجھے دیکے دم دیکھتے ہیں	
جمالِ خدا روزِ ہم دیکھتے ہیں کہ غیروں کا نقشِ قدم دیکھتے ہیں رقیبوں پر لطف و کرم دیکھتے ہیں ہمیشہ غم و رنج ہم دیکھتے ہیں نکلتا ہے کسطح دم دیکھتے ہیں نہ ایفا قول و قسم دیکھتے ہیں		نصوَر میں روئے صنم دیکھتے ہیں نہ کیوں بدگمانی ہو کوچ میں تیرے کس امید پر آئیں محفل میں تیری سلامت ہیں جبکو حاصل خوشی ہے ٹھکر کر دم نزعِ بالیں یہ میری بتوں پر ہم ایمان کسطح لائیں



سمجھتا ہوں میں خوب یسین نیازی

وہ ہر دم مجھے دیکے دم دیکھتے ہیں

ناحق گھر اپنا چھوڑ کے کعبے کو جائے کون؟

سر پر خدائی بھر کی ندامت اٹھا کون

محشر میں دیکھیں ہم سے گردن جھکا کون

ناحق گھر اپنا چھوڑ کے کعبے کو جائے کون

اب بیکسوں کی لاشیں آنسو بھگا کون

کوچے سوج فخر کے ہلکواٹھا کون

دل ان بتوں سے بیٹھ بٹھائے لگاؤ کون

تم قتل کر کے بھی نہ پشیمان ہوئے مگر

وہ خود مکانِ دل میں ہمارا مکین ہے

غربت میں آ کے لی ملک الموت نے خبر

بیٹھے ہیں جم کے نقشِ قدم کی طرح ہم

یسین نیازی ترک کرو ان سے دوستی

ناحق کسی کو جان کا دشمن بنائے کون۔

## خیرات کا مین بھی ہوں ختار معین الدینؒ

دکھلاؤ کبھی انپا دربار معسین الدینؒ

خیرات کا مین بھی ہوں ختار معین الدینؒ

میتاق سوہیا پنہ ختار معین الدینؒ

اچھے نہ تمھارے ہوں بیمار معین الدینؒ

سینے میں ہر دل مضطرب بار معین الدینؒ

ہے گرم سخاوت کا دربار معین الدینؒ

ہر نیکی بدی اپنی سرکار کے قبضے میں

گر چہ چہاں سے علیٰ بھی اتر آئیں

لینے نیازی کو جلوہ تو دکھا دینا

اب قسمتِ خفہ ہو بیدار معسین الدینؒ

کھلی میری مرادوں کی کلی دربار خواجہؒ میں

شقی جائے تو بن جائے ولی دربار خواجہؒ میں

برمی قسمت بھی ہوتی ہے بھلی دربار خواجہؒ میں

ہو اکٹف کچھ ایسی چلی دربارِ خواجہ میں

کھلی میری مرادوں کی کھلی دربارِ خواجہ میں

گداے بے نوا جو صدقِ دل سے ہو گیا حاضر

دو عالم کی اُسے دولت ملی دربارِ خواجہ میں

جمالِ خستِ سب کو نظر آتا ہے بے پردہ

ہے چسپاں ہر طرفِ نادِ علی دربارِ خواجہ میں

دکن سے گر طلب فرمائینگے یلینِ نیاز زہی کو

تو ہو آئینہ دل منجھلی دربارِ خواجہ میں

کبھی جاتی ہوئی قسمت کو جگاتے بھی نہیں

بھوکروہ مجھ در پردہ بلاتے بھی نہیں

اپنا دیدار کسی طرح دکھاتے بھی نہیں

<p>انکو صدمہ ہو گوارا نہیں بھیکھی ہم کو  کسلے باغ میں ہر وہ گلِ خوبیِ راض  سرفروشی کا تو اغیار کو دعویٰ تھا بخت  یوں جگانے سے شبِ ہجر کھو کیا حاصل  نفرت اس درجہ مخط سہی کہ کولِ قافلہ</p>		<p>کہ فسانہ دلِ محزون کا سنا تے بھی نہیں  ہم تو بلبلِ کیطرح شور مچاتے بھی نہیں  امتحان میں سے قتل کوئی آتے بھی نہیں  کبھی جیتی ہوئی قسمت کو جگاتے بھی نہیں  خود بھی پڑتے نہیں اور کسے پڑتا بھی نہیں</p>
	<p>اپنی محفل میں اسے جب سے بلانا چھوڑا  کوئی بسین نیازی کو بلاتے بھی نہیں</p>	
	<p>خدا کے دو جہاں ہر میں نہیں ہوں</p>	
<p>وہ زیبِ لامکاں ہر میں نہیں ہوں  وہی جانِ جہان میں نہیں ہوں</p>		<p>نشانِ بے نشاں ہر میں نہیں ہوں  جہانِ کھو دہان میں نہیں ہوں</p>

<p>کسی کی یہ زبان سے نہیں ہوں ترا جلوہ نہاں سے نہیں ہوں</p>		<p>لنگتا ہر سخن جو بے خودی میں جگر میں دل میں سینے میں نظریں</p>
	<p>حقیقت کیا کہوں بیسِ نیازی فقط وہم و گماں ہے میں نہیں ہوں</p>	
	<p>ذرا اُن کو پوچھو یہ کیا مانگتے ہیں</p>	
<p>فقط گوہرِ مدعا مانگتے ہیں ۔ وہی جامِ ہم ساقیا مانگتے ہیں مسیحا سے کبہ دوا مانگتے ہیں یہاں کون آبِ بقا مانگتے ہیں ذرا اُن کو پوچھو یہ کیا مانگتے ہیں</p>		<p>فقیرِ محبت ہیں کیا مانگتے ہیں مولیٰ ہے کیفِ حقیقت کی جہیں تھارے مریضِ محبت ہر جتنے خضر سے کھو طالبِ موت ہیں ہم صدا کے ارشادِ خواجہ ہوا یوں</p>

<p>تمہارے ہی ناز و امان گئے ہیں  سنخو بھی عقل رسا مان گئے ہیں  ہم ان کے بھی حق میں دعا مانگتے ہیں</p>	<p>سنا ہے خدا سو بھی حورانِ جنت  تری زلف کا وصف لکھنے کی خاطر  ہمیں دیتے ہیں بد دعا جو ہمیشہ</p>
<p>نہیں مانگتے کچھ بھی سیدِ نازی  مگر فخر کا آسرا مانگتے ہیں</p>	
<p>یہاں سر بلندوں کے سر گر پڑے ہیں</p>	
<p>اب اشکوں سے دل او جگر گر پڑے ہیں  کہ برسات میں دونوں گھر گر پڑے ہیں  صدا کوئے قاتل سے یوں آ رہی ہے  یہاں سر بلندوں کے سر گر پڑے ہیں</p>	

ہے اب گرم بازارِ ناقہ دردانی  
 لگا ہوں سے اہل ہنر گر پڑے ہیں  
 مرے باغِ دل میں چلی ایسی آندھی۔  
 کہ سارے شجر کے شجر گر پڑے ہیں  
 مکاںِ نختہ ناحتی بناتے ہیں منعم  
 خبر ہے جو اونچے تھے گھر گر پڑے ہیں  
 ہوا طاقِ کسریٰ فافٹہ رفتہ  
 فریدیوں کے سب بام و در گر پڑے ہیں

سنبھل راہِ الفت میں بسیں نیاز جی

یہاں اچھے اچھے بشر گر پڑے ہیں

وہی اچھے ہیں جو دنیا سے گزر جاتے ہیں

خضر کی عمر کو شرمندہ وہ کر جاتے ہیں

بال گیسو مبارک کے بکھر جاتے ہیں

کھیر و عکسے وفادار کر جاتے ہیں

کبھی چھپ کے تہن آ چدہر جاتے ہیں

پیشوائی کیلئے جان و جگر جاتے ہیں

وہی اچھے ہیں جو دنیا سے گزر جاتے ہیں

جیسے جی غنیمت محمد میں جمع مر جاتے ہیں

جگمگاتی ہوتی ہو دنیا میں پرتلاش است

خضر کے روز نہ بھولنے کے گنہ گاروں کو

خوشبو و خوشبو جو ہم معطر کا پتہ دیتی ہے

جگمگاتی بادِ صبا لاتی ہو طیبہ پیام

زندگی رنج و مصیبت سے الم و غم ہے

پھر بسی دستِ مدینہ کی ہو اکیا سر میں

آج سلیم بنیازی یہ کدھر جاتے ہیں

تیرے گلشنِ مدحِ محبت کا شجر ہی کہ نہیں



<p>بیخبر کو مرے رنج کی خبر ہے کہ نہیں  کہ فقروں پہ غایت کی نظر ہے کہ نہیں  تنگدشن میں محبت کا شجر ہے کہ نہیں  دیکھتے سینے میں ل اور جگر ہے کہ نہیں  بامِ برآج مرا شکرِ قمر ہے کہ نہیں</p>	<p>یا اچھی مری آہوں نہیں اتر ہے کہ نہیں  آزمائیں گے ترے کوچہ میں ہم کر کو سوال  باغباں آئیں گے اس شرط پہ بہرِ گلگشت  ناتوانی میں اٹھے بارِ الم اب کیونکر  پردہ ابر میں شرم سے کیوں ماہِ فلک</p>
<p>کیوں نہ لیلینِ نیازی کا برا حال ہو پھر  تاقیامت شبِ فرقت کی سحر ہے کہ نہیں</p>	
<p>مچھ پر ازل کے دن سو میں ایمان لایا ہوں</p>	
<p>ثنائے مصحفِ رخ لکھ کہیں دیوان لایا ہوں  نہ کیوں ہونا زندرِ شاہ کو قرآن لایا ہوں۔</p>	

غرض ہے حورو و علماں سے نہ جنت کی تمنا ہے

فرشتوں کو ہے جس سے رشک وہ ارمان لایا ہوں

اگر منظور ہو خوش قسمتی سمجھوں گا میں اپنی۔

تمہاری نذر کو خواجہ گدما میں اپنی جان لایا ہوں

خمیدہ دیکھ کر مجھ کو ملک بھی سر جھکاتے ہیں

جو رکھ کر رحمتِ عالم کا میں احسان لایا ہوں

مجھے یسینِ نیاز مئی خوف کیا ہے روزِ محشر کا

حاصلِ پراہل کے دن سے میں ایمان لایا ہوں

تجھے خوب ہم ساقیا جانتے ہیں

اسے زانہ چشک کیا جانتے ہیں

محبت کا ہم بھی مزا جانتے ہیں

تری مگر کو آبِ بقا جانتے ہیں  
وہ اب زہر کو بھی دوا جانتے ہیں  
مگر وہ ابھی تک نیا جانتے ہیں  
جو بد میں بھلوں کو بُرا جانتے ہیں  
بتوں کو بھی ہم تو خدا جانتے ہیں

تجھے خوب ہم ساقیا جانتے ہیں  
ہیں بیزار جینے سے بیمار تیرے  
قدیمی ہوں میں عاشقِ زار اُن کا  
جو اچھے میں بد کو بھی کھتو میں اچھا  
موحد نہیں کوئی دنیا میں ہم سا

وہ پھونکنے منزل پہ لیسِ نیاز مئی  
کہ ہر دم کو جو ہنسا جانتے ہیں

جامعی سرسبز  
سب اعتبارِ سرباز  
سب رنگِ پیکار  
سب دینِ جاوید  
سب کلمتِ جاوید  
سب چلے دینِ جاوید

## ٹھمری

بغداد والے بالما	تھامو موری بیاں
------------------	-----------------

بیکس کا اب کوئی نہیں ہے کس سے کھوں افسانہ  
افسانہ افسانہ افسانہ افسانہ

بیچارن کو چین نہ آوے گذرے تربت رین  
غوثِ پیا تو سنتے نہیں ہیں کرے وہ کب تک بین

بغداد والے بالما
------------------

دونوں جہاں میں اُن کے کرم سے کیوں نہ ہو بڑا پار  
لیس نیازی کے ہیں آقا ولیوں کے سردار

بغداد والے بالما
------------------



	سن درِ دل ہمارا سیند الولی خُدارا	
نگاہِ لطف کے امیدوار ہم بھی ہیں		تھکا جلاؤ رخ پر نثار ہم بھی ہیں
	سن درِ دل ہمارا	
سجھاں خاک میں اپنا ملا بیٹھی ہوں کہ دلیں رازِ دل اپنا چھپائے بیٹھی ہوں		برہ کی آگ میں تنِ بنِ حلا بیٹھی ہوں میں لبِ پہ مہرِ کوت اب لگا بیٹھی ہوں
آپکے باوہ الفت کا ہر وہ ستانہ		کھوں سلیمین نیازمی کو نہ کیوں دیوا
	سن درِ دل ہمارا	
	ٹھمری (دہن دہنا سَری)	
	نیازِ وِ پیا تجھ سے لگا مورا دیہان	
اب بھی نہیں ہے گرتجو باور		من تو کیا ہے تجھ پہ بھساور

	جان کروں قربان نیازِ وِسیا	
دور پہ دوبارہ مجھ کو بلانا		جلوہ عارض اپنا دکھانا
	بس ہے یہی ارمانِ نیازِ وِسیا	
لیس نیازِ می پھلے جب آیا		خوب سنوارا خوب نبھایا
	خوب کیا احسانِ نیازِ وِسیا	
	ٹھمری	
	داستانِ الم کس کو سنواؤں	
فخ کا چھوڑ کر کھاں جاؤں		فخ کا چھوڑ کر در کھاں جاؤں
مرے مامن بھی مگر مجا رہی		میرے قہر بھی میرے آقا بھی
	داستانِ الم کس کو سنواؤں	

پیر کی شکل میں ہیں جو برآمد		نام نامی ہے انکا نیاز احمد
	ان کے پردے میں حق کو میں دکھلاؤں	
صبح آنا کبھی یا تو شام آنا		اپنے بلیس نیاززی کے کام آنا
	خز کو رکھ کے پھر کس کو بلواؤں	
	<b>ردیف و</b>	
	بزم سے کیوں اٹھا دیا مجھ کو	
جام وحدت پلا دیا مجھ کو آتش عشق دل میں بھڑکا کر۔ خضر جس راہ میں پریشاں ہوں لا کے ملک عدم سے ہستی میں مست و بنحو و بنا دیا مجھ کو ایک دم میں جلا دیا مجھ کو راستہ وہ بتا دیا مجھ کو رنج و غم میں پھنسا دیا مجھ کو		

<p>ایسی کیا ہو گئی خطا سرزد</p>		<p>بزم سے جواٹھا دیا مجھ کو</p>
	<p>محی دیں اور نیاؤں نے بلیں کبریا سے ملا دیا مجھ کو</p>	
	<p>طبیوں کے کِطرح میری دوا ہو</p>	
<p>جیبِ خدا سرورِ دوسرا ہو جنابِ خضر کے بھی تم رہنا ہو کہ جب سر پہ خورشید روزِ جزا ہو حقیقت میں آئینہ حق نما ہو طبیوں کے کِطرح میری دوا ہو نہ جب تک یہ آئینہ دل صفا ہو</p>		<p>شفیع الامم خاتم الانبیا ہو دکھایا بھت بھو بھٹکانو کو رستہ جگہ اپنے دامانِ رحمت میں دنیا نظر تم میں آتی ہے خالقِ کِصورت مریضِ محبت ہوں روزِ ازل سے نظر خاک آئے مصور کی صورت</p>



ادانتِ بسینِ نیازِ می سے ہو کیا  
کہ جب فرقِ پرتاجِ صلی علی ہو

بتکہہ میں بھی جلوہ گر ہے تو

آنکھ میں صورتِ نظر ہے تو

بتکہہ میں بھی جلوہ گر ہے تو

جسمِ منصور میں بھی سر ہے تو

ہاں اسی باغ کا شجر ہے تو

بامِ پر آج جلوہ گر ہے تو

بیٹھ گھر میں خدا کا گھر ہے تو

ابھی بسینِ بے خبر ہے تو

ہے جدھر رخ مرا ادھر ہے تو

منحصر ہی نہیں ہے کعبے پر

وار ہے تیرا قامتِ زیبا

جس سے رونق ہے صحنِ گلشن کی

مثلِ بسوی ہوں طالبِ دیدار

سوئے کعبہ کبھی نہ جہاز اہد

پیرو خادم میں بھی ہیں راز و نیاز

	<p>یابنی دامنِ رحمت میں چھپانا مجھکو</p>	
<p>ہند سے رختِ اقدس میں بلانا مجھکو بے ٹھکانا ہوں مگر کوئی ٹھکانا مجھکو حق کو جانا وہی جس شخص نے جانا مجھکو درِ دولت کا جو بجائے ٹھکانا مجھکو تیرِ غم کا جو بنایا ہے نشانہ مجھکو</p>	<p>یابنی دامنِ رحمت میں چھپانا مجھکو غوث کے یا مجھے خواجہ جو الے کردو آپ کا خود ہے یہ ارشادِ شہنشاہِ امم پھر کبھی دولتِ دارین کی حسرت نہ کرو ایسی کیا پر فلک کو ہے عداوت مجھ سے</p>	
	<p>ی بھی لیلینِ نیازِ می کی تنہا ہے فقط آ کے بیداری میں شکل اپنی دکھانا مجھکو</p>	
	<p>ہم ہیں تمھارے اور ہمارے تمھیں تو ہو</p>	
<p>گنجِ سکر کی آنکھ کے تارے تمھیں تو ہو</p>	<p>حضرتِ نظامِ خلق کے پیارے تمھیں تو ہو</p>	

<p>حاصل ہوا چراغِ ولایت نصیب کو برائے کس طرح نہ مردل کی آرزو الفت میں کب تک خادم و مخدوم کی تمیز</p>	<p>خواجہ پیا کے راج دوار تمہیں تو ہو افلاک مدعا کے سنار تمہیں تو ہو ہم میں تمہارا اور ہمارا تمہیں تو ہو</p>
<p>لیس نیاز جمی کیوں نہ رکھے تم سے آرزو ناچار بکیوں کے سہارے تمہیں تو ہو</p>	
<p>بیمار کا غم ز گس بیمار سے کھدو</p>	
<p>دل سینے میں چین ہے دلدار سے کہد آنکھوں کے تصور میں برا حال میرا کیوں قتل کیا ابرو خمدار سہو بچھو پھو کوئی محبت میں خلش کیوں ہو بچھا</p>	<p>خادم کی جو حالت وہ سرکار سے کہد بیمار کا غم ز گس بیمار سے کہد تلوار میں جھکاٹ ہے تلوار سے کہد بلبل کے مقابل میں گل و خار کہد</p>

ہے فخر سے سیدنا زین کی گزارش  
سب مال مرا احمدِ خُشنا سے کھدو

روبرو روضہ اقدس کے محل کر دیکھو

جلوہ سرکار کا دربار میں چلکر دیکھو  
شمعِ خمارِ احمدِ تپہ جلکر دیکھو  
رکھتے پانوں ذرا اپنا سنبھل کر دیکھو  
روبرو روضہ اقدس کے محل کر دیکھو  
اب ذرا نور کے سانچے میں بھی ڈھلکر دیکھو  
نہ کھیں رنگِ سخن اپنا بد لکر دیکھو  
تم ذرا جامہ ہستی کو بد لکر دیکھو

بجدا آج ذرا گھر سے نکل کر دیکھو  
کوئی موسیٰ سے یہ کھدو صفتِ بیوانہ  
خضر سے کھدو رہِ عشق میں ٹھوکر نہ لگے  
دلِ مضطر کا تقاضہ کہ بلوئیں سول  
تم پر یہ ہو تو ناری ہی رہو تکب  
فیضِ حضرتِ ہر مہر سے ہو جاہل  
خوب سیدنا زین ہو بھی آواگون

تجھ سے بڑھکر نہیں ہے کوئی خو برو

منحی اقربا ہے نزدیک شہرگ سے تو

مَنْ عَمَفَ نَفْسَهُ قَدْ عَمَفَ سَابَهُ

اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ

لبدوں کے چین میں تری جستجو۔

کون سے گل میں تیرا نہیں رنگ بو

اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ

کیوں میں حورو پی کی کروں آرزو

تجھ سے بڑھکر نہیں ہے کوئی خو برو

اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ

لعل ویا قوت میں تو زمرہ میں تو

موتیوں کی ہے تیرے سبب آبرو و ...

اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ

ہے یہ حسرت بھارا ماں یہی آرزو

تجھ سے بسیں نیازی کرے گفتگو

اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ

رولیت

جاتا نہیں سر سے مر سودائے مدینہ

آنکھوں کی ہوس ہے کہ نظر آئے مدینہ

جاتا نہیں سر سے مر سودائے مدینہ

ہر دم ہے مرد میں تمنا مدینہ

سیر پیٹھ کے روتا ہوں تھکتا ہی جوں

<p>چو مون جم ارادت کفِ پاکِ مدینہ ہفت زباں پر مری ہا مدینہ یہ خضرِ زل میں بھی ہیں تو ارا مدینہ وہ سرِ سرِ عرش سے لائے مدینہ</p>	<p>ہو جائینگے سودِ گدھو س ملائگ بچیں محمد کی ہونِ وقت میں ہمت ہو خضرِ غلام کی سدا طین جہاں کو کوئی نہیں معراج کے اس رازِ واقف</p>
<p>ہو حشر میں غل آئے جو لیس نیاز می کس دہوم سے آتا ہے یہ شیدائے مینہ</p>	
	<p>آپ ہیں آلِ مصطفیٰ خواجہ</p>
<p>کیا کھوں اپنا ماجرا خواجہ آتشِ غم سے جل چکا خواجہ اب تو برا کے مدعا خواجہ</p>	<p>میں تو خادم ہوں آپ کا خواجہ حالِ دل کیا بناؤں دکانِ نبی میں محروم ایک مدت سے</p>

<p>کوئی ٹکڑا نصیب ہو اُس کو تم ہو بہت دالوی عطا رسول میری مثل نہ کیوں ہو پھر آساں</p>		<p>دریہ حاضر ہے یہ گدا خواجہ درِ مقصود ہو عطا خواجہ آپ ہیں آلِ مصطفیٰ خواجہ</p>
	<p>کیوں ہو بیسِ نیاز زئی کو پھر غم آپ ہی کا ہے آسرا خواجہ</p>	
	<p><b>ردیف (ری)</b></p>	
<p>ثناے حبیبِ خدا کھتے کھتے</p>		
<p>جیوں لغتِ حیرالورا کھتے کھتے سخن میں مزا آگیا کھتے کھتے حضورِ ابوبہر تھک گیا کھتے کھتے</p>		<p>اجل آئے حمدِ خدا کھتے کھتے محمدؐ کی توصیفِ حسنِ ملاحات نہ مانی مری ایک بھی عرض تم نے</p>



جولوں نام احمد تو کلیا چین میں محمد سے کھدو مراسب فسانہ ڈراتا ہے کیوں مجھ کو دوزخ و اعظ ہوا سرخرو میں نہ وصلِ نبی سے خبر ہی نہ تھی روزِ ميثاق ہم کو	شگفتہ ہوں صلِ علی کہتے کہتے نہ رکتا کھیں اکھا کہتے کہتے نہ ہرگز مرا سر بھرا کہتے کہتے کلیجہ بھی خوں ہو گیا کہتے کہتے بلا میں بھسینگے بلا کہتے کہتے
ہو اسب میں مقبول بسین نیازِ می ثنائے حبیبِ خدا کہتے کہتے	
سچ اگر لوچھو تو عاشق ہیں رسول اللہ کے	
شایق دولت نہ ہم طالب ہیں عز و جاہ کے سچ اگر لوچھو تو عاشق ہیں رسول اللہ کے	

ایسا بے پروا قناعت سے تو کرے اپنا دل  
 ہاتھ پھیلا ناٹے ہرگز نہ در پر شاہ کے  
 سامنے روضے کے گردوں ہی نہیں ہو سزنگوں  
 عرش بھی ہے پست رہتے سے تری درگاہ کے  
 مثل قاروں سر پہ لیجا بیگ سب کیا باز مد کر  
 صورتِ حاتم لٹا دے نام پر اللہ کے  
 دیکھ غافل آیتِ اِفْاَلِیْدِیْ رَاجِعُوْنَ  
 ایک دن جانا ہے سب کو سامنے اللہ کے

دید کے قابل ہو اے لیس نیاز جی چرخ پر  
 چھ چمک تارونکی اور جلو کی مہر و ماہ کے

## مرہی جا خدا کرے کوئی

تو یقین ہو وفا کرے کوئی	لاکھ وعدے کیا کرے کوئی
انکواب کیا لکھا کرے کوئی	مہرباں بھی لکھو تو چڑتے ہیں
مر نہ جائے تو کیا کرے کوئی	بے خبر ہائے تیری بے خبری
ہائے کب تک سنا کرے کوئی	گالیاں اور زبانِ دشمن سے
رشتا سیلی ہوا کرے کوئی	چشمِ محبوب نہ ہو تو کیا حاصل

غمِ مینِ لیسِ نیازِ مری اُس بت کے

مرہی جائے خدا کرے کوئی ۔

مصطفیٰؐ جانے یا خدا جانے

پیش کیا آئے کوئی کیا جانے

کیا مقدس ہو خدا جانے

<p>دردِ دل میرا دلِ ربا جانے اہلِ دل سب سے بقا جانے عذرِ عاشق کو جو خطا جانے کیوں نہ وہ زہر کو دوا جانے</p>		<p>ان جھکوں کا کیا غرض مجھ کو لوگ جس کو فنا سمجھتے ہیں دوستی کس طرح نبھے اس سے زندگی ہو وبالِ جاں جس کو</p>
	<p>حالِ لبتیں نیازؔ می مضطر کا مصطفیٰؐ آجانے یا خدا جانے</p>	
	<p>عالم میں وہ اب آئیے ہیں کیا دھوم مچی ہے</p>	
<p>تشریفِ نبیؐ لائے ہیں کیا دھوم مچی ہے محبوبِ خدا آئے ہیں کیا دھوم مچی ہے میتاق سے جو پردہٴ وحدت میں نہاں تھے</p>		

باہر وہ نکل آئے ہیں کیا دہوم مچی ہے

امت کو بھی یہ صلّ علی وقتِ ولادت

اللہ سے بخشائے ہیں کیا دہوم مچی ہے

ایسے وہ جس جنگی کینزک ہے زلیخا

یوسف بھی تو شرمائے ہیں کیا دہوم مچی ہے

دیتے تھے رسولانِ سلف جنگی بشارت

عالم میں وہ اب آئے ہیں کیا دہوم مچی ہے

آیا ہے احدا و طرہ کے اب میم کا پردہ

پوشاک بدلواے ہیں کیا دہوم مچی ہے

جبریل امیں دیکھیے سرِ حسینِ نیازمی

گروں سے اُتر آئے ہیں کیا دہوم مچی ہے

تو غیرتِ یوسف ہم میں ہوں تراشیدائی

تو غیرتِ یوسف ہے میں ہوں تراشیدائی

ماندِ زلیخا کے پھر کیوں ہنرِ سوائی

کیا حسنِ محمد میں جلوہ تھا خدائی کا

سب دیکھنے والے تھے دیوانہ و شیدائی

وہ غیرتِ لیلیٰ ہے محل میں نہاں جب سے

مجنوں کی طرح ہوں میں وحشی و سودائی

ہے عرضِ مری یارب مدفن ہو مدینے میں

خوشِ بخت ہے وہ جس کی طیبہ میں قضا آئی

سیرِ نیازِ می ہاں ایک احمد و حیدر

واماد کے واماد اور بھائی کے ہیں بھائی

صدف میں ہی نہاں گوہرِ نادانِ پردیسی

عجب پھرتا ہے کیوں درِ درارے نادانِ پردیسی

ملے کیا غیسر کے درِ پرارے نادانِ پردیسی

زباں پر ذکرِ باری دل میں الفت ہو محسوس کی

یہ تیرے حق میں ہی بہتر ارے نادانِ پردیسی

نہ جا کعبہ نہ جا مندر وہ تیرے دل کے اندر

صدف میں ہے نہاں گوہرِ ارے نادانِ پردیسی

سب اپنی عرض کر حالت کہ برائے ترا مقصد

دِرِ مولا پہ رکھ کر سہارا سے نادان پر دیسی

جو ہو تاج و نیاز و فخر سے ملنا تجھے بیلین

دکن سے اب اٹھا بستر از نادان پر دیسی

نبی کا حیدر و شبیر و شبر کا وسیلہ ہے

سِرِ محشر شفیعِ روزِ محشر کا وسیلہ ہے

گنہگارِ امت کو پیہر کا وسیلہ ہے

بجھا دو رنگا یقینِ نارِ جہنم دوہی چھٹیوں میں

ہمیشہ مجھ کو میرے دیدہ تر کا وسیلہ ہے

زمانہ لا کھ ہو مجھ سے مخالف میں نہ بگھراؤں

محمد مصطفیٰ کی ذاتِ اطہر کا وسیلہ ہے



پڑھے جب قصہ قاروں تو عبرت بھی کرے حال  
 وہ پتیا تنگے جن کو دولت و زر کا وسیلہ ہے  
 ستائینگے ملک جدم تو سران کا قلم کردوں  
 فدا بروئے احمد پر ہوں خنجر کا وسیلہ ہے  
 مرا خالق وہی ہے جس نے پتھر کو کیا پیدا  
 پڑیں پتھر سمجھ پر جن کو پتھر کا وسیلہ ہے

مجھے لیسین نیازی غم نہیں ہرگز دُعا میں  
 نبی کا جید رشتہ و شہر کا وسیلہ ہے

حضرت کھڑے تھے عرشِ معلیٰ کے سامنے

یوسف کا حُسن یوں رخِ زیبا کے سامنے

قطرہ ہو جسطرح کوئی دریا کے سامنے  
 ہوگی فیضان سے دل بیمار کو شفا  
 لے جاؤ اس مریض کو عیسیٰ کے سامنے  
 پژمردہ پھول ہیں گلِ رخسار دیکھ کر  
 شمشاد سرنگوں قبلِ ہلا کے سامنے  
 غیروں سے کچھ غرض ہی نہیں مجھ کو آفتاب  
 کھدو لگا حالِ دل مرے مولا کے سامنے

سلیمان نیازچی بخشش امت کے واسطے  
 حضرت کھڑے تھے عرشِ معلیٰ کے سامنے

اٹھانے کو صدمے جگر چاہیے

نگاہِ کرم کچھ اوجھڑ چاہیئے  
 عدم کی ہے منزلِ بخت ہی کٹھن  
 محبت میں انساں دلاور بنے  
 ہے کافی وہ ابروِ مکر قتل کو  
 اگر عاشقی کا ہے دعویٰ تجھے  
 مرے دل کو دیکھا تو کھسنے لگے  
 نظرِ دغ آتا ہے دل پر مرے  
 جو بازار میں آئیں گلزار سے

کہ طیبہ میں رہنے کو گھر چاہیئے  
 کہ ہمراہ زادِ سفر چاہیئے  
 اٹھانیکو صدے جگر چاہیئے  
 نہ خنجر نہ تیغ و تبر چاہیئے  
 مگر آہ میں بھی اثر چاہیئے  
 کہ رہنے کو ایسا ہی گھر چاہیئے  
 کہ اس نخل میں بیٹھ کر چاہیئے  
 گلوں کے بھی دامن میں زرخیز چاہیئے

بریلی میں لیسٹ لینکے نیاز

دکن سے اب عزمِ سفر چاہیئے

## دلِ زار کی ہر تھوڑی قسم مجھ کو اپنا دل سے بھلا نہ دے

یہ لحاظ مدِ نظر رہے کہ نظر سے بھگو کرانہ دے

دلِ زار کی ہے تھوڑی قسم مجھے اپنے دل سے بھلا نہ دے

یہی ڈر ہے کوچہ یار میں کہ رقیب آتے ہیں رات دن

ہوں مثالِ نقشِ قدم مجھے کھیں چالِ چل کے مٹانہ دے

میں سنار ہوں قصہ کلیم کا کہ نہاں ہے نوز میں مار بھی

ترے برقِ حسن سے خوف ہے کھیں دلِ زلیخا بجلی کرانہ دے

مراد دل تو چھلنی ہے تیرے کھیں قتل کر دے نہ تیغ سے

ہے بُری نظر تری فتنہ گر کھیں ابروؤں کو سکھانہ دے

جو خدا بتوں پہ ہے برہمن تو دلائے سورجِ شیش کو

ہے نثارِ سنن نیاز پر اسے عشقِ غیرِ خدا نہ دے

خدا نے چمکا دیا محمدؐ کو خلق میں آفتاب کے

خدا نے چمکا دیا محمدؐ کو خلق میں آفتاب کے

پکارا شمس الضحیٰ کو اپنے جیب کا خود خطاب کر کے

سزا جو ملتی نہیں گنہ کی یہ سب تصدیق ہو مصطفیٰ کا

کیا تباہ اگلی امتوں کو خدا نے اپنا عتاب کر کے

تھی ایک ایک ہر نبی میں خوبی حضورؐ میں جملہ خوبیاں تھیں

نکالا سب انبیاء سے حق نے رسولؐ کو انتخاب کر کے

بجز تمھارے تھی کس میں قدرت جو دیکھو بے پردہ حق کی صورت

کلمہ کو اس لئے دکھایا وہ اپنا جلوہ حجاب کر کے

وہ نور آنکھوں میں اپنی بسین نیازی نورِ خدا سے آیا  
کہ چاندنی میں فلک کے تارے ابھی دکھا دوں گا کہ

پھر ٹوٹ گئی توبہ توبہ گناہوں کی

پھر ٹوٹ گئی توبہ توبہ گناہوں کی

سینو میں لگی برجی ان ترچھی لگی ہوئی

افکارِ بے بختی دہونی مری آہوں کی

حاجتیں ابیہ یلزم کو گواہوں کی

آئی ہے بہار آمد ہر ابرسیا ہوئی

کیا حال لکھوں اپنا ظالمِ دہم نظارہ

گھر کے ملک بوجہ تارے گھر کس کا

خود آنکھ بیکھتی ہوں میں چرایا ہو

بسین نیازی کی انسِ بزم میں غمٹ ہے

ہمیت سے جہاں گردن خم رہتی ہو شاہ کی

## فائز

اکہی بارگاہِ مصطفیٰ میں فاتحہ پھونچے

بصدِ عجز و نیاز آلِ عباس فاتحہ پھونچے

طریقہ جہد رہیں آلِ سردارِ دو عالم کے

مراتب سے ہر اک اہلِ رضا میں فاتحہ پھونچے

کلیمِ ائمہ نظامِ الدین و فخر الدین مولانا

نیاز و تلج و محی باصفا میں فاتحہ پھونچے

دعا ہے یوں رہے آبادیہ مند قیامت تک

بصدقِ دل جنابِ کبریا میں فاتحہ پھونچے

گلِ امید سے دامن بھر لیں نیاز جی کا

جو آقا کے ریاضِ دعا میں فاتحہ پھونچے

اگر آرزو ہے تو یہ آرزو ہے

تصور میں شکلِ نبیؐ روبرو ہے  
کہ دونوں جہانیں فقط تو ہی تو ہے  
حس یوں مراد لبراہ رو ہے  
نہ عالم میں الیا کوئی خو برو ہے  
کہ بچوں میں ابتک پسینہ کی بو ہے  
ہمیشہ یہ عاشقِ ترا با وضو ہے

مکدیدہ دل کی کیا جستجو ہے  
سوا تیر کوئی نہیں غیر ہرگز  
اگر دیکھ لے چاند تو داغ کھائے  
میں کس طرح دوستی صورتِ نسبت  
ریاضِ ازل میں جو صدمہ ملا تھا  
شبِ روز آنسو کی یوں پیوند کو

نبیؐ کا ہودیدارِ یس نیاز  
اگر آرزو ہے تو یہ آرزو ہے

مستزاد  
سر



صابر لی سیاں تو رہی زلفوں کی بلیاں - لے لوں تو مزا ہے  
 سجدہ بھی کروں شوق سے چوموں تو بی بیٹیاں - الفت میں روا ہے  
 امداد کا ہر وقت مدد کچھ خدا را - ہے کام تمھارا  
 ڈوبے نہ کھیں پار لگا دو موری نیاں - طوفان بپا ہے  
 مضطربوں پر نیاں ہوں بہت ملکِ کن میں - ہوں رنج و محن میں  
 سرکار کے دربار میں پھونچا مجھے گیتاں - احسان بڑا ہے

ناوید کی امتیر کسی روز برائے - صابر نظر آئے  
 یا اپنے میں حسینِ نیاز زخمی سو ملیاں - یوں حق سے دُعا ہے

بھرسچ ہے کہ اپنے سے جدا کوئی نہیں ہے

اس گھر میں محمد کے سوا کوئی نہیں ہے

دل میں قیجز نور خدا کوئی نہیں ہے

<p>گلزار میں بادِ صبا کوئی نہیں ہے          اور جانِ جہاں تیرا سوا کوئی نہیں ہے          بیمارِ محبت کی دوا کوئی نہیں ہے          بھیج سچ ہو کہ اپنے سے جدا کوئی نہیں ہے</p>		<p>آئی ہو بہار اور میں کیوں سیر کو جاؤں          دینِ دلِ ایمان بھی لیا جان بھی لپی          بالیرِ پیچ مری آ کے بھی کھتے ہیں مسجا          نادرانوں کو بے فہمی کے باعث ہو دھوکا</p>
	<p>دنیا میں اور عقبیٰ میں بھی لیسائیں نیازی          آقا مرا حضرت کے سوا کوئی نہیں ہے</p>	
	<p>اکیس مجھے خاکِ کفِ پائے غوث ہے</p>	
<p>مدت سے میرے دل میں تمنائے غوث ہے          اور سر میں اک زمانے سو سووائے غوث ہے          رخسارِ پاک کا جو تصوّر ہے رات دن</p>		

اٹھوں پھر نظر میں تماشا غوث ہے

منعم نہیں ہر دل میں زرویم کی ہوس

اکیر مجھکو خاکِ کھن پائے غوث ہے

بعد اوا یک روز دکھا دے مجھے صبا

جاری مری زباں پہ فقط ہائے غوث ہے

پسح ہے کہ دو جہاں میں وسیلہ نجات کا

حُب رسول اور تولاے غوث ہے

روشن نہ کیوں تیرا رخ سما ان کے نور سے

شمس و قمر میں نقشِ کھن پائے غوث ہے

مطلب نہیں ہے اُسکو حینانِ دہر سے

گیسائیِ نیازِی دیکھے شیدا غوث ہے

کھدو نگا حالِ دل اسی دلبر کے سامنے

رکھدو نگا سر آستانہ سرور کے سامنے

آئے پیامِ موتِ پیمبر کے سامنے

یہ راز کی ہے بات نہ ظاہر ہو غیسر پر

کھدو نگا حالِ دل اسی دلبر کے سامنے

ہجرت میں کر کے جاؤ نگا طیبہ میں جس گھڑی

ٹھہریں گے زائر آ کے مرے گھر کے سامنے

آئی قضا جو زلفِ نبی کے فراق میں

واللہ لیلِ پڑھ رہے ہیں ملکِ سر کے سامنے

آقا مجھے پلاننگے ہاتھوں سے بھر کے جام  
 ٹھونکا جب میں چشمہ کوثر کے سامنے  
 ڈرے کھینچ یہ دل مضطر اچھل پڑے  
 لازم ادب ہے روضہ اطہر کے سامنے

یہیں نیاز می صل علی کا ہوشور و غل  
 جسدن پڑھوں گا لغت پیمر کے سامنے

بلغِ طیبہ سے مجھے بوئے محمد آئی

ملکِ حکمِ تقی دولتِ سرد آئی  
 سزا اللہ کا گھر میں مر سدا آئی  
 میں پڑھوں بختِ نِ پاک پہ کیونکر نہ درود

باغِ طیب سے مجھے بولے محمد آئی

سج آئی ہے بریلی سے بہارِ فخری

لیکے اب بادِ صبا غیبِ مقصد آئی

وہ کرم ہے تکر دربارِ کرم میں بھی عزیز

نیک سب ہو گئی مخلوق اگر بد آئی :

صدقہٴ یسینِ نیاز مئی ہے یہ آقا کا تمام

کب دعا بابِ اجابت سے بھلا رو آئی

یہ وہ گلشن ہے جس کا باغیاں اللہ ہی اللہ ہے

مکان سے دیکھئے تالامکان اللہ ہی اللہ ہے

یہاں اللہ ہی اللہ ہے وہاں اللہ ہی اللہ ہے

دو عالم میں نظر اس کے سوا آتا نہیں کوئی

زمیں سے تاعروجِ آسماں اللہ ہی اللہ ہے

برائے حج بیت اللہ میں جاؤں کس طرح واعظ

میان کعبہ دل میں ہاں اللہ ہی اللہ ہے

بجایانار و وزخ سے گنہ گارانِ امت کو

نبیؐ ہم پر نبیؐ پر مہرباں اللہ ہی اللہ ہے

محمدؐ ہیں شجرِ حیدر شترِ حسنین گل بوٹے

یہ وہ گلشن ہے جس کا باغبان اللہ ہی اللہ ہے

مکانِ دل میں پوچھا کون ہے آخر مکمل اسمیں

صدا اس طرح سے آئی یہاں اللہ ہی اللہ ہے

اٹھا پردہ دوتی کا دیکھ لے لیلین نیازی اب  
رسول اللہ کی صورت میں یہاں اللہ ہی اللہ ہے

خدا کی محبت بڑی چیز ہے

سمجھ لو یہ دولت بڑی چیز ہے

کہ اسکی حفاظت بڑی چیز ہے

یہ بیدار قسمت بڑی چیز ہے

جو مل جائے فرصت بڑی چیز ہے

تمھاری عنایت بڑی چیز ہے

یہ گنجِ قناعت بڑی چیز ہے

یہ صاحبِ سلامت بڑی چیز ہے

خدا کی محبت بڑی چیز ہے

قیامت میں کام آئے قلبِ سلیم

دکھادیں وہ جلوہ ذرا خواب میں

کیا وعدہ وصل تو آپ نے

زمانہ ہنوز من تو پروا نہیں

نمنا نہ کر مال و زر کی کبھی

نہو وصل اسکا تو شکوہ نہیں



نبا جا کے حاجی تو کیا فائدہ	نبیؐ کی زیارت بڑی چیز ہے
مخالف بھی لیسائیں کھتے ہیں	نیا زنی جماعت بڑی چیز ہے
بھت پچتاے آخردل لگا کے	
کھاں جاتے ہو ہم سر دل لگا کے	کدھر چھپتے ہو تم آنکھیں لڑا کے
نہ تھا معلوم کہ تم بے وفا ہو	بھت پچتاے آخردل لگا کے
ہے دم آخر ترے بیمارِ غم کا	کوئی کھدو سیلے سے بھج جا کے
جو سر جائے تو اٹھے تیرا عاشق	پڑا ہو در سے سر لگا کے
یہ ہے لیس نیاز می کی تمنا	
ہمیشہ رکھ اسے اپنا بن کے	
چمچہ	

## ایک ہی چال میں پوری مہی بازی ہو جائے

اپنی بیسیں پہ اگر بند نوازی ہو جا	سرفراز آج دو عالم میں نیاز مہی ہو جا
بخدا با حقیقت پہ پھونچنا ہو محال	جب تک انسان کوئی کال نہ مجازی ہو جا
عین سچ میں کہ جو وہ شاطر میرا	ایک ہی چال میں پوری مہی بازی ہو جا
جس کا سر فخر کے قدموں پہ طاعت جھکے	زائد وہ ہو جا وہ غمازی ہو جا
لاٹ پھیل پھول ترا عشق تو ہو فخر نصیب	دل کا ہر داغ نہ کیوں نقش طرازی ہو جا

شیرین نیاز مہی کی اگر لغت کا ہو

جو ہے باشندہ دکن کا وہ حجازی ہو جا

محتاج کو کیا کیا نہیں ملتا ترے دربار سے

مل جائے کچھ قہر مجھے آقا ترے دربار  
آقا تو دربار کے مولائے دربار سے

<p>مقصود کا موتی ملا شاہا تر دبار سے یوں کامیابی ہو گئی داتا ترے دربار سے محتاج کو کیا کیا نہیں ملتا ترے دربار سے</p>		<p>برا گئی جب آرزو افزوں کیوں ہو آبرو ذرہ فقیر بے نوا خوشید عالم ہو گیا جو صدق دل آگیا مقصد اپنا پا گیا</p>
	<p>محروم جائے کس طرح للہ نیا زجی دیکھئے اب تک کوئی خالی نہیں پٹا ترے دربار سے</p>	
	<p>چلتے تمھارے فقرے بڑ کام کر گئے</p>	
<p>رختِ حیا کو مری آخر کتر گئے ہم اس خج کے سنتی ہی موت مر گئے آنکھوں سے آج ہر یوسف اتر گئے اچھی طرح قیب ترکان بھر گئے</p>		<p>چلتے تمھارے فقرے بڑ کام کر گئے گھر اپنا آتے وہ اعدا گھر گئے دیکھا جمالِ یار زلیخا خواب میں سنا سنس ہو ہمارا عرضِ مدعا</p>

تیر مر فیضِ عشق کی طاہ ہے یوں بُری	جسمِ نظر پڑی ملک الموت ڈر گئے
بلیں نیازِ می کو ہے دمِ نزعِ انتظار تشریف لاؤ عمر کے بدن گذر گئے	
سب دنک ہو سکر تقررِ محمد کی	
ہمیشہ نظرِ ہر دم تصویرِ محمد کی زنداںِ کلنگے کی خوشن کبھی کرتے بند و نکی زبانِ قاصدِ بند و فشتوں کا بے جبر و تم سے سنا چھکا ڈالا ہم امتِ احمدِ جنت میں کیوں جانیں کرتے تھے عربِ ہوناز اپنی فصاحت	ہی ہر گز ریشہ پر تحریرِ محمد کی یوسف کو اگر ملی زنجیرِ محمد کی توقیرِ الہی ہی توقیرِ محمد کی جب ق نہا چکی شمشیرِ محمد کی قبضوں ہمارے جاگیرِ محمد کی سب دنک ہو سکر تقررِ محمد کی

یسین نیازی تو دیکھ کایا قیامت میں  
دنیا میں نظر آئے تصویرِ محمد کی

صورت ہمہ ہمار غوث کی لیوں نورانی

دکھلاؤ جھلک اغوشِ قطبِ صدانی  
حاصل ہو تمھار در کی فقط در بانی  
یسی لہجی تو ہو مجنونِ کس طرح دیوانی  
صورت ہمہ ہمار غوث کی لیوں نورانی

نادید کو ہے آئینہ صفت حیرانی  
شاہی کچھ مطلبِ امیری کے غرض  
سُن لنگی میری حشوت کا اگر افسانہ  
سوجان ہوں حورانِ جیاں بھی بیاں

یسین نیازی اور صفتِ آقا کی  
عالم میں نہیں ہے غوث کا کوئی ثانی

تو اپنی عنایت سے کھوٹے کو کھرا کر دے

<p>برباد میں آیا ہوں آباد مجھ کو دے تسلیم سے کوثر سے مطلب ہی نہیں مجھ کو ناقصر نہیں ہوتا، کمال کے مقابل میں منصوبِ بنا آخر سر وارِ پیہ سے</p>		<p>خالی مری جہولنی بندا سے بھر دے ہوسل تر جس ایسا مجھے ساغر دے تو اپنی عنایت سے کھوٹے کو کھرا کر دے سرِ دُجو محبت میں میدانِ ہی کر دے</p>
	<p>بے یمنِ نزاری میں وہ خوشِ محبت ہے دریا کو بھی چاہے تو کوزے میں ابھی بھر دے</p>	
	<p>سجدہ کعبہ بھی کرے ایسے نزاری کیلئے</p>	
<p>نہ حقیقی کیلئے ہونہ مجازی کیلئے سبقت اپنے کی عشق میں طرحِ عزیز خوب انجام دیا تم نے تقی بگو عزیز</p>		<p>دولت میں ہے یسینِ نزاری کیلئے کہ مقابل کوئی آیا نہیں نزاری کیلئے جو کئی جنگِ محبت میں تھی غازی کیلئے</p>

<p>خدمتِ پیر میں جسکا خمیدہ ہو دمام</p>	<p>سجدہ کعبہ بھی کرے اسے نمازی کیلئے</p>
<p>کر دیا دولتِ دارین سچے مئے ممتاز</p>	<p>ہر طرحِ نازِ پسِ نیازِ جی کیلئے</p>
<p>خبر صبحِ وطن کی ہے نہ کچھ شامِ غریباں کی</p>	<p></p>
<p>بھٹے خواہشِ دلِ وحشی کو ہو سیرِ بیابانی غزوہٴ حرنِ اسی ہوئی گت ماہِ خانگی چمکے آسمانِ کدہ رہی اسطرحِ بجلی مری شکل کو بھی دیکھ کر وہ دوڑ پڑتا ہے جوہِ رشکِ پری لٹکا جو کم اپنی جوہِ لمبیں خیالِ حلقہ گیسو میں دم گھٹ جا کر دن</p>	<p>اتھی خیر کرنا اب ہمار جیبِ داماں کی کو میں میں بھی گرا رہا برکی سیرِ زندانی کہ یہ تصویرِ اس بقِ شوقِ روئے خندانہ سگ جاناں میں تلخ شیرِ تعلیمِ دریاہی نظارتی ہو کیفیتِ مجھے تختِ سلیمان کی یہی تعمیر ہے دیکھو مگر خوابِ پریشانی</p>

<p>یہ عالم بخود کی تیرے دیوانہ رہتا ہے نہ ٹھہر گئی ہمارا لاش ہرگز کنجِ مرقد میں</p>	<p>خبر صبحِ طوں کی ہونہ کچھ شامِ غیرِ باغی میں خاک ہو جتنا کہ ہم کو کوئے جناغی</p>
<p>جگرِ اطمینِ ایسی قفسِ فلک میں آگ کے شعلے اگر لکھنا ہے نیا زنی ہو رسائی آہِ سوزاکی</p>	
<p>جو چاہے خریدینگے بازار ہمارا ہے</p>	
<p>جو شافعِ محشر ہو سردار ہمارا ہے طالبِ دو اکا ہوں اس تنکِ سحیا جو حقِ عبادت تھا پورا تھا ہرگز جسے شفاعت بھی موجود رحمت بھی اب اچھی گذرتی لیسینِ نیا زنی کی</p>	<p>والی وہ ہمارا تختار ہمارا ہے ارشادِ ہوس اتنا یا ہمارا ہے اوسطِ عید و عوی بیکار ہمارا ہے جو چاہے خریدینگے بازار ہمارا ہے ہم غم کے میں اور غم بھی غمِ خواہ ہمارا ہے</p>



# ترانامِ عفا رستار ہے

بخت گرم رحمت کا بازار ہے

سفرِ راہِ طیبہ کا دشوار ہے

اوپے فلک بھی نگوں سا رہے

لہ ایسا مجھے شوق دیدار ہے

زمانہ نظریں دہواں ہمار ہے

ترانامِ عفا رستار ہے

گنہ سے مجھ کو کیا سروکار ہے

محکمِ جو حکم چٹک نہ دیں

وہ ہے رتبہ گنبدِ مصطفیٰ

ظفرِ ہند آکنہ پس سرِ مرگ بھی

بخت دوپہیں مجھ سے بدرالدجی

مجھے بخش میری خطا کو چھپا

ہے یسینِ نیازی کو اب خوف کیا

کہ حامیِ نبیِ حق مددگار ہے

اب کوئی نہیں ہے ترے سوا یا خواجہ معین الدین چشتی

گردابِ بلا سے مجھ کو بچا یا خواجہ معین الدین چشتی

کر میری مدد از بہرِ خدا یا خواجہ معین الدین چشتی

کر بہرِ کلی امدادِ میری و ز بہرِ حسنِ خواجہ بھسری

رکھتے شرمیں اپنی زیرِ لوا یا خواجہ معین الدین چشتی

قطب الدین مودودی چشتی اور حاجی شریف زندانی

عثمان ہارونی کا صدقہ یا خواجہ معین الدین چشتی

پردیس میں سب رشتے ٹوٹے اور خویشِ آقارب بھی تھوڑے

اب کوئی نہیں ہے ترے سوا یا خواجہ معین الدین چشتی

اجیر کی گردِ خاک کو بھی اللہ نے وہ رتبہ بخشا

بے چشمِ ملائک کا سرمہ یا خواجہ معین الدین چشتی

غش کھا کے گرے جس سے موسیٰ یوں ملے ہوا شاق ترا

دکھلا دے مجھے بھی وہ جلوہ یا خواجہ حسین الدین چشتی

بندے کو غرض اغیار سے کیا ملتا نہیں اس سحر کار شکیا

میں خادم تو میرا آقا یا خواجہ حسین الدین چشتی

منظور ہوا سکی عرض ذرا حسین نیاز مئی کو ہو غلسا

عثمان ہارون کا صدقہ یا خواجہ حسین الدین چشتی

ہم کو بچہ دلدار میں اب جا کے رہینگے

ارشاد ہو آقا کا تو پابند رہینگے

ہم عاشق صادق ہر تہی خاشوں تنگے

غم کھائیگے اور خونِ جاگے رہینگے

آنسو اگر اکھنوں سے مری نہ پھینگے

جو دل پہ گذرتی ہو کسی سونہ کھینگے

اغیار کے کھنوسے کریں ظلم و تم آپ

دیکھینگے اسوہ زمیں جب غیر کے ہمراہ

ہو دوسرا دنیا میں بیابانِ کافوفاں

دشمن ہوا گر لاکھ بھگرو تو عرض کیا	ہم کو یہ ولدا میں اب کجا رہیگی
	<p>یہیں نیا نیا تو نہ کر چاک گریبا</p> <p>سب لگ تجھ دیکھ کے دیوانہ کھینکے</p>
	<p>امت کے ہاتھ میں ہو نشانِ محمدی</p>
<p>بالا ہر اک طرح سے ہو نشانِ محمدی</p> <p>آئیں سل بھی جنسِ شہادت خریدنے</p> <p>قد و نہیہ مصطفیٰ اکے ہو خود عرشِ سخنوں</p> <p>قرآن میں جو ہر وہ حدیثِ رسولیں</p> <p>گوشہ ہو ایک کھڑی ہر کنِ مکان جسے</p> <p>توسینِ خاص ابرو بھڑکی ہر مصفت</p>	<p>امت کے ہاتھ میں ہو نشانِ محمدی</p> <p>محشر میں جب کھیلگی، دوکانِ محمدی</p> <p>ہے لامکان بڑھکے مکانِ محمدی</p> <p>اسد کی زبان سے زبانِ محمدی</p> <p>کچھ اُٹھ سہج سہج ہو خوانِ محمدی</p> <p>پیشِ نظر نہ کیوں ہو مکانِ محمدی</p>

بہیں نیازِ می جو ہے وہ خادمِ نیاز  
ہوتا ہے جس کے گھر میں بیانِ محسوس

محر

برکلامِ محرمِ نظامِ محرم مولانا شاہ نیاز احمد صاحب قلم فیضیہ نیاز شاہ الغزیز

بہت ہی بتایا پھر آیا مجھے۔  
عنایت سے اکدن بلایا مجھے  
وطن سے بھی آخر چھڑایا مجھے  
منہ اپنا جو تو نے دکھایا مجھے

وہیں پھر جو ڈھونڈا نہ پایا مجھے

ترا ہی تصور ہے آٹھوں پھر  
بجز تیرا ب کون ہے جلوہ گر  
مرے ساتھ تو ہے میں جاو جگر  
بسا میری آنکھوں میں تو اس قدر

کہ تجھ بن نظر کچ نہ آیا مجھے

بیا کیا کروں عظمتِ شانِ عشق	فزون عشق سو بھی ایوانِ عشق
نہ کیوں جان و دل ہوں قربانِ عشق	کھانتک کھوں لطفِ احسانِ عشق
کہ جوں جوں گھٹائیں بڑھایا مجھے	
یہ پہلے نہ تھا مجھ کو حسنِ عروج	حجی سے ملا مجھ کو حسنِ عروج
کچھ ایسا ہوا مجھ کو حسنِ عروج	یہاں تک دیا مجھ کو حسنِ عروج
کہ بندے سے مولا بنایا مجھے	
نہیں اب مجھ کو ایک پل بھی قرار	کیا طائرِ دل کا آخر شکار
ٹھرتپا ہوں کھتا ہوں بار بار	میں قربان ہوں تیری نظر و نکی یار
ملا تے ہی آکھیں گے یا مجھے	
ازل میں تھو اک بادشاہ و غلام	کسی کو کسی سے نہ تھا کوئی کام

کھان میں کھان بخودی کا مقام		گذرتی تھی آرام ہی میں مدام
	وہاں سے یہاں تو ہی لایا مجھے	
ہے لیسین فیازئی یہ سب فضل رب - ملا صدقہ فخر سے فخر اب		کروں التجا کیون یوں روز و شب
	رکھ اپنا بندہ خدایا مجھے	
	ٹھہری	
<p>دہو بی دہو سے من کا چولہ</p> <p>دہو بی دہو سے</p> <p>بعض وحد اور کبریا کے دبتے سارے کھوے</p> <p>دہو بی دہو سے</p> <p>صدق و صفا کا صابن ہو اور سوز دل کی کھاری</p> <p>موسیٰ لائے جوش کو نارِ طور کی بھی چنگاری</p> <p>دہو بی دہو سے</p>		

لے تالابِ رحمت سے تو اطمینانِ کرم کا پانی  
دھو کر اپنے ہاتھوں سے کر چادر کو نورانی  
دھوبی دھوئے

ظاہر و باطنِ عیب و ہنر کے دھوئے کپڑے اکثر  
چھوٹے لاکھ نمبر میں گونکے کھٹکے سارے پتھر  
دھوبی دھوئے

دھو کوئے خوب ہی شیم اون و ملل کھادی  
بیل جو نفیس سرکش کا ہے لاد اوں پر لادی  
دھوبی دھوئے

جب صاحب دیکھے تو حیا سے رخ نہو میرا پھیکا  
ڈال مرے کپڑوں پہ نہ ہرگز بختِ سیہ کا ٹیکا  
دھوبی دھوئے

آگے پھر میں نیاڑی کوئی نہیں ہے جھگڑا  
رنگ جمیکا اچھا۔ جتنا کپڑا ہوگا ستھرا  
دھوبی دھوئے

ٹھمری

سب راز فرید کھنے والے | دریا سے بقایں بھنے والے  
اودلی نگر کے رہنے والے



وے اپنے چمن پہ پھول چنکر		آیا ہوں نظام نام سنکر
	او دلی نگر کے رہنے والے	
جھولی گل آرزو سے بھر دے		ناکام کو یا مراد کر دے
	او دلی نگر کے رہنے والے	
ہرگز نہ ہو خادموں میں نادوم		لیسین جو نیاز کا ہے خادم
	او دلی نگر کے رہنے والے	
	ٹھمری	
بعد بدایا بتی نے تجھے		آدل اب لیجو نگا دینر تجھے
	ہیں زیارت کے ازبر قرینے تجھے	
کھ رہا، اس طرح سے چرخ مینائی تجھو		جا کر وہ ساتی کو شرکا سودائی تجھو
	شریت وصل دونگانہ پینے تجھے	

کھ رہی چل ملا دوں جو تجھ کی ہوس

آیا آخر کسی کو میری حالت پر ترس

ہائے پوچھا نہ اب تک کسی نے تجھے

تو نے ایدل اسکی پابندی کی افوس ہے

کی بغفلت میں ساری زندگی فوس ہے

یا وہ کیا کھا تھا کسی نے تجھے

حسرتِ لیسین نیازی، لیس آخر گہی

وقتِ آخر آرزوؤں کئے جا چکے گئی

خوب دہو کا دیا زندگی نے تجھے

ٹھمری

پیارے بنی تو رہے دیکھن کو بھ موراجیا لپاوت ہے

دن رین یونہی ترساوت ہے پکے میں کبھ نہیں آوت ہے

اے پیارے بنی تو رہے دیکھن کو بھ موراجیا لپاوت ہے

بن دیکھے دینے کا گلشن مجھے چین کبھی نہیں آت ہے

اب من میں سکت ہی باقی نہیں کس طرح سے اٹھ کر جاوت ہے

اے پیارے نبیؐ تو رے دیکھن کو بھی مورا جیا لپاوت ہے

اب گنگا جمن پور بھے اور آنکھیں بھر بھر آوت ہے

منجھ دھار میں آکر ناو پری کوئی واکی کھبر نہیں لاوت ہے

اے پیارے نبیؐ ۛ ۛ ۛ ۛ

اُتریکا نہ یہ سودا سرے جب دل ہی لگا ہو دلبر سے

لیلیٰ کی محبت کیوں چھوڑے محبنوں کو اگر سجاوت ہے

اے پیارے نبیؐ ۛ ۛ ۛ ۛ

سیدِ نیاز میؐ دیکھ ذرا دریا قطرے میں آوت ہے

دو جگ میں خود جو سمانہ سکے ہوئے نین میں وہ سادہ ہے

اسے پیار ہوئی

تم بن کون لاج رکھے ہماری

دو جگ میں ہے آس تمہاری

تم بن کون لاج رکھے ہماری

تم بن کون لاج رکھے ہماری

سیس پہ سوز کہکریا بھاری

راہ کٹھن ہو اس پنکھ کی

پیا کی باتیں پیاری پیاری

تن من دھن سب پیادہ دارو

تم بن کون لاج رکھے ہماری

نول کی جی کوک ہے نیارہی

یاد پیاس بولے پیسیا

تم بن کون لاج رکھے ہماری

باوصبا سے پوچھو بگین من	پھرتی ہے کیوں ماری ماری
تم بن کون لاج رکھے ہماری	
اسکو خریدے نیا ذبحسروا	من کا ہے لیسن ہو پاری
تم بن کون لاج رکھے ہماری	
اپے وعدے سے ہرگز نہ ٹل جاؤنگی	
جوشِ وحشت میں جہن لکھاؤنگی	دشتِ طیبہ میں جا کر سنبھل جاؤنگی
یونہی بھڑکا کرے آتشِ غم اگر	یونہی پھٹتے رہینگے بھول اور جگر
رفتہ رفتہ میں اک روز جل جاؤنگی	
رخ سے پردہ اٹھائیے جب مصطفیٰؐ	اور دکھائیے مجھ کو جمالِ خدا
نورِ وحدت کے سانچے میں ڈھلکاؤنگی	

لٹ ہی جاؤنگی اور مٹ ہی جاؤنگی میں	جو کھی ہو وہ کر کے دکھاؤنگی میں
اپنے وعدے سے ہرگز نہ ٹل جاؤنگی	
کوئی لیس نہ ازنی پیارے کھے	ربخ فرقت بھلا کوئی کتب سے
بن کے جوگن میں گھر سو ٹل جاؤنگی	
لاج رکھو موری احمد پیارے	
دور پہ بھکارن مانگنے آئی -	آس ہاں تک کھینچے لائی -
لاج رکھو موری احمد پیارے	
ابو گھر گھر شادی چلی ہے	تورے کرم کی دھوم مچی ہے
لاج رکھو موری احمد پیارے	
داتا آکر لینی کھسرایا	بھردو جلدی موری گھسرایا
لاج رکھو موری	

جسے محشر میں ہو گا آنا	دکھیا کو واں بھول نہ جانا
------------------------	---------------------------

لاج رکھو موری
---------------

سن لو اسکی بھی زبانی	یہ سچ بیانی کی یہ کھانی
----------------------	-------------------------

لاج رکھو موری
---------------

ٹھہری
-------

مُحیٰ پیا کی ملک دکن میں کوئی کھنڈ نہیں لاوت ہے

ہاے یونہی تریاوت ہے

نخنے میاں کو یاد کرت ہر میناں مری بھڑاوت ہے

ہاے یونہی تریاوت ہے

نخنہ نخنہ بوندیں پرت ہیں نخنے میاں لو اوستے

ہاے یونہی تریاوت ہے

	جوگ میں تیر جوگن بنکر بن بن ایتو دھوٹت ہے		
		ہائے یونہی	
	جلکر غم میں جل جل دھوڑی مٹی ہاتھ نہ آوت ہے		
		ہائے یونہی	
	گئی عمر یا ساری اکارت مچی پیا کو پکارت ہے		
		ہائے یونہی	
	یہیں نیازی جوگ میں تو رہے اینو جوگی مٹاوت		
		ہائے یونہی ترپاوت ہے	
	ٹھمری		
	توری بانکی نین سے نین لاگی		



مستانہ بناؤ الاولیاء بنیادِ والا		خواجه کی نگاہوں نے مستانہ بناؤ والا	
توری بانگنی نین سے نین لاگی			
خواجه کی کوئی کھبر نہ لاوے		ترتیب ترتیب چلین نہ آوے	
توری بانگنی نین سے نین لاگی			
ایسے پیاسے نین لڑی ہے		جس کا شکوہ گھڑی گھڑی ہے	
توری بانگنی نین سے نین لاگی			
آنکھوں کے پردے میں چھپا لوں		جلوے کو میں تیرے بھالوں	
توری بانگنی نین سے نین لاگی			
بسین عاجز نیار والا		تیری آنکھوں کا متوالا	
توری بانگنی نین سے نین لاگی			

## خواجہ سے آج ملنے اجمیر جا رہی ہے

بغل میں کوئی جو گن ساون سنا رہی ہے

کالی گھٹا بھی رو کر آنسو بھا رہی ہے

تو کس کے رنج و غم کا صدمہ اٹھا رہی ہے

کیون کیسی میں حالتِ اتر بنا رہی ہے

اکھون میں بس رہی دلیں سنا رہی ہے

پر دلیں میں جو آ کر دکھڑا سنا رہی ہے

بدلی غم و الم کی جو تجھ پہ چھا رہی ہے

ہے بکسی میں اتنا کوئی نہ کھنوا والا

بچھڑی ہوئی کس کے کچھ اپنا حال کھد

اتنا مجھ تباوے تصویر آج کسکی

کس نے تجھے سنایا یوں بس کچھڑا یا

تو کسکی مبتلا ہے بہرِ خدا تباوے

سیدنی نیازی اب تو پہچان رہی گئے ہیں

خواجہ سے آج ملنے اجمیر جا رہی ہے

سبز گنبد کے ٹکیں تیری جہاں میں دہوم ہے

ساعتِ مشتاق سے کون و مکاں میں دہوم ہے

جنگے قدموں سے ریاضِ غد میں آئی بھار

طائرِ سرکہ بھی یوں آتشیاں میں دہوم ہے

شعر

برسی میری قیمت نہ کیوں ہو بھلی

مرا رو ہے یا علی یا عسلی

طلب اپنی خدمت میں کیجے کبھی

بھت ہی پریشاں ہوں میں یا نبی

ابتدا ہے ذاتِ باری کی نہ کوئی انتہا

کیا تماشا ہے کہ اب وہم و گماں میں دہوم ہے

شکستہ امیدوں کی ہوگی غلی  
کہ جب در دریا غلی یا غلی

ہجرے یسین شازئی زردایا کر دیا۔

جس میں غم کی کشتِ بھراں ایسا اہوم ہے

بغداد کے وہ داتا کچھ راہِ خدا دیدے

بغداد کے وہ داتا کچھ راہِ خدا دیدے

صدقہ دیرِ دولت کا کچھ راہِ خدا دیدے

سائل تو کوئی آکر محسوس نہیں جاتا

ہے نام ترا آقا کچھ راہِ خدا دیدے

یہ حکم ہے قرآن میں سائل کو نہ دے بھڑکی

دُپرِ یہ فقیر آیا کچھ راہِ خدا دیدے

میں صحنِ گلستاں کا تجھ سے تو نہیں طالب

گل ہو یا کوئی غنچہ کچھ راہِ خدا دیدے

بے بینِ نیازنی بھی آیا ترے کوچے میں

خالی نہ اُسے پلٹا کچھ راہِ خدا دیدے

نخوا چھپکے بھی یہ چاندِ جُراتاروں سے

بعدِ رحلت بھی رہے ملکہِ نبی یاروں سے

نخوا چھپکے بھی یہ چاندِ جُراتاروں سے

نظر آتا ہے مدینے میں خدا کا جلوہ

نوحہ چمن چمن کے برستا ہے جو دیواروں سے

باغِ عالم کی دو رنگی میں اسیر کر بلستِ بل

رکھ محبت کبھی پھول تو کبھی خساروں سے

زاہد و نکو ہے اگر اپنی اطاعت پہ مگنٹ

ترمی رحمت کو محبت ہے گنہ گاروں سے

لے خبر ہر خدا آ کے مسیح جلدی

موت بھی آج خفا ہے نہ کسی پیاروں سے

قیس و فریاد سے بالکل ہے جدا عشق اپنا

دشت سے ہم کو غرض ہے نہ تو کہاروں سے

نہیں پسینِ نیازی کو غرضِ شہرت سے

اشہاروں سے اُسے کام نہ اخباروں سے

# صُباعی

اگر فطرتِ احمق کی سید اپنی  
 فطرتِ فطرتِ احمق کی سید اپنی  
 فطرتِ فطرتِ احمق کی سید اپنی  
 فطرتِ فطرتِ احمق کی سید اپنی

# دیگر

میں نے کھل کر فضا غدا  
 میں نے کھل کر فضا غدا  
 میں نے کھل کر فضا غدا  
 میں نے کھل کر فضا غدا

شکایتی

خالی نهدین جان و کلام بدین گنجی  
که چون بگویم از کلام بدین گنجی  
که چون بگویم از کلام بدین گنجی  
که چون بگویم از کلام بدین گنجی

قطعه

عجبانی که تو را سلام بگویم بخوار  
که تو را سلام بگویم بخوار  
که تو را سلام بگویم بخوار  
که تو را سلام بگویم بخوار



## قطرہ

اے دلِ دلدار! چاہتا ہوں  
 کہ تیرے ہاتھوں میں رہوں  
 جیسے تیرے ہاتھوں میں رہا  
 ہے وہ دلدار جس نے تیرا  
 ہاتھ چوم لیا تھا

## ٹھمری

خواجہ کا دریا پوری  
 دشن خواجہ کا ہو جسے  
 مانت نہ ہی من میرا  
 مورت رب کی الیہ نظر  
 دیکھو مگر درپن میں

کون اب کعبہ جا پوری  
 دو جگ کو وہ پاپوری  
 لاکھ اُسے سمجھا پوری  
 جسے دشن دکھلا پوری  
 کون نظر اب آیوری

چھڑا کیلا جا پوری	خوش اقبال آخر کار
لیس نیازی تیرا سخن	خورو پری سب گاپوری
ہیں لیس نیازی کو بختانے والے	
بڑی شان سے حشر میں آئیوے وہ ایوب بڑھ کے غم کھائیوے	شہد و نہیں سردار کھلانیوے وہ نکتے شہادت کے بتلانیوے
شکایت نہ لب پر کبھی لانیوے	
ہے شاہوں کی بھی آرزوے غلامی کیا قتل سب خاندانِ گرامی	نوا سے محمل کے شبیر نامی تم گارتھو کیسے کوئی دشامی
تھے اقرار کر کے مکر جانیوے	

وہ ہیں راکبِ دو شش ختم رسالت جو ہٹ کر کے مانا سے روز قیامت	کہ ہے فرقِ والا پہ تاجِ امامت کرینگے اس امت کی آخر شفاعت
	ہیں سسینِ نیازی کو بخانیوالے
	جھلک کوئی پردے دکھلا یوری
جو گلشن سے خواجہ کے منگوایوری نیا زآپ کی جس نے منوایوری جو کاندھے پہ گیسو وہ لٹکایوری سایا ہر آنکھوں میں کچھ اس طرح ہنہن جامِ کوثر سے مطلب مجھے نہ کیوں آئیں نیازی کو غش	گلِ مدعا پا کے ترا یوری وہ مقصد مراد اپنی سب پا یوری تو مشتاق کے دلوں بھٹکایوری کہ تجھ بن نظر کچھ نہیں آ یوری ذرا شہرتِ وصل پلوایوری جھلک کوئی پردے دکھلا یوری

انشاء کا یہ خمسہ مقبول عالم شہوت سے تہسکا اپنے دیوانِ پنج کیا گیا۔

نصیبِ رنجِ زاریت عالیہ جبریل پرش و لا شکران تو اسی کا سبب  
اعظم کا و لیچرل المتفلسف اعظم سپاہی کا کراصفیہ نیا چھاندا

مٹکس کسوا دیں مری زلفِ دوسری پہلے  
قید زنداں میں کیا جرم و خطا ہے پہلے  
کیونکہ آئی یہ اجل حکم خدا سے پہلے  
ماری ڈالا مجھے ناز و ادا سے پہلے  
جہان دیرا ہی پڑا مجھ کو قضا سے پہلے  
وقت سو پہلے عیاں چھٹی یہ رحمتِ نوری  
ابر آؤر کی گلستاں پہ عنایت ہے نسی  
آدم فصل بہاری کی کراست ہے نسی  
گلی کھلے جاتے ہیں گلشن میں رہا ہے پہلے  
وقت آتا ہے تو ٹٹکے کھیں ٹٹا ہے بھلا  
دم بھی لے لینے کی رحمت نہیں دیتی تو قضا  
کار کر ہونہ علاج اور نہ موثر ہو دوا  
کام یاں ہو ہی گیا اپنا دوا سے پہلے  
جوشِ وحشت نے دکھایا تو اثر بھی اپنا  
تنگے تپسِ نیاباں ہو اگھر بھی اپنا  
کیوں نہ برسکا لہو دیدہ تر بھی اپنا  
ہو گیا عشق میں اب خونِ جگر بھی اپنا  
رنگِ طرف ہو اپنا یہ خدا سے پہلے  
اندنوں پوچھتے ہیں مری جا اکثر  
کس محلے میں ہو گھر ہوتی ہو کس طرح بسر

عمرِ مین بھی اب نہیں آتا ہے نظر      انکضاً محبت میں تصدیق تجھ پر  
اثر آہ نمایاں ہے دعا سے پھلے

آفتِ برد و جہاں وہ بتِ عربہ ساز      مار ڈالا مجھے انداز سے عمر کی دراز  
ناز میں ظلم ہے اور ظلم میں پوشیدہ ہے ناز      ہا کی اس شوخ جفا جو کہ ستم کا انداز  
اس نے دی مجھ کو سزا بھی تو خطا سے پھلے

ایک ہی حمد خدا نعتِ شہنشاہِ امم      بے وضو بھول گئے تھیں سزا اٹھایا قلم  
بارگِ اللہ مرے آقا نے کیا خوبِ تم      زمر و کوثر و تسنیم سے تو ای آ عظیم  
دہولے منہ اپنا ذرا حمد و ثنا سے پھلے

## قَطْعِ رُویاِ صَادِقِ

ایک شب بھڑمن سے فوٹے لگے

اب تو وہ تلیڈ کھلانے لگے

گھر تک قاکے قدم آنے لگے

اس کرم سے ہم تو شرمانے لگے

آ کے رویا میں نیازِ بے نیاز

رکھتے لیسین نیازِی کا خیال

عرض کی ہم بھیت بھی شمسِ نصیب

کی جویوں زحمت گوارا آپ نے

کب جدا خادم ہوں پیو پیر سے

و اُکھت کھل گئی اتنے میں آکھ

حسابِ نشا و مبارک صبح و شام

دیکھئے اب رنگِ اصلاح سخن

شمع کے ہیں سامنے پیر، اٹنے لگے

چھوڑ کر وہ امن کو چھپانے لگے

خانہِ لیلیں کو ہم جانے لگے

واہ کیا جوہر نظر آئے لگے۔

ت  
م  
م  
قطع تاریخ تراویدہ خامہ گہر بارہ عجا ربکارِ اساذی حضرت مرزا  
داماد

بقدرِ ظرفِ بخوارانِ الفت دل لیں کر  
کھلا ہے آج منجانبِ حقیقی اور مجازی کا  
گر تاریخِ دیواں کی جہانگیر کا ہے  
مکرر ہے صبحِ سخنِ لیلیں نیازی کا  
۱۲

صوفی محمد عبید الواجہ

نے

اپنے مطبع برقی اعظم اسم جاہی شاہ علی بندہ

میں

زیور طبع سے آراستہ کیا